جب حدیث صحت کو پہنچے بس وہی میرا مذہب ہے
الفضل الموہبی
فی معنی
"اذا صح الحدیث فھو مذھبی"
تصنیف
فقیہ اُمت امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیحضرت شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
حاشیہ: الشاہ مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث و مؤسس جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
ناشر
مکتبہ مصباح القرآن
جامعہ غوثیہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور ۸۷۲۳۹۶۵

الفضل الموھبی
فی معنی اذاصح الحدیث فھو مذھبی
المعروف
رد غیر مقلدین
مصنف:
اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
ترجمہ و تسہیل:
مفتی محمد قاسم عطاری رضوی
مصدقہ:
المدینۃ العلمیۃ
ناشر:
صدیقی پبلشرز
باہتمام:
امجد علی مدنی

الفضل الموهبي

في معنى إذا صح الحديث فهو مذهبي

لشيخ الإسلام
الامام أحمد رضا
القادري

المدينة العلمية

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی اذا صح الحدیث فھو مذھبی کے صحیح معنی و مفہوم

الفضل الموہبی

فی معنی

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

تصنیف

مجدد اسلام غوث الاغواث و قطب الاقطاب قبلہ عالم

امام الفقہاء و المحدثین الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی

مع حاشیہ مسمی بہ نام

النفل الرضوی

تالیف

الشاہ مفتی غلام سرور قادری رکن مرکزی کونسل

وشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

رئیس و مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ - لاہور

ناشر:

مرکزی ادارہ مصباح القرآن جامعہ غوثیہ رضویہ

مین مارکیٹ، گلبرگ لاہور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین
۱۔	تعارفِ مصنف
۲۔	موضوعِ سخن
۳۔	سوال
۴۔	مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ
۵۔	خطبہ
۶۔	آغازِ جواب
۷۔	محدثین اور فقہاء کے نزدیک صحتِ حدیث کا الگ الگ معیار ہے۔
۸۔	عملِ علماء حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔
۹۔	حدیثِ ضعیف کے احکام۔
۱۰۔	امام شمس الدین سخاوی۔
۱۱۔	کسی فقیہہ کے کسی حدیث پر عمل نہ کرنے کے اسباب و وجوہ۔
۱۲۔	امام کمال الدین ابن ہمام
۱۳۔	صحابہ سے لیکر ائمہ مجتہدین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیثِ صحیحہ کو ماوّل یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھیرایا ہو۔
۱۴۔	علماء کا عمل حدیثوں سے زیادہ مستحکم ہے۔
۱۵۔	امام ابو عبداللہ محمد بن الحاج مکی۔
۱۶۔	مجرّد (محض) صحتِ اثری صحتِ عملی کو مستلزم نہیں۔

نمبر شمار	مضامین
۱۷۔	کسی حدیث کا مذہب مجتہد ہونا۔
۱۸۔	منازل اربعہ۔ منزل اوّل، منزل دوم۔
۱۹۔	امام ابوحاتم رازی، ہم جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ پر نہ لکھتے اس کی معرفت نہ پاتے۔
۲۰۔	منزل سوم۔
۲۱۔	منازلِ مذکورہ کی دشواری۔
۲۲۔	حدیث کو مجتہد ہی کما حقہ سمجھ سکتا ہے غیر مجتہد اس سے گمراہ ہی ہو گا۔
۲۳۔	پروفیسر طاہر القادری کے گمراہ کن خیالات۔
۲۴۔	فقہ والے طبیب اور حدیث والے دوا فروش۔
۲۵۔	منزل چہارم۔
۲۶۔	خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اُسے خطأ کی طرف نسبت نہ کرنا (امام نووی)
۲۷۔	امام ابویوسف اور امام محمد نے امام اعظم سے ان کی اجازت کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف کیا ہے۔
۲۸۔	جلالت امام ابویوسف علیہ الرحمۃ
۲۹۔	جلالت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
۳۰۔	جھنگوی مجتہد۔
۳۱۔	طاہر القادری قرآن و سنت سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔
۳۵۔	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے طاہر القادری کا رد۔
۳۶۔	کلام مجدد۔

نمبر شمار	مضامین
۳۷۔	امام اعظم کو اپنے مسلک کے خلاف حدیثوں کا علم تھا تو ضرور کسی دلیل شرعی قوی سے ان پر عمل نہ فرمایا۔
۳۸۔	ایک مسئلہ میں بھی اگر امام کے خلاف کیا وہ مذہب سے خارج ہو جائے گا جو ایسا کرے گا وہ ملحد ہے۔ النیّرُالشہابی
۳۹	لا مذہب کسے کہتے ہیں۔
۴۰۔	علمائے دین نے دوسری صدی کے بعد کسی ایک امام کی تقلید کو باتفاق واجب قرار دیا۔
۴۱۔	اہلسنت کا جنتی گروہ فقہ کے چاروں مذہبوں میں مجتمع ہے جو ان سے خارج ہے گمراہ اور جہنمی ہے۔ ابن عبدالوہاب نجدی وہابیوں کا امام اپنے اور اپنے ماننے والوں کے سوا اگلوں پچھلوں کو کافر و مشرک قرار دیتا تھا۔
۴۲۔	ایک شخص کا ابن عبدالوہاب نجدی سے اہم سوال کرنا اور اس کا لاجواب و حیران رہ جانا۔
۴۳۔	وہابیوں کا مذہب کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔
۴۴۔	ایک غیر مقلدہ وہابیہ عورت کا پوری شریعت پر مزہ دار عمل۔
۴۵۔	وہابیوں کا مذہب کہ پھوپھی بھتیجی اور سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے۔
۴۶۔	ایک ہی امام کی پیروی کی بجائے ہر مذہب پر عمل کرنے کا لطیفہ۔
۴۷۔	السّہم الشہابی۔
۴۸۔	جو شخص غیر مقلدوں، وہابیوں (اور دیو بندیوں) اور شیعوں کے درمیان فرعی اختلاف بتائے اور ان میں اتحاد مانے وہ بد مذہب اور غیر مقلد ہے)
۴۹۔	تصویر والے کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی ہے۔
۵۰۔	امامت کا حقدار کون ہے؟
۵۱۔	اگر کوئی التحیات یا سجدۂ سہو میں امام کیساتھ مل گیا تو جمعہ ہو گیا
۵۲۔	جنازہ کا تکرار جائز نہیں۔ (دوبارہ)

نام کتاب ــــــــ الفضل الموہبی
تصنیف ــــــــ مجدد اسلام امام اہلسنت فقیہ امت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی
نام حاشیہ ــــــــ الفضل الرضوی
تصنیف ــــــــ الشاہ مفتی غلام سرور قادری
تاریخ طباعت ــــــــ ۱۴۰۸ھ ، ۱۹۸۸ء
بار ــــــــ اوّل
مطبع ــــــــ
تعداد ــــــــ گیارہ سو
ھدیہ ــــــــ

علم دین کی اشاعت بہترین صدقہ جاریہ ہے

(الحدیث)

ادارہ ہذا کے سرپرست حضرت الحاج عبدالرشید قریشی چیف انجینئر (ریٹائرڈ) دستارہ خدمت کو اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے جن کی محض حصول رضائے الٰہی پر مبنی معاونت سے ادارہ ہذا اس عظیم الشان خدمت کے قابل ہوا۔

(ناظم ادارہ ہذا)

التوزیع من الادارۃ المرکزیۃ لاشاعۃ القرآن والسنۃ کمیٹی مارکیٹ گلبرگ لاہور

تعارف مصنّف

اس کے مصنف محتاج تعارف نہیں لیکن اظہارِ عقیدت کے لیے کچھ عرض کرنا مناسب ہوگا کتاب کی مصنف وہ ہستی ہے جسے اپنے زمانے کے عرب وعجم کے علما و مشائخ ان الفاظ و القاب سے یاد کرتے تھے۔

" صاحبِ حجّتِ قاھرہ، مؤیّدِ ملت طاھرہ، چشمۂ علم وعرفان، منبع جود و فیضان، مجدد دین اسلام، برہانِ حق و سیفِ بے نیام، حامیٔ سنتِ خیر الانام، ماحیٔ بدعت و ضلالت، فقیہِ اُمّت، معروف بہ عُرف اعلٰحضرت، عظیم البرکتہ، الشاہ، الامام **احمد رضا خاں مُحدّث بریلوی** رحمتہ اللہ علیہ ورضی اللہ عنہ جن کے قلم حق رقم میں اللہ تعالٰی نے برکت رکھی جن کی ذات والا صفات اس دور پر فتن میں بہ طفیل عنایتِ مولائے امت، مصداقِ ارشاد صاحبِ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ " ان سے محبت نہ کرے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہ رکھے گا مگر منافق "، جو تحدیث نعمت کے طور پر فرماتے ہیں ؎

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

جن کے سر پر ہمیشہ سایۂ کرم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم رہا اور جن کی پشت پناہی غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔ انہی کا

کلام ہے ؎

کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا ہو

★

ہیں پشت پناہ ، غوث اعظم
کیوں ڈرتے ہو تم رضا کسی سے

—— محتاج کرم اہل کرم ——

غلام سرور قادری

خادم الحدیث جامعہ غوثیہ گلبرگ لاہور

موضوعِ سخن

اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ یہ جو امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے

کہ جب حدیث صحت کو پہنچے پس وہ میرا مذہب ہے۔ اس ارشادِ گرامی کی روشنی میں اگر کوئی حنفی المذہب فقہ میں منقول مذہب امام اعظم کے خلاف کسی صحیح حدیث پر عمل کرے تو یہ کیسا ہے؟ اور کیا ایسا کرنے سے وہ حنفی رہے گا یا نہیں رہے گا یہ سوال ہندوستان کے گڑامپور کے علاقہ نارتھ ارکاٹ کے جناب محمد عمر صاحب کی طرف سے ۱۳۱۳ھ کو پوچھا گیا تھا۔ اس سوال کی تفصیل خود سائل کے استفتاء میں آگئی ہے اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ نے اس کا نہایت ہی مفصل و مدلل جواب ارشاد فرمایا اس میں صحتِ حدیث اور صحتِ عمل مجتہد کے فرق کو نہایت روشن طور پر بیان کر دیا گیا ہے غیر مقلدین کے پیشوا نذیر حسین دہلوی کی غلط فہمیوں اور پروفیسر طاہر القادری جیسے آج کے دور کے نام نہاد اجتہاد کے دعویداروں کی جہالتوں کو بے نقاب فرمایا گیا ہے اور امام صاحب کے ارشادِ گرامی کی وہ صحیح توضیح کی گئی ہے کہ اس کے بعد کسی باشعور انسان کے مغالطہ میں واقع

ہونے اور جاہلوں کے پیچھے لگنے کا کوئی امکان نہیں رہ جاتا
کتاب کا نام " الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فهو
مذہبی " ہے لیکن اس کا تاریخی نام " اعز النکات بجواب
سوال ارکات " ہے اس کا مجموعہ اعداد ۱۳۱۳ ہوتا ہے اور
یہی اس کا سن تصنیف ہے یعنی ۱۳۱۳ ھ۔
اللہ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کو بہترین
جزا عطا فرمائے۔

آمین

فقط

مفتی غلام سرور قادری

نوٹ: قارئین سے گزارش ہے کہ ہم نے مرکزی ادارہ
مصباح القرآن کے زیرِ اہتمام قرآن و سنت، فقہ و تاریخ
اسلامی اور دیگر فنون اور خصوصاً کتب اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ
کو فروغ دینے کے لیے اشاعت و طباعت کا سلسلہ شروع کیا
ہے اس میں ان شاء اللہ دنیا کا نفع اور آخرت کا اجرِ عظیم دونوں
ہیں، مضاربت کے شرعی اصول کے مطابق مسلمان بھائی
اپنا حصہ ملائیں، تمام ضروری اخراجات نکال لینے کے بعد حاصل
شدہ منافع میں سے تیس فیصد حصہ داروں میں تقسیم کیے
جائیں گے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ ملا کر دین کی خدمت
بھی کریں اور ثواب و نفع بھی کمائیں۔

... ناظم ادارہ ہٰذا ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ: از گنگرامپور علاقہ نارتھ ارکاٹ مرسلہ کاکا محمد عمر ۱۴ رجب ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ کوئی حنفی المذہب حدیث صحیح غیر منسوخ و غیر متروک جس پر کوئی ایک امام ائمہ اربعہ وغیرہ نے عمل کیا ہو جیسے آمین بالجہر اور رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع اور وتر تین رکعتیں ساتھ ایک قعدہ اور ایک سلام کے ادا کرے تو مذہب حنفی سے خارج ہو جاتا ہے یا حنفی ہی رہتا ہے اگر کہیں کہ خارج ہو جاتا ہے تو ردالمحتار میں جو حنفیہ کی معتبر کتاب ہے اس میں امام ابن الشحنہ سے نقل کیا۔

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ وَکَانَ عَلٰی خِلَافِ الْمَذْھَبِ عُمِلَ بِالْحَدِیْثِ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ مَذْھَبَہٗ وَلَا یَخْرُجُ مُقَلِّدُہٗ عَنْ کَوْنِہٖ حَنَفِیًّا بِالْعَمَلِ بِہٖ فَقَدْ صَحَّ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَحَکٰی ذٰلِکَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْاَئِمَّۃِ

انتہٰی ترجمہ: جب صحت کو پہنچے حدیث اور وہ حدیث خلاف ہو مذہب امام کے تو چاہیے عمل کرے وہ حنفی اس حدیث پر اور ہو جائے وہ عمل مذہب اُس کا اور نہیں خارج ہوتا ہے مقلد امام کا حنفی ہونے سے بسبب عمل کرنے اس کے اس حدیث پر اور یہ کہ جب صحت کو پہنچی یہ بات امام ابوحنیفہ سے کہ انھوں نے فرمایا کہ جب صحت کو پہنچے حدیث پس وہی مذہب میرا ہے۔

اور حکایت کیا اس کو ابن عبدالبر نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں سے بھی انتہی
اور کتاب مقامات مظہری میں حضرت مظہر جانجاناں[1] حنفی کے سوانح میں مکتوب
میں ہے اگر بحدیث ثابت عمل نماید از مذہب امام برنمی آید چراکہ قول امام اذا صح الحدیث
فہو مذہبی نصے ست دریں باب واگر باوجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل بکند ایں

---

[1] مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمہ۔ آپ کا اسم گرامی جان جاناں اور لقب شمس الدین اور تخلص
مظہر ہے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی مرزا جان ہے جو سلطان محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر
رحمۃ اللہ علیہ کے منصبداروں میں سے ایک منصب دار تھے حضرت مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ
حنفی المذہب اور نقشبندی مجددی المشرب تھے آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے واسطے حضرت علی مرتضیٰ سے جا ملتا ہے جب
آپ پیدا ہوئے تو سلطان محی الدین محمد اورنگزیب کو آپ کے پیدا ہونے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا
"پسر جان پدر است" یعنی بیٹا اپنے باپ کی جان ہوتا ہے۔ "ازیں وجہ نامش جان جاناں
مقرر کردیم" اس لیے ہم اس کا نام "جان جاناں" رکھتے ہیں لہذا آپ کا نام یہی قرار پایا۔ آپ
بڑے دانشمند، متبحر عالم اور ظاہری و باطنی کمالات کے جامع تھے آپ نے اپنے زمانہ کے کئی
جید علماء کرام سے علم حاصل کیا اور حدیث شریف حضرت مولانا حاجی محمد افضل محدث سیالکوٹی سے حاصل
کی اور حضرت مولانا سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور ان سے خلافت پائی اور
بدایونی علیہ الرحمۃ حضرت مولانا شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ کے مرید و خلیفہ تھے اور وہ حضرت
مولانا شیخ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ کے اور وہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف
ثانی علیہ الرحمۃ کے مرید و خلیفہ تھے حضرت مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ کا سینہ مبارک ۷ محرم الحرام
۱۱۹۵ھ کو ایک شیعہ کے ہاتھوں بندوق سے زخمی ہوگیا اور دس محرم ۱۱۹۵ھ کو آپ نے جام شہادت
نوش فرمایا۔ آپ کی تاریخ وصال "مات شہیداً" ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ (تذکرہ علماء ہند صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷)
۱۱۹۵ھ

قول امام را" اترکوا قولی بخبر الرسول صلعم[1] خلاف کردہ باشد[2] انتہی اور بھی اسی مکتوب میں ہے ہر کہ می گوید عمل بحدیث از مذہب امام بر می آرد اگر بر خصے برین دعوی وارد بیآرد[3] اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی[4] نے اپنی کتاب عقد الجید میں فرمایا لا سبب لمخالفۃ حدیث النبی صلعم الا نفاق خفی او حمق جلی

ان سب بزرگوں کے ان اقوال کا کیا جواب اگر مذہب امام سے شخص خارج ہوتا ہے کہیں تو ان پر طعن و تشنیع کرنا گناہ اور بے جا ہے یا نہیں بینوا توجروا[5]

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم

[2] حضرت مرزا مظہر جانجاناں علیہ الرحمۃ کے اس سولویں مکتوب کا ترجمہ یہ ہے اگر کوئی شخص اس حدیث پر عمل کرے جو اس کی تحقیق کی رو سے صحیح ثابت ہو اور وہ مذہب امام کے خلاف ہو تو وہ مذہب امام (حنفیت) سے باہر نہ ہوگا کیونکہ امام صاحب کا قول وارشاد گرامی "اذا صح الحدیث فھو مذھبی" کہ جب حدیث صحت کو پہنچے تو وہی میرا مذہب ہے اس بارے میں نص ہے اور اگر اس نے حدیث صحیح و ثابت پر مطلع ہونے کے باوجود اس پر عمل نہ کیا تو وہ قول امام "میرے قول کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں چھوڑ دو،، کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔

[3] یعنی جو شخص یہ کہے کہ حدیث پر عمل کرنا امام صاحب کے مذہب سے خارج کر دیتا ہے اگر اس کے پاس اس دعویٰ کی کوئی دلیل ہو تو لائے۔

[4] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی شاہ عبدالرحیم محدث ہے۔ شاہ ولی اللہ انفاس العارفین میں اپنی پیدائش کے بارے میں اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا۔ "ایک دفعہ میں حضرت شیخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے مزار کی زیارت کے لیے گیا آپ کی روح مبارک ظاہر ہوئی اور مجھے فرمایا کہ (باقی اگلے صفحہ پر)

دگزشتہ سے پیوستہ ، تمہیں ایک فرزند پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا اس وقت میری زوجہ عمر کے اس حصے کو پہنچ چکی تھی جس میں اولاد کا پیدا ہونا نا ممکن ہوتا ہے میں نے سوچا کہ شاید اس بیٹے سے مراد ، بیٹے کا فرزند یعنی پوتا ہے ۔ میرے اس وہم پر آپ خواجہ قطب الدین کاکی صاحب مزار ، فوراً مطلع ہو گئے اور فرمایا کہ میرا مقصد یہ نہیں بلکہ یہ فرزند تمہاری صلب سے ہوگا کچھ عرصہ بعد دوسرے عقد (نکاح) کا خیال پیدا ہوا اور اسی سے کاتب الحروف فقیر ولی اللہ پیدا ہوا ۔ میری پیدائش کے وقت والد ماجد کے ذہن سے یہ واقعہ اتر گیا اس لیے انھوں نے ولی اللہ نام رکھ دیا کچھ عرصہ بعد جب انہیں یہ واقعہ یاد آیا تو انھوں نے میرا دوسرا نام قطب الدین احمد رکھ دیا ۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ میں سے ہیں آپ کا تاریخی نام عظیم الدین ہے پانچ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا اور سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا اس کے بعد علوم عربیہ و علوم دینیہ کی تکمیل کر لی ۱۱۴۳ھ میں حج کی سعادت حاصل کی اور ۱۱۷۶ھ کو وصال فرمایا آپ کے صاحبزادے چار ہوئے اور چاروں عالم و فاضل و محدث تھے ایک شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ، دوسرے مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اور تیسرے شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اور چوتھے شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم ۔ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ، حجۃ اللہ البالغہ ، الفوز الکبیر اور ازالۃ الخفا اور فیوض الحرمین اور عقد الجید وغیرہ ۔ فقط مفتی غلام سرور قادری

لہ صلی اللہ علیہ وسلم   لہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کا سبب خفیہ نفاق یا کھلی حماقت کے سوا کچھ نہیں ۔

لہ ، بیان کردہ نواب باؤ ۔ فقط مفتی غلام سرور قادری ۔

فتویٰ

خطبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الذی انزل الفرقان فیہ تبیان لکل شیٔ تمییز الطیب من الخبیث و

امر نبیہ ان یبینہ للناس بما اراہ اللہ فقرن القرآن ببیان الحدیث والصلوٰۃ و

السلام علی من بین القرآن واقام الظان واذن للمجتہدین باعمال الاذہان

فاستخرجوا الاحکام بالطلب الحثیث فلولا الائمۃ لم تفہم السنۃ ولو

لا السنۃ لم یفہم الکتاب ولولا الکتاب لم یعلم الخطاب فیا لہا من سلسلۃ تہدی

وتغیث وعلی الہ وصحابتہ ومجتہدی ملتہ وسائر امتہ الی یوم التوریث

ترجمہ خطبہ اللہ کے نام سے شروع جو بہت بڑا مہربان رحم والا۔ تمام تعریفیں اللہ کے

لیے جس نے حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر شئے کا روشن بیان ہے

پاک کو ناپاک سے جدا کرنے کے لیے اور اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اسے لوگوں

کے لیے واضح کریں اس کے مطابق جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سمجھا دے پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کو

حدیث کی وضاحت کے ساتھ ملا دیا۔ اور درود و سلام نازل ہوں اس ذات والا صفات پر

جس نے اپنی سنت کے ذریعے قرآن کو واضح فرمایا اور اپنے حق میں کیے گئے گمان کو قائم رکھا

یعنی اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور مجتہدین کو اپنے ذہنوں کو کام میں لانے (اجتہاد کرنے)

کی اجازت دی پس انہوں نے اپنی طلب تیز (سخت محنت) کے ساتھ قرآن و سنت سے

احکام نکالے۔ پس اگر ائمہ مجتہدین نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

(باقی اگلے صفحہ پر)

محدثین اور فقہا کے نزدیک کسی حدیث کے صحیح ہونے کا معیار الگ ہے

الجواب: وباللہ التوفیق صحت حدیث علی مصطلح الاثر و صحت حدیث عمل المجتہدین[1] ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵

نہ کھی جا سکتی اور اگر سنت نہ ہوتی کتاب الٰہی نہ کھی جا سکتی۔ اور اگر کتاب الٰہی نہ ہوتی حکم الٰہی معلوم نہ ہوتا۔ پس یہ کیسا عجیب سلسلہ ہے جو ہدایت دیتا اور مدد کرتا ہے اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ اور آپ کی ملت کے مجتہدین اور آپ کی باقی امت پر قیامت تک۔

[1] یعنی محدثین اور فقہاء کا اپنا اپنا معیار صحت حدیث ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث محدثین کے نزدیک صحیح ہو مگر فقہا کے نزدیک قرائن کی بنا پر صحیح نہ ہو یا اس کے برعکس محدثین کے نزدیک ضعیف ہو لیکن فقہا کے نزدیک کچھ قرائن کے مل جانے سے وہ صحیح قرار پائے۔ فقط غلام سرور قادری

عموم خصوص مطلقاً بلکہ من وجہ ہے کبھی حدیث سنداً ضعیف ہوتی ہے اور ائمہ امت و علمائے ملت بنظر قرائن خارجیہ یا بمطابقت قواعد شرعیہ اس پر عمل فرماتے ہیں کہ اُن کا یہ عمل ہی موجب تقویت و صحت حدیث ہو جاتا ہے یہاں صحت عمل پر متفرع ہوئی نہ عمل صحت پر۔ امام ترمذی نے حدیث مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ۔ [1] روایت کرکے فرمایا حَنَشٌ ہٰذَا اَبُوْ عَلِیِّ الرَّحَبِیُّ وَہُوَ حَنَشُ بْنُ قَیْسٍ وَہُوَ ضَعِیْفٌ عِنْدَ اَہْلِ الْحَدِیْثِ ضَعَّفَہٗ اَحْمَدُ وَغَیْرُہٗ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ اس حدیث کا راوی حنش بن قیس اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کی تضعیف فرمائی اور علما کا عمل اسی پر ہے۔ امام جلال الدین سیوطی کتاب التعقبات علی الموضوعات میں فرماتے ہیں۔

عمل علما حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

اشار بذلک الی اَنَّ الْحَدِیْثَ اِعْتَضَدَ بقول اہل العلم وقد صرّح غیرُ واحدٍ بِاَنَّ من دلیل صحۃ الحدیث قول اَہْلِ العلم بہ واِنْ لم یکن لہ اسناد یُعتمد علی مثلہ یعنی امام ترمذی نے اس سے اشارہ فرمایا کہ حدیث کو قول علماء سے قوت مل گئی اور بے شک متعدد ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت بھی صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اس کے لیے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو۔

---

[1] جس نے کسی عذر کے بغیر دو نمازوں کے درمیان جمع کیا یعنی انہیں اس طرح ایک وقت میں پڑھا کہ ایک نماز کو مقدم یا مؤخر کرکے دوسری نماز کے ساتھ ایک ہی وقت میں ادا کیا وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچا (حج کے موقع پر عرفات میں اور مزدلفہ میں دو نمازوں کے درمیان جمع کرنا اس سے مستثنیٰ ہے) قادری

حدیث ضعیف کے احکام

امام شمس الدین سخاوی[1] فتح المغیث میں شیخ ابوالحسن قطان سے ناقل ہیں

هذا القسم لا یحتج به کله بل یعمل به فی فضائل الاعمال ویتوقف عن العمل به فی الاحکام الا اذا کثرت طرقه او عضده اتصال عمل او موافقة شاهد صحیح او ظاهر القرآن یعنی حدیث ضعیف حجت نہیں ہوتی بلکہ فضائل اعمال میں اس پر عمل کریں گے اور احکام میں اس پر عمل سے باز رہیں گے مگر جب اس کی سندیں کثیر ہوں یا عمل علماء کے ملنے یا کسی شاہد صحیح یا ظاہر قرآن کی

---

[1] امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ - اسم گرامی محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی الاصل - آپ کی پیدائش قاہرہ میں ہوئی - آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو الخیر ہے اور لقب شمس الدین - ایک بہت بڑے فقیہ، مقری، محدث، مورخ، اور فرائض علم حساب اور تفسیر و اصول فقہ اور میقات کے علم میں مہارت و کمال رکھتے تھے - سخاوی سخا کی طرف نسبت ہے اور سخا مصر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے - آپ ماہ ربیع الاول قاہرہ میں ۸۳۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۹۰۲ھ کو مدینہ منورہ میں وصال فرما گئے آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے ایک الضوء اللامع لاهل القرآن التاسع، نویں صدی ہجری کے علماء کے حالات۔ دوسری المقاصد الحسنة فی الاحادیث الجاریة علی الالسنة اس میں ان حدیثوں کو جمع کیا گیا اور ان کی حیثیت بھی واضح کی گئی ہے جو اہل علم لوگوں کی زبانوں پر جاری ہوتی ہیں - تیسری الاصل الاصیل فی تحریم النقل فی التوراة والانجیل (باقی اگلے صفحے پر)

روایت سے قوت پائے امام محقق علی الاطلاق[1] فتح القدیر باب صفۃ الصلوٰۃ میں فرماتے ہیں لیس معنی الضعیف الباطل فی نفس الامر بل مالم یثبت بالشروط المعتبرۃ عند اھل الحدیث مع تجویز کونہ صحیحا فی نفس الامر فیجوز ان یقترن قرینۃ تحقق ذلک وان الراوی الضعیف اجاد فی ھذا المتن المعین فیحکم بہ۔ یعنی ضعیف کے یہ معنی نہیں کہ واقع میں باطل ہے بلکہ یہ کہ ان شرطوں پر ثابت نہ ہوئی جو محدثین کے نزدیک معتبر ہیں واقع میں جائز ہے کہ صحیح ہو تو ہو سکتا ہے کہ کوئی قرینہ ایسا ملے جو اس جواز کی تحقیق کر دے اور بتا دے کہ ضعیف راوی نے یہ خاص حدیث ٹھیک روایت کی ہے تو اس کی

(گذشتہ سے پیوستہ) اس میں علامہ نے یہ تحقیق پیش کی ہے کہ عوام مسلمانوں کے لیے تورات اور انجیل کا مطالعہ حرام ہے۔ چوتھی فتح المغیث اصول حدیث پر ہے اور بھی کئی ایک کتابیں تصنیف فرمائیں ۹۰۲ھ کو وصال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ (نجم الوطنی ص ۱۵۰)

[1] امام ابوالحسن قطان: اسم گرامی احمد بن محمد بن احمد القطان ہے کنیت ابوالحسن بعض نے ابوالحسین بھی لکھا ہے۔ بغداد کے عظیم الشان محدث اور شافعی مذہب کے فقیہ آپ نے فقہ شافعی کے اصول و فروع میں کئی ایک کتابیں تصنیف فرمائیں اور ۳۵۹ھ کو وصال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ (ہدیۃ العارفین ص ۶۸)

[2] امام کمال الدین، اسم گرامی محمد بن عبدالواحد السیواسی لقب کمال الدین اور عرف ابن الہمام آپ نے اصول فقہ حنفی میں "التحریر" کے نام سے کتاب لکھی اور فروع فقہ حنفی میں آپ کی کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ، بڑی شہرت رکھتی ہے۔ آپ عظیم الشان علامہ اور بے مثال محقق تھے اسی لیے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ آپ کو "محقق علی الاطلاق" لکھتے ہیں ۸۶۱ھ کو وصال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ۔ قادری۔

صحت پر حکم کر دیا جائے گا[1]

کسی فقیہ کے کسی حدیث پر عمل نہ کرنے کے اسباب و وجوہ

بارہا حدیث صحیح ہوتی ہے اور امام مجتہد اس پر عمل نہیں فرماتا خواہ یوں کہ اس کے نزدیک یہ حدیث نا متواتر نسخ کتاب اللہ چاہتی ہے یا حدیث آحاد زیادت علی الکتاب کر رہی ہے یا حدیث موضع تکرر وقوع و عموم بلوی یا کثرت مشاہدین و توفر دواعی میں آحاد آئی ہے یا اس پر عمل میں تکرار نسخ لازم آتی ہے یا دوسری حدیث صحیح اس کی معارض اور وجوہ کثیرہ ترجیح میں کسی وجہ سے اس پر ترجیح رکھتی ہے یا وہ بحکم جمع و تطبیق و توفیق بین الادلۃ اس سمت مصروف و مؤول ٹھہری ہے یا بحالت تساوی و عدم امکان جمع مقبول و جہل تاریخ بعد تساقط ادلۂ نازلہ یا موافقت اصل کی طرف رجوع ہوئی ہے یا عمل علما اس کے خلاف پر ماضی ہے یا مثل مظاہرہ تعامل امت نے راہ خلافت دی ہے یا حدیث مفسر کی صحابی راوی نے مخالفت کی ہے یا علت حکم مثل سہم مولفۃ القلوب وغیرہ اب منتفی ہے یا مثل حدیث لاتمنعوا اماءاللہ مساجد اللہ بنائے حکم حال عصر

---

[1] برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمۃ المتوفی ۵۹۳ھ مصنف ہدایہ اپنی کتاب ہدایہ میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے عمامہ (پگڑی) یا کسی دوسرے زیب تن کیے ہوئے کپڑے کے کسی زائد حصہ پر سجدہ کرے تاکہ گرمی وغیرہ سے اپنی پیشانی کو بچا سکے جائز ہے کیونکہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عمل ثابت ہے اس حدیث پر ضعیف ہونے کا اعتراض ہوتا تھا جس کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بات ارشاد فرمائی جسے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے یہاں نقل فرمایا ہے (ملاحظہ ہو فتح القدیر ج ۱ ص ۲۰۹) فقط قادری

صحابہ سے لیکر ائمہ مجتہدین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیحہ کو ماؤل یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو۔

یا عرف معمر تھا کہ یہاں یا اب منقطع و منتفی ہے یا مثل حدیث شبہات اب اس پر عمل ضیق شدید و حرج فی الدین کا باعث واقع ہے یا مثل حدیث الغریب عام اب فتنہ و فساد ناشی ہے یا مثل حدیث صحیحہ فجر و جلسۂ استراحت منشا کوئی امر عادی یا عارضی ہے یا مثل جہر بآیت فی الظہر احیاناً یا جہر فاروق بدعائے قنوت حامل کوئی حاجت خاصہ نہ تشریع دائمی ہے یا مثل حدیث علیک السلام تحیۃ الموتی مقصود مجرد اخبار نہ حکم شرعی ہے۔ الی غیر ذلک من وجوہ التی یعرفہا النبیہ ولا یبلغ حقیقۃ کنہہا الا المجتہد الفقیہ

تو مجرد

صحت مصطلحہ اثر صحت عمل مجتہد کے لیے ہرگز کافی نہیں۔ حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لے کر پچھلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیحہ کو ماؤل یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارۂ تیمم جنب پر عمل نہ کیا اور فرمایا اتق اللہ یا عمار کما فی صحیح مسلم یوں ہی حدیث فاطمہ بنت قیس دربارۂ عدم النفقۃ والسکنیٰ للمبتوتہ پر اور فرمایا لَا نَتْرُكُ كِتَابَ رَبِّنَا وَلَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي حَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ رواہ مسلم ایضاً یوں ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث مذکور عمار پر اور فرمایا اَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ کما فی الصحیحین یوں ہی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ پر اور فرمایا أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ أَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيمِ رواہ الترمذی یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یستلم الا الرکنین [illegible]

البیت مہجور کما فی البخاری من روایۃ الحموی والمستملی

یوں ہی جماہیر ائمہ صحابہ وتابعین ومن بعدہم نے حدیث الوضوء مما مسّت النار کو جس کی صحت حدیث الوضوء من لحوم الابل پر وہ صحیح معروف ہے من حدیث البراء وجابر بن سمرۃ وغیرہما رضی اللہ عنہم

علماء کا عمل حدیثوں سے زیادہ مستحکم ہے

امام دار الہجرہ عالم المدینہ سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے العمل اثبت من الاحادیث ۔ یعنی عمل علماء حدیثوں سے زیادہ مستحکم ہے ان کے اتباع نے فرمایا انہ لضعیف ان یقال فی مثل ذلک حدثنی فلان عن فلان ایسی جگہ حدیث سنانا پوچ بات ہے ایک بات ائمہ تابعین کو جب دوسروں سے ان کے خلاف حدیثیں پہنچتیں فرماتے ما نجہل ہذا ولکن مضی العمل علی غیرہ ہمیں ان حدیثوں کی خبر ہے مگر عمل اسکے خلاف پر گزر چکا امام محمد بن ابی بکر بن جریر سے بارہا ان کے بھائی کہتے تم نے فلاں حدیث پر کیوں نہ حکم کیا! فرماتے لم اجد الناس علیہ میں نے علما کو اس پر عمل کرتے نہ پایا۔ بخاری ومسلم کے استاذ الاستاذ امام المحدثین عبد الرحمٰن بن مہدی فرماتے السنۃ المتقدمۃ من سنۃ اہل المدینۃ خیر من الحدیث اہل مدینہ کی پرانی سنت حدیث سے بہتر ہے نقل ہذہ الاقوال الخمسۃ الامام ابو عبد اللہ محمد بن الحاج[1] العبدری المکی المالکی فی مدخلہ فی فصل فی النعوت المحدثۃ وفیہ فی فصل فی الصلوۃ عن المیت خف

---

[1] امام ابو عبد اللہ محمد بن الحاج العبدری المکی المالکی علیہ الرحمۃ آپ کی وفات ۷۳۷ھ کو ہوئی۔ امام موصوف نے اپنی اس کتاب میں بہت سی بدعات کا رد کیا ہے مجموعی طور پر یہ کتاب اہل علم حضرات کے لیے نعمت ہے۔

(کشف الظنون ج ۲ صـ ۱۶۳۲)

المسجد ما ورد من ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی سہیل بن بیضاء فی المسجد فلم یصحبہ العمل والعمل عندمالک رحمہ اللہ القوی الخ

خود میاں نذیر حسین صاحب دہلوی معیار الحق میں لکھتے ہیں بعض ائمہ کا ترک کرنا بعض احادیث کو فرع تحقیق اُن کی ہے کیونکہ انھوں نے اُن احادیث کو احادیث قابل عمل نہیں سمجھا بدعوے نسخ یا بدعوے ضعف اور امثال الخ کے الخ اس امثال کے بڑھانے نے کھول دیا کہ بے دعوائے نسخ یا ضعف کئی ائمہ بعض احادیث کو قابل عمل نہیں سمجھتے اور بے شک ایسا ہی ہے خود اسی معیار میں حدیث جلیل صحیح بخاری شریف حتی ساوی الظل التلول بعض مقلدین شافعیہ کی حیثیت تقلید کر کے بحیلہ تاویلات باردہ کاسدہ ساقط فاسدہ متروک العمل کر دیا اور عذر گناہ کے لیے بولے کہ جمعًا بین الادلۃ یہ تاویلیں حقہ کی گئیں اور اس کے سوا اور بہت احادیث صحاح کو محض اپنا مذہب بنانے کے لیے بدعاوے باطلہ عاطلہ ذاہلہ زائلہ بے دھڑک واہیات مردود بتائیں جس کی تفصیل جلیل فقیر کے رسالہ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین[۱۳۱۳] میں مذکور یہ رسالہ صرف ایک مسئلہ میں ہے اس کے متعلق حضرت کی ایسی کاروائیاں وہاں شمار میں آئیں باقی مسائل کی کارگزاریاں کس نے گنی اور کتنی پائیں۔

قیاس کن زگلستان او بہارش را

مجرد صحتِ اثری صحتِ عملی کو مستلزم نہیں

بالفعل موافق مخالف کوئی ذی عقل اس کا انکار نہیں کر سکتا کہ مجرد صحت اثری صحتِ عملی کو مستلزم نہیں بلکہ محال ہے کہ مستلزم ہو ورنہ ہنگام صحت متعارضین قول بالمتنافیین لازم آئے اور وہ عقلاً نا ممکن تو بالیقین اقوال مذکورہ سوال اور ان کے امثال یاں تحت حدیث سے صحت عملی اور تعبیر سے وہی خبر واجب العمل عند المجتہد مراد و یہ نہایت اجلی بدیہیات سے ہے کہ اگر کوئی حدیث مجتہد نے پائی اور بوجہ تاویل نحو و دیگر وجوہ سے اس پر عمل نہ کیا تو وہ حدیث اس کا مذہب نہیں ہو سکتی ورنہ وہی استحالہ عقلی سامنے آئے گا کہ وہ تو صراحۃً اس کا خلاف فرما چکا تو آفتاب سے روشن تر وجہ پر ظاہر ہوا کہ کوئی حدیث بزعم خود مذہب امام کے خلاف پاکر مخالف اقوال مذکورہ امام دعوے کر دینا کہ مذہب امام اس کے مطابق ہے دو امر پر موقوف ہونا یقیناً ثابت و معلوم ہو کہ یہ حدیث امام کو نہ پہنچی تھی کہ بحال اطلاع مذہب اس کے خلاف ہے نہ اس کے موافق۔

کسی حدیث کا مذہب مجتہد ہونا اس صورت میں ہے کہ جب کہ یقین ہو کہ حدیث مجتہد کو نہ پہنچی۔ اور اس یقین کے لیے چار منازل پر عبور شرط ہے۔

لاجرم علامہ شامی نے شرح منظومہ میں تصریح فرمائی۔ قد علمت ان کون الحدیث مذهبه محله اذا علم انه لم یطلع علیه اما اذا احتمل اطلاعه علیه وانه حمله علی محمل فلا یکون مذهبه [illegible]

کسی حدیث کا مذہب مجتہد ہونا صرف اُس صورت میں ہے جبکہ یقین ہو کہ یہ حدیث مجتہد کو نہ پہنچی تھی ورنہ اگر احتمال ہو کہ اس نے اطلاع پائی اور کسی دوسرے محل پر حمل کی تو یہ اُس کا مذہب نہ ہوگی **ثانیاً** یہ حکم کرنے والا احکام رجال و متون و طرق و وجوہ استنباط اور ان کے متعلقات اصول مذہب پر احاطۂ تامہ رکھتا ہو یہاں اُسے چار منزلیں سخت و دشوار گزار پیش آئیں گی جن میں ہر ایک دوسری سے سخت تر ہے۔

منزل اوّل نقدِ رجال کہ ان کے مراتب ثقہ و صدق و حفظ و ضبط اور ان کے بارے میں ائمہ شان کے اقوال و وجوہ طعن و مراتب توثیق و مواضع تقدیم، جرح و تعدیل و عوامل الجرح و مناشی توثیق و مواضع تحامل و تساہل و تحقیق پر مطلع ہو استخراج مرتبہ اتقان راوی بنقدِ روایات و ضبطِ مخالفات و اوہام و خطیات وغیرہا پر قادر ہو ان کے اسامی و القاب و کنی و انساب و وجوہ مختلفہ تعبیر رواۃ خصوصاً اصحاب تدلیس شیوخ و تعیین مبہمات و متفق و متفرق و مختلف و مؤتلف سے ماہر ہو ان کے موالید و وفیات و بلدان و رحلات و لقاء و سماعات و اساتذہ و تلامذہ و طرق تحمل و وجوہ اداو تدلیس و تسویہ و تغیر و اختلاط و آخذین من قبل و آخذین من بعد و سامعین حالین وغیرہا تمام امور ضروریہ کا حال اس پر ظاہر ہو ان سب کے بعد صرف سند حدیث کی نسبت اتنا کہہ سکتا ہے کہ صحیح یا حسن یا صالح یا ساقط یا باطل یا معضل یا مقطوع یا مرسل یا متصل ہے۔

منزل دوم صحاح و سنن و مسانید و جوامع و معاجیم و اجزاء وغیرہا کتب احادیث میں اس کے طرق مختلفہ و الفاظ متنوعہ پر نظر تام کرے کہ حدیث کے تواتر یا شہرت یا فردیت نسبیہ یا غرابت

مطلق یا شذوذ یا نکارت و اختلافات رفع و وقف و قطع و وصل و مزید فی متصل الاسانید و اضطرابات سند و متن وغیرہا پر اطلاع پائے نیز اس جمع طرق و احاطۂ الفاظ سے رفع ابہام و دفع اوہام و ایضاح خفی و اظہار مشکل و ابانت مجمل و تعیین محتمل ملاحظہ آئے

امام ابوحاتم رازی فرماتے ہیں کہ ہم جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ پر نہ لکھتے اس کی معرفت نہ پاتے۔

اس کے بعد اسے حکم کرسکتا ہے کہ حدیث شاذ یا منکر معروف یا محفوظ مرفوع یا موقوف فرد یا مشہور کس مرتبہ کی ہے۔

منزل سوم اب علل خفیہ و غوامض دقیقہ پر نظر کرے جس پر معدودے ساں سے کوئی قادر نہیں اگر بعد احاطۂ وجوہ اعلال تمام علل سے منزہ پائے تو یہ تین منزلیں طے کرکے صرف صحت حدیث بمعنی مصطلح اثر پر حکم لگا سکتا ہے تمام حفاظ حدیث واجلۂ نقاد و ناواصلان ذروہ شامخہ اجتہاد کی رسائی صرف اس منزل تک ہے اور خدا انصاف دے تو منزل اجتہاد و ہمسری ائمہ امجاد کو ان منازل کے طے میں اصحاب صحاح یا مصنفان اسماء الرجال کی تقلید جامد سخت بے حیائی نری بے غیرتی ہے بلکہ ان کے طور پر شرک جلی ہے کس آیت حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ بخاری یا ترمذی بلکہ امام احمد و ابن المدینی جس حدیث کی تصحیح یا تصریح کردیں وہ واقع میں ویسی ہی ہے کون سا نص آیا کہ نقد رجال میں ذہبی و عسقلانی بلکہ نسائی و ابن عدی و دارقطنی بلکہ یحییٰ قطان و یحییٰ بن معین و شعبہ و ابن مہدی جو کچھ کہہ دیں وہی حق جلی ہے جب خود احکام الٰہیہ کے پہچاننے میں ان اکابر

کی تقلید کی سنہری جوان سے بدرجہا ارفع و اعلیٰ و علم و اعظم تھے جن کے یہ حضرات اوران کے امثال مقلد و متبع ہوتے جن کے درجات رفیعہ امامت انہیں مسلم تھے تو اُن سے کم درجہ امور میں اُن اکابر سے نہایت پست مرتبہ اشخاص کی حیثیت تقلید یعنی چہ جرح و تعدیل وغیرہ جملہ امُور مذکورہ جن جن میں گنجائش رائے زنی ہے محض اپنے اجتہاد سے پایۂ ثبوت کو پہنچا ہیے اور این وآں وفلاں و بہماں کا نام زبان پر نہ لیجئے ابھی ابھی تو کھلا جاتا ہے کہ کس برتے پر تتا پانی ؎

مَاذَا اغَاضَكَ یامغرورُ فی الخطرِ ۔ حتی ھلکت فلیت النمل لم تطرٖ[1]

خیر کسی مسخرۂ شیطان کے منہ کیا لگیں

منازلِ مذکورہ کی دشواری

برادران بالانصاف انہیں منازل کی دشواری دیکھیں جس میں ابوعبد اللہ حاکم جیسے محدث جلیل القدر پہ کتنے عظیم شدید مواخذے ہوئے امام ابن حبان جیسے ناقد بصیر تساہل کی طرف نسبت کیے گئے ان دونوں سے بڑھ کر امام اجل ابوعیسیٰ ترمذی تصحیح و تحسین میں متساہل ٹھہرے امام مسلم جیسے جلیل رفیع نے بخاری و ابوزرعہ کے لوہے مانے

---

[1] اے مغرور تجھے کس چیز نے خطرے میں ڈالا، یہاں تک کہ تو ہلاک ہو گیا بس کاش کہ چیونٹی نہ اڑتی یا چیونٹی کو پر نہ نکلتے اور یہ واقعہ ہے کہ چیونٹی کو پر نکلتے ہیں تو وہ ہلاک ہو جاتی ہے۔ غلام محمود قادری

پھر چوتھی منزل تو فلک سابہ امام کی بلندی ہے جس پر نور اجتہاد سے آفتاب منیر ہی ہو کر رسائی ہے امام ائمۃ المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری سے زیادہ ان میں کون منازل ثمنہ کے منتہی کو پہنچا پھر جب مقام احکام و نقض و ابرام میں آتے ہیں وہاں صحیح بخاری و عمدۃ القاری وغیرہ بنظر انصاف دیکھا چاہیے بکری کے دودھ کا قصہ معروف و مشہور ہے امام عیسیٰ بن ابان کے استدلال حدیث پر ایک مسئلہ میں دو جگہ خطا کرتے اور تلامذۂ امام اعظم کے ملازم خدمت بننے کی روایت معلوم و ماثور ہے

حدیث کو مجتہد ہی کما حقہ سمجھ سکتا ہے اور غیر مجتہد اس سے گمراہ ہی ہوگا۔

لہٰذا امام اجل سفیان بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ اور اجلۂ ائمہ محدثین و فقہائے مجتہدین و تبع تابعین سے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ارشاد فرماتے ہیں۔
حدیث سخت گمراہ کرنے والی ہے مگر مجتہدوں کو[1] علامہ ابن الحاج مکی مدخل اور

---

[1] امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا کہ مجتہدین کے سوا دوسروں کے لیے حدیث سخت گمراہ کن ہے بجا فرمایا حدیث کو مجتہد ہی سمجھ سکتا ہے اور غیر مجتہد اس سے گمراہ ہی ہوگا۔ غیر مجتہد عالم کے لیے ضروری ہے کہ وہ حدیث کے سمجھنے میں مجتہد کی تحقیق کی پیروی کرے غیر مجتہد عالم کی ہدایت و نجات کا راز مجتہدین کی اتباع و پیروی ہی میں مضمر ہے ان کی پیروی کی بجائے ان سے اختلاف کرنے والا غیر مجتہد گمراہ اور بددین ہے۔

پروفیسر طاہر القادری کے گمراہ کن خیالات

چنانچہ پروفیسر طاہر القادری جس کا مبلغ علم کا یہ حال ہے کہ قرآن کا ترجمہ [illegible] صحیح نہیں آیا

ہیں فرماتے ہیں یریدان غیر المجتهد قد یحمل الشیء علی ظاهره وله تاویل من حدیث
غیره او دلیل یخفی علیه او متروک اوجب ترکه غیر شیء مما لا یقوم به الا
من استبحر وتفقه ۔ یعنی امام سفیان کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث سے
جو معنی سمجھ میں آتے ہیں ان پر جم جاتا ہے حالانکہ دوسری حدیث سے ثابت ہوتا
ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور دلیل ہے جس پر اس شخص کو اطلاع
نہیں یا متعدد اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے ان پر عمل نہ کیا جائے گا ان باتوں
پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو علم کا دریا بنا اور منصب اجتہاد تک پہنچا خود حضور

۱؎ مشرکات سے پیوستہ ۔ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۸۹ "فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ" کا ترجمہ
کیا ہے ۔ مگر جب وہ ان کے پاس تشریف لے آئے تو ان کو پہچانا اور ان سے منکر ہو بیٹھے ۔ ملاحظہ
ہو سورۂ فاتحہ اور تعمیر شخصیت مصنفہ طاہر القادری صفحہ ۲۳ تیسرا ایڈیشن ۵۵ نومبر ۸۳ء
ہمارے بار بار توجہ دلانے پر جب بعد کے ایڈیشن میں جا کر اس کی تصحیح کر لی اور سورۃ
المومنون آیت ۸۸ "وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ" کا ترجمہ کیا ہے اور وہ اجرت
عطا کرتا ہے اور خود اپنی کسی نعمت پر اجرت نہیں لیتا اور اسی میں ۔ اجیر کو جس کے معنی
مزدور کے ہیں اللہ کے نام مصطفیٰ کا ہم معنی قرار دیا
ملاحظہ ہو تسمیۃ القرآن مصنفہ طاہر القادری صفحہ ۱۰۱-۱۰۲ ایڈیشن تیسرا ماہ جون ۱۹۸۴ء
ان آیتوں کے صحیح معنی امام اہل سنت اعلیٰحضرت کے ترجمہ میں دیکھ لیجئے اس کے باوجود
جناب طاہر صاحب ائمہ مجتہدین کو اپنا فریق بنا کر ان کے اجماع اور حوالہ جات کو مسلم ماننے
سے انکاری ہیں یہی الفاظ موصوف کی آواز کے ساتھ کیسٹ میں ہمارے اور کئی ایک دیگر
حضرات کے پاس موجود ہے ۔ نیز لکھتے ہیں ۔ شریعت نے بے شک فقہاء و مجتہدین
کے اجتہادات سے استفادہ کرنے اور ان کی آراء و اقوال کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا

انس رضی اللہ عنہ سے ہیں کسی نے مسائل پوچھے اس وقت ہمارے امام

پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِی
فَحَفِظَہَا وَوَعَاہَا وَاَدَّاہَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی
مَنْ ہُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو سرسبز کرے جس نے میری حدیث سن
کر یاد کی اور اسے دل میں جگہ دی اور ٹھیک ٹھیک اوروں کو پہنچا دی کہ بہتیروں کو
حدیث یاد ہوتی ہے مگر اس سے زیادہ فہیم و فقیہ ہوتے ہیں اخرجہ الامام الشافعی
والامام احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وصححہ وابن ماجۃ والضیاء فی المختارۃ
والبیہقی فی المدخل عن زید بن ثابت والدارمی عن جبیر بن مطعم ونحوہ احمد
والترمذی وابن حبان بسند صحیح عن ابن مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضی اللہ
تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فقط حدیث معلوم ہو
جانا فہم حکم کے لیے کافی ہوتا تو اس ارشاد اقدس کے کیا معنی تھے امام ابن حجر مکی شافعی
کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں امام محدثین سلیمان اعمش تابعی جلیل القدر سے کہ اجلہ
ائمہ تابعین و شاگردان حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہیں کسی نے مسائل پوچھے اس
وقت ہمارے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر مجلس تھے امام اعمش رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ مسائل ہمارے امام
سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپ نے کہاں

اگر سطر سے پیوستہ ہے مگر اس صورت میں جب کسی مسئلہ پر کتاب و سنت خاموش یا غیر واضح
ہوں، مزید برآں ان کی حجیت چونکہ مشروط ہوتی ہے اس لیے دیگر اہل علم کا ان سے کسی
مسئلے پر تحقیقاً اختلاف کرنا شرعاً ناجائز نہیں ہوتا ایسی صورت میں قول فیصل کتاب و سنت
کو تصور کیا جائے گا (شرعی مسائل کی تحقیق اور اس کا شرعی اسلوب، [illegible] القادری)
اہل علم حضرات موصوف کے ان تضادات پر غور فرمائیں اور انصاف سے فیصلہ فرمائیں کیا یہی
غیر مقلدوں کا مذہب نہیں ہے؟ فقط قادری۔

سے پیدا کیے فرمایا ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔

فقہ والے طبیب اور حدیث والے دوافروش۔ امام اعمش رحمۃ اللہ

امام اعمش نے کہا حسبك ما حدثتك به فى مائة يوم تحدثنى به فى ساعة واحدة ما علمت انك تعمل بهذه الاحاديث يا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصيادلة وانت ايها الرجل اخذت بكلا الطرفين بس کیجئے جو حدیثیں میں نے سو دن میں آپ کو سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں یعنی دوائیں پاس ہیں مگر ان کا طریق استعمال تم مجتہدین جانتے ہو اور اے ابوحنیفہ تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لیے
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

منزل چہارم

باقی اب رہی منزل چہارم اور تو نے کیا جانا کیا ہے منزل چہارم سخت ترین منازل دشوار ترین مراحل جس کے سائر نہیں مگر اقل قلائل اس کی قدر کون کرے ؎

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش[1]
کہ نظم مملکت خویش خسرواں دانند

---

[1] اے حافظ تو گدائے خاک نشین ہے شور نہ کر
کیونکہ بادشاہ اپنی سلطنت کا انتظام بہتر جانتے ہیں۔ قادری

اس کے لیے واجب ہے کہ جمیع لغات عرب و فنون ادب و وجوہ
تخاطب و طرق تفاہم و اقسام نظم و صنوف معنی و ادراک علل و تنقیح مناط
و استخراج جامع و عرفان مانع و موارد تعدیہ و مواضع قصر و دلائل حکم آیات
و احادیث و اقاویل صحابہ و ائمہ فقہ قدیم و حدیث و مواقع تعارض و اسباب
ترجیح و مناہج توفیق و مدارج دلیل و مدارک تاویل و مسالک تخصیص و مناسک
تقیید و مشارع قیود و شوارع مقصود و غیر ذلک پر اطلاع تام و قوت عام و نظر
غائر و ذہن رفیع و بصیرت ناقدہ و بصر منیع رکھتا ہو۔

خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اسے خطا کی طرف نسبت نہ کرنا۔ امام نووی

جس کا ایک ادنیٰ اجمالی امام شیخ الاسلام زکریا انصاری قدس سرہ الباری نے
فرمایا کہ ایاکم ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتہد او تخطئتہ الا بعد احاطتکم بادلۃ
الشریعۃ کلھا و معرفتکم بجمیع لغات العرب التی احتوت علیھا الشریعۃ و معرفتکم
بمعانیھا و طرقھا۔
خبردار مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اُسے خطا کی طرف نسبت نہ کرنا جب تک
شریعت مطہرہ کی تمام دلیلوں پر احاطہ نہ کر لو جب تک تمام لغات عرب جن پر
شریعت مشتمل ہے پہچان نہ لو جب تک اُن کے معانی اُن کے راستے جان
نہ لو اور ساتھ ہی فرمادیا وانی لکم بذلک بھلا کہاں تم اور کہاں یہ احاطہ
نقلہ الامام العارف باللہ عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان ردالمحتار
جس کی عبارت سوال میں نقل کی خود اسی ردالمحتار میں اُسی عبارت کے متصل
اُس کے معنے فرمادیئے تھے کہ وہ سائل نے نقل نہ کیے فرماتے ہیں و لا
یخفی ان ذلک لمن کان اھلا للنظر فی النصوص و معرفۃ محکمھا من منسوخھا فاذا نظر

اهل المذہب فی الدلیل وعملوابہ صح نسبتہ الی المذہب یعنی ظاہر ہے کہ امام کا یہ ارشاد اُس شخص کے حق میں ہے جو نصوص شرع میں نظر اور اُن کے محکم ومنسوخ کو پہچاننے کی لیاقت رکھتا ہو تو جب اصحاب مذہب دلیل میں نظر فرماکر اس پر عمل کریں اُس وقت اس کی نسبت مذہب کی طرف صحیح ہے۔

[امام ابو یوسفؒ امام محمد مجتہد فی المذہب تھے اور انھوں نے بہ اذن امام اعظم ہی آپ سے بعض مسائل میں اختلاف کیا۔"]

اور شک نہیں کہ جو شخص ان چاروں منازل کو طے کر جائے وہ مجتہد فی المذہب ہے جیسے مذہب مہذب حنفی میں امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاشبہ ایسے ائمہ کو اس حکم و دعوے کا منصب حاصل ہے اور وہ اُس کے باعث اتباع امام سے خارج نہ ہوئے کہ اگرچہ صورۃً اس جزئیہ میں خلاف کیا مگر معنیً اذن کلی امام پر عمل فرمایا پھر وہ بھی اگرچہ ماذون بالعمل ہوں یہ جزمی دعوے کہ اس حدیث کا مفاد خواہی نخواہی مذہب امام ہے نہیں کر سکتے نہایت کار ظن ہے ممکن کہ ان کے مدارک عالیۂ امام سے قاصر رہے ہوں اگر امام پر عرض کرتے وہ قبول نہ فرماتے تو مذہب امام ہونے پر تیقن تام دلیل بھی نہیں خود اجل ائمہ مجتہدین فی المذہب قاضی الشرق والغرب سیدنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ جن کے مدارج رفیعہ حدیث کو موافقین ومخالفین مانے ہوئے ہیں۔

* * * * * * * *

جلالتِ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ

جلالتِ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ

امام مزنی تلمیذ جلیل امام شافعی نے فرمایا ھواتبع القوم للحدیث امام احمد بن حنبل نے فرمایا منصف فی الحدیث امام یحییٰ بن معین نے باآں تشدد شدید فرمایا لیس فی اصحاب الرأی اکثر حدیثا ولا اثبت من ابی یوسف نیز فرمایا صاحب حدیث وصاحب سنۃ امام ابن عدی نے کامل میں کہا لیس فی اصحاب الرأی اکثر حدیثا منہ امام ابو عبداللہ ذہبی شافعی نے اُس جناب کو حفاظ حدیث میں شمار اور کتاب تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان الامام العلامۃ فقیہ العراقین ذکر کیا۔

جلالتِ امام اعظم بہ زبان امام ابو یوسف علیہما الرحمۃ

یہ امام ابو یوسف بایں جلالت شان حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں ما خالفت فی شئ قط فتدبرتہ الا رأیت مذھبہ الذی ذھب الیہ انجی فی الاخرۃ وکنت ربما ملت الی الحدیث فکان ھو ابصر بالحدیث الصحیح منی کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے کسی مسئلہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کر کے غور کیا ہو مگر یہ کہ انھیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا اور بارہا ہوتا کہ میں حدیث کی طرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کی نگاہ رکھتے تھے نیز فرمایا امام جب کسی قول پہ جزم فرماتے میں کوفہ کے ائمہ محدثین پہ دورہ کرتا کہ دیکھوں اُن کی تقویت قول میں کوئی حدیث یا اثر پاتا ہوں بارہا دو تین حدیثیں میں امام کے پاس لے کر حاضر ہوتا۔ اُن

ہیں کسی کو فرماتے صحیح نہیں کسی کو فرماتے معروف نہیں ہیں عرض کرتا حضور
کو اس کی کیا خبر حالانکہ یہ تو قول حضور کے موافق ہیں فرماتے میں علم اہل کوفہ
کا عالم ہوں ذکرہ الامام ابن حجر فی الخیرات الحسان بالجملہ ناہ ناپالغان
رتبہ اجتہاد نہ اصلا اس کے اہل نہ ہرگز یہاں مراد نہ کہ آجکل کے مدعیان
خامکار جاہلان بے وقار کہ من و تو کا کلام سمجھنے کی لیاقت نہ رکھیں اور ائمہ
دین الٰہی کے اجتہاد پر رکھیں اسی ردالمحتار کو دیکھا ہوتا کہ انھیں امام ابن
الشحنہ و علامہ محمد بن محمد البہنسی استاذ و علامہ نور الدین علی قاری باقانی
و علامہ عمر بن نجیم مصری صاحب نہر فائق و علامہ محمد بن علی دمشقی حصکفی
صاحب در مختار وغیرہم کیسے کیسے اکابر کی نسبت تصریح کی کہ مخالفت مذہب
درکنار روایات مذہب میں ایک کو راجح بتانے کے اہل نہیں کتاب الشہادات
باب القبول میں علامہ سائحانی سے ہے ابن الشحنۃ لم یکن من اہل الاختیار
کتاب الزکوۃ باب صدقۃ الفطر میں ہے البہنسی لیس من اصحاب التصحیح کتاب الکراہۃ
الخضاب میں ہے صاحب النہر لیس من اہل الترجیح کتاب الرہن میں ایک

---

[1] جعلی نابغہ عصر جناب طاہر القادری مدعی اجتہاد، اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ
کے ان ارشادات عالیہ سے سبق حاصل کریں اور نام نہاد اجتہاد کے ذریعے
دیت وغیرہ ایسے متفق علیہ مسائل میں اجماع ائمہ کی مخالفت سے باز آئیں اور
اعلانیہ توبہ کریں۔

[2] یعنی امام ابن شحنہ اہل ترجیح میں سے نہ تھے (شامی ج ۲ صفحہ ۲۹۳)

[3] یعنی علامہ امام محمد البہنسی اصحاب تصحیح میں سے نہیں (شامی ج ۲ صفحہ ۳۶۲)

[4] یعنی صاحب نہر الفائق اصحاب ترجیح میں سے نہیں (شامی ج ۲ صفحہ ۵۶۷)
قادری۔

بحث علامہ شامی رح کی نسبت ہے لا حاجۃ الی اثباتہ بالبحث والقیاس الذی لسنا اھلالہ [1] ان کی بھی کیا گنتی خود اکابر ارکین مذہب اعاظم اجلہ رفیع الرتب مثل امام کبیر خصاف و امام اجل ابو جعفر طحاوی و امام ابو الحسن کرخی و امام شمس الائمہ حلوانی و امام شمس الائمہ سرخسی و امام ابو الحسن قدوری و امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ وغیرہم اعاظم کرام ادخلہم اللہ تعالیٰ فی دار السلام کی نسبت رسالہ علامہ ابن کمال باشا رحمہ اللہ تعالیٰ سے تصریح نقل کی انھم لایقدرون علی شئی من المخالفۃ لافی الاصول ولافی الفروع [2] یعنی وہ اصلاً مخالفت امام پر قدرت نہیں رکھتے نہ اصول میں نہ فروع میں ثم انصاف اللہ عزوجل کے حضور

---

[1] یعنی علامہ شامی، علامہ امام حصکفی صاحب درمختار کے ایک مسئلہ کی بحث کے دوران قیاس سے کام لینے پر تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہدایہ وغیرہ کتب ائمہ احناف میں صراحت سے آچکا ہے لہذا قیاس و بحث کے ذریعے اس کے اثبات کی حاجت نہیں کیونکہ ہم قیاس کے اہل نہیں ہیں (شامی ج ۲ صـ ۲۸۹)

علامہ شامی تو اپنے آپ کو اور صاحب درمختار کو قیاس و اجتہاد کا اہل قرار نہیں دیتے۔ طاہر القادری جو ان ائمہ فقہاء کے مقابلہ میں جاہل محض ہیں اپنے آپ کو مجتہد بنائے پھر رہا ہے۔

لاحول ولا قوۃ

[2] یعنی یہ ائمہ دین کسی بھی مسئلہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی قدرت نہیں رکھتے نہ اصول میں نہ ہی فروع میں، یعنی یہ ائمہ کرام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مقلدین محض ہیں اور ان کا کام امام صاحب کی تقلید محض کرنا ہے لیکن نابالغ عصر جناب طاہر القادری اپنے خود ساختہ رسالہ " نابالغ عصر " جو ان کی ہر کتاب کے شروع میں چھپتا ہے اپنی شان میں یوں لکھواتے ہیں " پروفیسر طاہر القادری راسخ العقیدہ حنفی المذہب ہونے کے باوجود جدید قانونی اقتصادی سیاسی اور بین الاقوامی مسائل میں قرآن و سنت کی روشنی میں اجتہاد کے قائل ہیں آپ شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ (الی ان قال) اگر تمام معاملات میں محض تقلید ہی مکمل حاوی رہی تو مسلمانوں کی علمی صلاحیتیں زنگ آلود ہو کر ناکارہ ہو جائیں گی (نابالغ عصر صـ۱۵)

جھنگوی مجتہد

جناب طاہر القادری صاحب جنہیں دعواے اجتہاد کی بنا پر جھنگوی مجتہد کہنا چاہیے کیونکہ جناب کا وطن مالوف جھنگ ہے بڑے زور کے ساتھ نہ صرف اجتہاد کے قائل ہیں بلکہ سب کو اصول و فروع دونوں میں اجتہاد کرنے کی دعوت عام دیتے ہیں چنانچہ آپ نے دورۂ کویت کے موقع پر وہاں کے ایک اخبار " القبس " کو انٹرویو دیا پھر اسے بڑے فخر کے ساتھ اپنے ماہنامہ منہاج القرآن ماہ جولائی ۱۹۸۶ء کے صـ۲۹ پر شائع بھی کر ڈالا وہ الفاظ اور ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

" ودعا القادری الی فتح باب الاجتہاد المنضبط "

اور طاہر القادری نے اس اجتہاد کے دروازہ کو کھولنے کی دعوت دی جو ان اصول و قواعد کے ساتھ منضبط ہے جنہیں اس کے مسلمانوں پر واضح کیا ہے

" بالاصول والقواعد التی وضعہا علی المسلمین "

قارئین ! غور فرمائیں کہ جناب طاہر یعنی جھنگوی مجتہد نے نہ صرف اجتہاد کو کھولنے کی دعوت دی ہے ، بلکہ اس کے اصول بھی جناب نے خود ہی وضع فرما دیے ہیں ۔ (لاحول ولاقوۃ)

طاہر القادری قرآن و سنت کے معنی تک کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے

ہماری بدقسمتی کہ آج ہم ایک دور سے گزر رہے ہیں جس میں طاہر القادری جیسے لوگ مجتہد ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں جبکہ ان میں قرآن و حدیث تک کو سمجھنے کی اہلیت و استعداد نہیں بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں

"اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ" (سورۃ یوسف آیت ۵۳)

اس کا ترجمہ لکھتے ہیں "بے شک نفس برائی کا سخت میلان رکھنے والا ہے" (سورۃ فاتحہ اور تعمیر شخصیت صفحہ ۴۳)، حالانکہ لفظ "امّارۃ"، "امر" سے بنا ہے جس کے معنی حکم دینے کے ہیں، میلان رکھنے کے نہیں، چنانچہ اعلیٰحضرت ترجمہ فرماتے ہیں "بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے" (کنزالایمان صفحہ ۳۵۲)

اسی طرح سورۃ والضحیٰ کی آیت کریمہ "وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ" کا ترجمہ فرماتے ہیں "اگر کوئی سائل آئے تو اسے خالی ہاتھ نہ موڑیں (یعنی جو کچھ مانگے اسے عطا کر دیں" "فلا تنھر" کا ترجمہ خالی نہ موڑیں۔ لغت کی کسی کتاب میں نہیں ہے یہ ترجمہ کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۰ پر کیا پھر صفحہ ۱۱ پر بھی یہی ترجمہ کیا اور بین القوسین بھی اسی طرح لکھا کہ جو کچھ بھی مانگے اسے عطا کیجئے۔ "لا تنھر" کا یہ ترجمہ کہ سائل کو خالی نہ موڑیئے اور اس کا یہ مفہوم کہ وہ جو کچھ بھی مانگے اسے عطا کیجئے" خدا ئے ذوالجلال پر بہتان ہے کہ عربی لغت کے ساتھ مذاق اور قرآن کریم کے ساتھ نہایت ہی زیادتی ہے۔

یہ جھنگوی مجتہد اس آیت کا یہ ترجمہ کرتے وقت اس بات کو بھی بھول گیا کہ یہی لفظ قرآن میں دوسری جگہ بھی آیا ہے "وَلَا تَنْهَرْهُمَا" اور ان دونوں کو نہ جھڑکو" اس میں اولاد کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ ماں باپ سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آیا کرو اور انہیں جھڑکا بھی نہ کرو اگر جھنگوی مجتہد والا معنی درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہاں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

معنی اس طرح ہوگا کہ ماں باپ کو خالی نہ موڑ آئیں حالانکہ ہرگز ہرگز یہ معنی نہیں۔ امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ المفردات میں لکھتے ہیں۔

"اَلْنَّهْرُ وَالْاِنْتِهَارُ، اَلزَّجْرُ بِمُغَالَظَۃٍ" المفردات صـ۵۳ "یعنی سختی کے ساتھ جھڑکنا" اور اعلیحضرت نے بھی یہی ترجمہ فرمایا "اور منگتا کو نہ جھڑکو" (کنزالایمان)۔ پھر یہ نام نہاد مفسر قرآن اپنی اسی کتاب سورۃ فاتحہ اور تعمیر شخصیت کے صـ۱۱ پر ایک اور درج ذیل آیت کا ترجمہ لکھتا ہے ملاحظہ ہو

"اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ" (سورۃ المائدہ آیت ۳)

آج کے دن وہ لوگ مایوس ہوگئے جنھوں نے تمہارے دین کا انکار کیا (سورۃ المائدہ ۳)

جناب مجتہد ترکیب نحوی سے جاہل ہونے کی وجہ سے "مِنْ دِیْنِکُمْ" حرف جر کو "کَفَرُوْا" سے متعلق سمجھے اس لیے ترجمہ غلط کر ڈالا جبکہ "مِنْ" حرف جر کا تعلق "کَفَرُوْا" سے ہرگز نہیں بلکہ لفظ "یَئِسَ" کے ساتھ ہے جس کے معنی یوں ہوں گے آج کافر لوگ تمہارے دین سے یا دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں۔ دین سے انکار کرنا اور مایوس ہونا۔ ایسے دو مختلف معنی ہیں کہ جن کا مفہوم ایک دوسرے سے کوسوں دور ہے۔ مجتہد صاحب کے ترجمہ میں مایوس ہو گئے ہیں سے واضح نہیں ہوتا کہ وہ کس چیز سے یا کس چیز کی طرف سے مایوس ہو گئے۔ خدا تعالیٰ سے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یا قرآن سے یا دین سے، یا جنت سے، یا ایمان سے یا اپنے کسی اور مقصد سے۔ جبکہ دوسرے ترجمہ میں جو گرامر کے مطابق ہے واضح ہو جاتا ہے کہ وہ دین اسلام سے مایوس ہو گئے چنانچہ اعلیحضرت ترجمہ فرماتے ہیں۔ "آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی" اور بھی بے شمار آیات قرآن ہیں جن کے ساتھ موصوف نے اس قسم کا سلوک کیا۔ اب حدیث کے ساتھ ان کی زیادتی کی مثال ملاحظہ فرمائیں۔ جامع ترمذی کے حوالے سے ایک

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

حدیث نقل کرتے ہیں اس میں واقع لفظ "جلف الخبز" کے معنی کرتے ہیں "ایک وقت کا کھانا"، جب کہ جلفُ الخبز کے معنی سالن کے بغیر سوکھی موٹی روٹی ہے ملاحظہ ہو "الجلف، الخبز الیابس الغلیظ بلا ادم ولا لبن کالخشب"۔ جلف الخبز کے معنی لکڑی کی طرح محض سوکھی موٹی روٹی کے ہیں (لسان العرب ج ۹ صـ ۳۱)

کس قدر غضب اور جہالت کا دور ہے کہ ایک شخص جو عربی زبان سے ناواقف گرامر سے نابلد، قرآن و سنت سے قطعاً جاہل ہے، اجتہاد کے دروازے کھولنے کا مدعی ہے اور سادہ لوح انسان و خواص اندھے مقلد بنے اس کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں اس پر اپنی دولت نثار کر کے نہ صرف اسے ضائع کر رہے ہیں بلکہ قرآن و سنت اور بزرگان کی سچی تعلیمات کو مسخ کرنے میں اس کے معاون بنے ہوئے ہیں اور کیسی تعجب خیز بات ہے کہ ایسا شخص جو ائمہ دین کو فریق بتائے اور ان کے حوالوں کو سند نہ مانے ان کی مسلیں میں اپنی جعلی بشارتوں اور جھوٹ کے چرچے کیے جا رہا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے قطعاً پاک کہ اپنے دین کی باگ ڈور ایسے مغرور و متکبر کے ہاتھ میں تھمائیں جسے نہ قرآن کے معنی کی سمجھ نہ سنت کا فہم اور نہ عربی گرامر کے قواعد آتیں۔ کسی نے سوال کیا کہ وزیر اعلیٰ کی مسجد کی خطابت و میاں صاحب کی پشت پناہی و اعانت اور ٹی وی کے ذریعے شہرت پانے سے قبل جب موصوف جھنگ میں وکالت کرتے اور بعد میں لا رکالج میں لیکچرار شپ پر فائز تھے ان بشارتوں کا ظہور کیوں نہ ہو؟ یہ تمام کمالات اور فضائل و بشارتیں اور زیارتیں وزیر اعلیٰ کی خصوصی عنایت و نوازشات کے بعد اچانک کیوں ظہور پذیر ہوئیں۔ کیا معاذ اللہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب کی شخصیت میں ودیعت کیے ہوئے کمالات کا بعد میں پتہ چلا جب وزیر اعلیٰ مدظلہ تعالیٰ کے دربار گہربار میں شرف باریابی و سلطنت نوازی کا نصیب ہوا؟

جاتا اور اسے منہ دکھاتا ہے ایک ذرا دیر منہ زوری ہماری ڈھٹائی ہٹ
دھرمی کی نہیں سہی آدمی اپنے گریبان میں منہ ڈالے اور ان اکابر ائمہ عظام
کے حضور اپنی لیاقت قابلیت کو دیکھے بھالے دیکھے تو کہیں تحت الثریٰ
تک بھی پتہ چلتا ہے ایمان نہ نگلے تو ان کے ادنیٰ شاگردان شاگرد کی شاگردی
و کفش برداری کی لیاقت نہ نکلے خدارا جو شکاران شیران شرزہ کی جست
سے باہر ہو لومڑیاں گیدڑ اس پر جھکنا چاہیں تو اس کا ذکر نہیں جیسے
ابلیس مرید اپنا مرید بنائے اور اپنی تقلید سے تمام ائمہ امت کے مقابل
ناحق پرستی سکھائے جان برادر دین سنبھالتا ہے یا بات پالنا چند منٹ
ایک نگی جھنجھلاہٹ شوخی تلملاہٹ کی تھیلیاں بدی ذرا لیاقتی دعووں کے
آثار تو ملاحظہ ہوں تمام غیر مقلدان زمانہ کے سر و سرگروہ سب سے اونچی
چوٹی کے کوہ پر شکوہ سب سے بڑے محدث متوحد سب سے چھٹے امام
منفرد علامۃ الدہر مجتہد العصر جناب میاں نذیر حسین صاحب دہلوی ہداہ
اللہ تعالیٰ الی الصراط السوی ہیں انھیں کی لیاقت و قابلیت کا اندازہ کیجیے
فقیر نے بضرورت سوال سائلین جو اسی ماہ رواں میں صرف ایک مسئلہ جمع
بین الصلاتین کے متعلق حضرت کی حدیث دانی کھولی ماشاء اللہ وہ وہ نزاکتیں
پائیں کہ باپیں گردش و کہن سالی آج تک چرخ فلک کو بھی نظر نہ آئیں تفصیل درکار
ہو تو فقیر کا رسالہ مذکورہ حاجز البحرین ملاحظہ ہو یہاں اجمالاً معروض دہلوی
مجتہد کی حدیث دانی اور ایک ہی مسئلہ میں اتنی گلفشانی (۱) حضرت
کو ضعیف محض و متروک میں تمیز نہیں (۲) تتقیح و رفض میں فرق
نہیں (۳) ... میں امتیاز نہیں - (۴) غریب و منکر
میں تفرقہ نہیں (۵) ... کو وہ بھی کہتا جائیں (۶) ... کا

یہی مطلب مانیں (۷) حدیث مرسل تو مردود و مخذول اور عنعنہ مدلس
ماخوذ و مقبول (۸) ستم جہالت کہ وصل متاخر کو تعلیق بتائیں مثلاً
محدث کے روایۃ مالک عن نافع عن ابن عمر حدثنا بذالک فلان بن فلان عن
مالک حضرت اسے معلق ٹھہرائیں اور حدثنا بذالک کو ہضم کر جائیں
(۹) صحیح حدیثوں کو نری زبان زوریوں سے مردود منکر و واہیات بتائیں
(۱۰) حدیث ضعیف جس کے منکر معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ اکابر ائمہ
نے تصریح کی حضرت محض بیگانہ تقریروں سے اسے بنائیں (۱۱) ضعف
حدیث کو ضعف رواۃ پر مقصور جانیں بنگاہ ثقہ رواۃ علل قوادح کو لاشے
مانیں (۱۲) معرفت رجال میں وہ جوش تمیز کہ امام اجل سلیمٰن اعمش عظیم القدر جلیل الفخر
تابعی مشہور معروف کو سلیمٰن بن ارقم ضعیف سمجھیں (۱۳) خالد بن الحارث
ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہیں (۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو
ولید بن قاسم بتائیں (۱۵) مسئلہ تقوی طرق سے نرے غافل (۱۶) راوی
مجروح و مرجوح کے فرق بدیہی سے محض جاہل (۱۷) متابع و مدار میں
تمیز دو بجز صاف صاف متابعت ثقات وہ بھی با قرینہ وجوہ پیش نظر
مگر بعض طرق میں بزعم شریف وقوع ضعیف سے حدیث ضعیف (۱۸) جا بجا
طرق جلیلہ موضحۃ المعنے مشہور و متداول کتابیں خود صحیحین و سنن اربعہ میں
موجود انہیں تک رسائی محال باقی کتب سے جمع طرق و احاطہ الفاظ اور مبانی و
معانی کے محققانہ لحاظ کی کیا مجال (۱۹) تصحیح تضعیف میں قول ائمہ جبھی مقبول
کہ خود ان کی تصانیف میں مذکور و منقول ورنہ نقل ثقات مردود و مخذول
(۲۰) جملہ رواۃ بخاری و مسلم بے وجہ وجیہ و دلیل ملزم کوئی مردود و
ضعیف کوئی متروک الحدیث مثل امام بشر بن بکر تنیسی و محمد بن فضیل بن غزوان

کوفی وخالد بن مخلد ابو الہیثم یحیی بھلا یہ تو بخاری ومسلم کے خاص خاص رجال
بے مسارغ ومجال پر فقط موقوف ہے اس سے قطع نظر کرکے حضرت کی حدیث والی
نے صحاح ستہ کے رد وابطال کو قواعد سبعہ وضع فرمائے کہ جس راوی کو
تقریب میں صدوق رمی بالتشیع یا صدوق متشیع یا ثقہ یغرب یا صدوق
یخطے یا صدوق یہم یا صدوق لہ اوہام لکھا ہو وہ سب ضعیف و مردود
الروایۃ ومتروک الحدیث ہیں حالانکہ باقی صحاح درکنار خود صحیحین میں ان اقسام
کے راوی دو چار نہیں دس بیس نہیں سینکڑوں ہیں چھ قاعدے تو یہ ہوئے
(۷) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مثلاً حدثنا خالد عن شعبۃ عن
سلیمن اسے برعایت قرب طبقہ ورو ایات مخرج جو ضعیف راوی اس کا نام
کا ہے رجما بالغیب جزماً بالریب اس پر حمل کر لیجئے اور ضعف حدیث وسقوط روایت
کا حکم کر دیجئے مسلمانو حضرت کے یہ قواعد سبعہ پیش نظر رکھ کر بخاری ومسلم سامنے
لایئے اور جو جو حدیثیں ان مخترع محدثات پر رد ہوتی جائیں کاٹتے جایئے اگر
دونوں کتابیں آدھی تہائی بھی باقی رہ جائیں تو میرا ذمہ خدا نہ کرے کہ مقلدین آئمہ
کا کوئی متوسط طالب علم بھی اتنا بوکھلایا ہو معاذ اللہ جب ایک مسئلہ میں یہ
کونک تو تمام کلام کا کمال کہاں تک العظمۃ للہ جب بڑے بڑے چوٹی کے سیانے
جنہیں طائفہ بھر اپنی ناک مانے اونچے پایہ کا مجتہد جانے اُن کی لیاقت
کا اندازہ یہ نری شیخی اور تین کانے تو نئی امت چھٹ بھیوں کی جماعت کس
گنتی شمار میں کس شمار قطار میں لا فی العیر ولا فی النفیر والعیاذ باللہ من شر الشریر
مرزا صاحب وشاہ صاحب کیا عیاذاً باللہ ان جیسے بدعقل و عدیم الشعور تھے
کہ اثبات احکام شریعت الٰہی وفہم احادیث رسالت پناہی صلوات اللہ تعالیٰ
وسلامہ علیہ کی باگ ایسے بے مہاروں بے خرد نابکاروں کے ہاتھ میں دیتے

ان کا مطلب بھی وہی ہے کہ جو اس کا اہل ہو اسے عمل کی اجازت بلکہ ضرورت
نہ کہ کودن نااہل بھکاری ترمذی[1] مشکوٰۃ کے ترجمے میں ہلدی کی گرہ پائیں اور پنساری
بن جائیں یا جنگالی بھوپالی کسی مذہب ائمہ کو اپنے زعم میں خلاف حدیث بتائیں
تو اللہ عزوجل تقلید ائمہ حرام کرکے فرض فرمادے کہ بھوپالی بنگالی پر ایمان لے آئیں
جانِ برادر یہ ہو دی تقلید تو اب بھی رہی ابوحنیفہ و محمد کی نہ ہوئی بھوپالی بنگالی
کی سہی وائے بے انصافی کہ شاہ صاحب و مرزا صاحب کے کلام کے یہ معنے
مانیں اور انہیں معاذ اللہ دائرہ عقل سے خارج جانیں حالانکہ ان دونوں
صاحبوں کے ہادی بالا مرشد اعلیٰ دونوں صاحبوں کے آقائے نعمت مولائے
بیعت دونوں صاحبوں کے امام ربانی جناب مجدد الف ثانی صاحب اپنے
مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۱۲[2] میں فرماتے ہیں۔ مخدوما احادیث نبوی

---

[1] ترمذی یعنی ترمذی اور مشکوٰۃ یعنی مشکوٰۃ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے ان لوگوں کا تلفظ نقل فرمایا ہے جو بھولے بھالے بلکہ اجہل ہیں جنہیں حدیثوں کی کتابوں کا نام تک صحیح طور پر لینا نہیں آتا اور بنتے ہیں اہلحدیث (حدیث دان)؛ جیسے طاہر القادری کہ قرآن و سنت اور عربی گرامر سے ناواقف، اور بنتے ہیں مجتہد مفکر اور علامہ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

[2] یہ مکتوب جلد اول کے صفحہ ۱۵۹ پر موجود ہے۔

(۲) امام ربانی مجدد الف ثانی کے کلام سے طاہر القادری کا رد

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کلام پر بات سے پہلے ہم مفکر جناب طاہر القادری کا یہ ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمائیے وہ اپنی کتاب جو مشتمل ہے ۲۰۸ صفحات پر موسوم بہ "تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب" اشاعت دوم ... کے صفحہ ۱۱۲ پر لکھتے ہیں ان کا مذہب ہے

علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام در باب جواز اشارت بسیار بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ وغیرہ ظاہر مذہب سنت وانچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی علیہ و علی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ھذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ از روایات نوادر است نہ روایات اصول

ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارہ واقع شدہ باشد و نہ کراہت اشارت فتویٰ دادہ باشد ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ

(گزشتہ سے پیوستہ) ظاہر القادری کا مذہب کہ تقلید ائمہ کی حیثیت تیمم کی ہے حدیث صحیح کے مقابلہ میں صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کے اقوال کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ انکی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ اقوال صحابہ اور دیگر ائمہ کے اقوال کو تیمم کے مقام پر رکھا گیا ہے کیونکہ اس کی طرف بھی صرف اس وقت توجہ کی جاتی ہے جب پانی میسر نہ آئے لہٰذا اقوال صحابہ و تابعین و ائمہ کے اجماع و اجتہاد کی تمام صورتیں مصادر قانون کے طور پر صرف اس وقت حجیت حاصل کرتی ہیں جب کسی مسئلے پر کتاب و سنت کی کوئی نص موجود نہ ہو اگر مسئلہ کتاب اللہ سے ثابت اور واضح ہو جائے تو اسے سنت پر ترجیح حاصل ہوگی اور اگر سنت صحیحہ سے ثابت ہو تو آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔

جناب نے یہ کتاب "مسئلہ دیت" میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ۱۰۰ اونٹ کا موقف اختیار کرنے کے بعد تالیف فرمائی اس میں جناب نے یہ دعوی کیا تھا کہ وہ اپنے یہ موقف قرآن سے ثابت کرتے ہیں لہٰذا انہیں جب نصف دیت کی حدیثیں پیش کی گئیں تو یہ کہہ کر انہیں ٹھکرا دیا کہ قرآن کے خلاف ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ کے اصول اجتہاد میں سے یہ بات مسلم ہے کہ وہ قرآن کو حدیث پر ترجیح دیتے ہیں لہٰذا میں نے (باقی اگلے صفحہ پر)

جرأت در اشارت نمانم مرتکب این امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث
معروفہ جواز اشارت اثبات نہ نماید یا انکار وکر این ہا بمقتضائے آرائے
خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند بر دو شق فاسد ست تجویز نکند آں را مگر
سفیہ یا معاند حُسن ظن ما بہ این اکابر آنست کہ تا دلیل بر ایشاں ظاہر نشدہ است

اگر ضد سے پیوستہ) اسی مذہب کو اختیار کیا ہے کہ قرآن کو مسئلہ دیت میں حدیث سے مقدم
رکھوں گا خواہ نتیجہ یہ نکلے کہ میرا موقف امام اعظم کے موقف دیت کے برعکس ہو جائے اور یہ کہ
میں نے عورت کی دیت سو اونٹ خود انہی کے اصول کے مطابق قرآن سے سمجھی ہے اس کے جواب
میں علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا ۔ یہ کہنا کہ قرآن نے مرد عورت کی ایک ہی مقدار دیت
مقرر فرمادی بہت بڑی جسارت اور اسلام و قرآن پر افتراء ہے کسی دلیل شرعی یا آیت
قرآنی میں عورت کی دیت کا مرد کے مساوی ہونا مذکور نہیں لہذا (طاہر القادری کا) یہ قول پوری
امت کی تضلیل و تفسیق کے مترادف ہے کیونکہ طاہری نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں نصف
دیت کو ظلم قرار دیا کیا امام اعظم ابو حنیفہ و مالک و ائمہ مجتہدین ایسے ناسمجھ اور بے علم تھے کہ
اپنے ہی اصول اور دلائل کے نتائج کو نہ سمجھ سکے (ملخص اسلام میں عورت کی دیت علامہ کاظمی
علیہ الرحمۃ صفحہ ۱۶) اب ترجمہ ملاحظہ فرمائیں

کلام مجدد علیہ الرحمۃ | تشہد میں سبابہ کے ساتھ اشارہ کرنے کے
بارے میں احادیث نبوی (علی مصدرہا
الصلوٰۃ والسلام) بہت سی وارد ہوئی ہیں اور اس مسئلہ جواز اشارہ میں فقہ حنفی کی بعض روایتیں
بھی آئی ہیں اور اشارہ کرنا غیر ظاہر مذہب ہے اور یہ جو امام محمد شیبانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے اور ہم اسی طرح کریں گے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کرتے تھے پھر فرمایا یہ میرا اور امام ابو حنیفہ کا قول ہے (رضی اللہ عنہما) فقہ حنفی کی روایات

علم حرمت یا کراہت نہ کردہ اند غایت ما فی الباب مارا علم بہ آں دلیل نیست و
ایں معنی مستلزم قدح اکابر نیست اگر کسے گوید کہ ما علم بخلاف آں دلیل داریم گوئیم کہ علم
مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست دریں باب ظن مجتہد معتبر ست احادیث
را ایں اکابر بواسطہ قرب و وفور علم و حصول ورع و تقوی از ما دور افتادگاں بہتر می

اگر مسئلہ سے یہ مسئلہ ، نادر سے ہے روایات اصول سے نہیں جب فقہ حنفی کی روایات معتبرہ
(ظاہرہ) میں اشارہ کی حرمت واقع ہوئی اور آئمہ احناف نے اشارہ کی کراہت پر فتویٰ دیا ہے
تو ہم مقلدوں کو جائز نہیں کہ احادیث کے مقتضی پر عمل کر کے اشارہ کی جرأت کریں" ج ۱ صفحہ ۶۶۰
حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی کہ ہم مقلدین کو احادیث نبویہ جو اشارے کے ثبوت میں
وارد ہوئی عمل نہیں کرنا چاہیئے ۔ اور اپنے امام جنہیں ہم اپنے سے کئی درجے بڑھ کر کتاب و سنت
کے علم رکھنے والا یقین کرتے ہیں ان کی مخالفت نہیں کرنا چاہیئے ۔ ظاہر القادری کے مسلک
کے برعکس ہے یا نہیں؟ جو خود برعکس ہے پھر اس کا دعویٰ کہ یہ سنی حنفی مسلک رکھتا ہے ، سنی
عوام کو فریب دینا نہیں تو اور کیا ہے اس کے بعد اس میں کوئی شک باقی رہ گیا کہ ظاہر القادری
سے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ۔ مقصد کہ لوگوں کو عقائد اہلسنت میں ڈھیلا بلکہ گمراہ کر ڈالا اور
اجتہاد اور اس کا دائرہ کار اور "تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب" لکھ کر لوگوں کو تقلید کے مسئلہ
میں مذبذب بنا ڈالا ۔ چنانچہ ظاہر صاحب لکھتے ہیں "دیگر اہل علم کا ان ائمہ مجتہدین سے کسی
مسئلے پر تحقیقاً اختلاف کرنا شرعاً ناجائز نہیں (تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب ص ۔) موصوف
نے یہ بات اس لیے گھڑی ہے تاکہ اس کی بنیاد پر ارباب اقتدار رؤیت کے مسئلہ کی طرح دوسرے مسائل
پر سودا کرنے کا جواز باقی رہے مگر حضرت مجدد اس کے برعکس فرماتے ہیں کہ مقلد کو امام کے قول پر اس
حد تک سختی سے کاربند ہونا چاہیئے کہ اس کے مقابلہ میں احادیث صحیحہ بھی ہوں جب بھی امام کے قول
کو نہ چھوڑے اور یہی اعتقاد رکھے کہ امام صاحب کے پاس ان احادیث کے مقابلہ میں زیادہ قوی
دلیل ہوگی جس کا مقلد کو علم نہیں ۔

دانستند و صحت و حکم و نسخ و عدم نسخ آنہا را بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ دانستہ باشند در ترک عمل بمقتضائے احادیث

وانچہ از امام اعظم منقول است کہ اگر حدیثے مخالف قول من بیابید بر حدیث عمل نمائید مراد ازاں حدیثی ست کہ بحضرت امام نرسیدہ است و بنا بر عدم این حدیث حکم بخلاف آں فرمودہ است و احادیث اشارت ازاں قبیل نیست اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتویٰ دادہ اند مقتضائے فتاوائے متعارضہ بہر طرف عمل مجوز باشد گوئیم اگر تعارض درجواز و عدم جواز واقع شود ترجیح عدم جواز را است اھ ملتقطا نیز جناب موصوف کے رسالہ مبدؑ و معاد سے منقول ہدتے آرزو سے آں داشت کہ وجہے پیدا شود در مذہب حنفی تا در خلف امام قرأت فاتحہ فرمودہ آید اما بواسطہ رعایت مذہب بے اختیار ترک قرأت می کرد و ایں ترک را از قبیل ریاضت می شمرد آخر الامر اللہ تعالیٰ ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب الحاد ست حقیقت مذہب حنفی در ترک قرأت ماموم ظاہر ساخت و قرأت حکمی از قرأت حقیقی در نظر بصیرت زیبا تر نمود؎ اہل صاحب اب بزرگوں کے اقوال کی خبریں کہیے یہ ان بزرگوں کے بزرگ بڑوں کے بڑے اماموں کے امام کیا کچھ فرما رہے ہیں ادعائے باطل عمل بالحدیث پر کیا کیا بجلیاں توڑتے گھنگھور بادل گرما رہے ہیں۔ اولاً تصریحًا تسلیم فرمایا کہ التحیات میں انگلی اُٹھانا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت حدیثوں میں وارد ثانیًا وہ حدیثیں معروف و مشہور ہیں ثالثًا مذہب حنفی میں بھی اختلاف ہے روایت نوادر میں خود امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے ہم بھی کریں گے رابعًا صاف یہ بھی فرما دیا کہ یہی قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے خامسًا ہ

فقط روایت بلکہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ بھی دونوں طرف ہے بایں ہمہ صرف اس
وجہ سے کہ روایات اشارہ ظاہر الروایۃ نہیں صاف صاف فرماتے ہیں کہ ہم
مقلدوں کو جائز نہیں کہ حدیثوں پر عمل کر کے اشارے کی جرأت کریں جب
ایسی سہل و نرم حالت میں حضرت امام ربانی صاحب کا یہ ظاہر ارشاد ہے تو جہاں
فتوائے حنفیہ مختلف نہ ہو۔ جہاں سرے سے اختلاف روایت ہی نہ ہو وہاں
خلاف مذہب امام حدیث پر عمل کرنے کو کیا کچھ نہ فرمائیں گے کیوں صاحبو کیا
انہیں کو شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا تھا کہ کھلا احمق ہے یا چھپا منافق استغفر اللہ
استغفر اللہ ذرا تو شرماؤ ذرا تو ڈرو شاہ صاحب کی بزرگی سے حیا تو کرو
اُن کی تو کیا مجال تھی کہ معاذ اللہ وہ جناب مجددیت مآب کی نسبت ایسا گمان
مردود و نامحمود رکھتے وہ تو انہیں قطب الارشاد و ہادی و مرشد و دافع بدعات
جانتے اور ان کی تعظیم کو خدا کی تعظیم اُن کے شکر کو اللہ کا شکر مانتے ہیں کہ اپنے
مکتوب ہفتم میں لکھتے ہیں شیخ قطب ارشاد ایں دورہ است و بر دست وے
بسیارے از گمراہان با دیۂ طبیعت و بدعت خلاص شدہ اند تعظیم شیخ تعظیم حضرت
مدبر قدرۂ اوست و مکون کائنات ست و شکر نعمت مفیض اوست اعظم اللہ تعالیٰ
لہا اجورنا ان شاید میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی چوٹ حضرت مجدد صاحب
ہی پر ہے کہ معیار الحق میں لکھتے ہیں آج کل کے بعض لوگ اسی تقلید معین کے
التزام سے مشرک ہو رہے ہیں کہ مقابل میں روایت کیدانی کے اگر حدیث صحیح
پیش کرو تو نہیں مانتے اسی مسئلہ اشارہ میں روایت کیدانی پیش کی جاتی ہے
جناب مجدد صاحب نے فتاوائے غرائب و جامع الرموز و خزانۃ الروایات
وغیرہا پیش کیں وہ بات ایک ہی ہے یعنی فقہی روایات کے مقابل حدیث
نہ ماننا اب دیکھئے حضرت مجدد کا روایت فقہی لانا اور ان کے سبب

صحیح حدیثوں پر عمل نہ فرمانا اور میاں جی صاحب دہلوی کا بے دھڑک شرک کی
جڑ جانا خدا ایسے شرک پسندوں کے سائے سے بچائے خیر یہ تو میاں جی جانیں
اور ان کا کام کلام جناب مجدد صاحب کے فوائد سنیئے اول جڑا بھاری ف ندہ
تو یہی ہوا دوم۔ حضرت موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ اقوال امام کے مقابل
ایسی معروف حدیثیں جیسی رفع یدین وقرأت مقتدی ہماکے آئیں کہ کسی طرح
احادیث اشارہ سے اشتہار میں کم نہیں وہی پیش کرے گا جو خدا کا ڈر دی کودن
بے عقل ہو یا معاند مکابر ہٹ دھرم کہ

امام اعظم کو اپنے مسلک کے خلاف حدیثوں کا علم تھا تو ضرور کسی دلیل قوی شرعی سے ان پر عمل نہ فرمایا۔

نہ وہ حدیثیں امام سے چھپ رہنے کی تھیں نہ معاذ اللہ امام اپنی رائے سے
حدیث کا خلاف کرنے والے تو ضرور کسی دلیل قوی شرعی سے ان پر عمل نہ فرمایا[1]
سوم۔ یہ بھی فرما دیا کہ جیبی جواب احادیث معلوم ہو جاتا کچھ ضرور نہیں اس قدر

[1] مگر ظاہر انفادری کہتے ہیں کہ وہ حدیثیں امام صاحب کی توجہ میں نہ ہوں گی ملاحظہ ہو "بعض اوقات
ایسا بھی ہوتا ہے کہ اکابر (ائمہ مجتہدین) میں کسی مجتہد کی توجہ بوقت اجتہاد کسی خاص نص یا دلیل کی
طرف نہیں جاتی اور وہ اپنی رائے کسی دوسری دلیل کی بنا پر قائم کر لیتا ہے مگر اس کا فرد مقلدین میں
سے کسی کا خیال اس طرف چلا جاتا ہے اور وہ مختلف نتیجے پر پہنچتا ہے (تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب ص)
گویا مقلد راہ درست پالیتا ہے مگر امام غفلت اور عدم توجہ سے راہ راست سے بھٹک جاتا ہے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ بنیو حنفیو کیا یہی تقلید امام ہے کیا حد بھی تقلید کا مفہوم نہیں سمجھتے جو زمانے
ہیں مقلد کو امام کے قول کے مقابل احادیث صحیحہ پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

اجمالاً جان لینا بس ہے کہ ہمارے عالموں کے پاس وجہ موجود ہوگی۔ چہارم
یہ بھی فرمادیا کہ ہمارے علم میں کسی مسئلہ مذہب پر دلیل نہ ہونا درکنار اگر صراحۃً
اس کے خلاف پر ہمیں دلیل معلوم ہو جب بھی ہمارا علم کچھ معتبر نہیں اُسی مسئلہ مذہب
پر عمل رہے گا۔ پنجم۔ یہ بھی فرمادیا کہ ہمارے علمائے سلف رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کو جیسا علم حدیث تھا جیسا وہ صحیح وضعیف ومنسوخ ونامنسوخ پہچانتے تھے
بعد کے لوگ ان کی برابری نہیں کرسکتے کہ نہ انہیں ویسا علم نہ یہ اس قدر زمانۂ
رسالت سے قریب جب حضرت مجدد اپنے زمانہ کو ایسا فرمائیں تو جب تو اس
پر بھی تین سو برس گزر گئے آج کل کے الٹے سیدھے چند حرف پڑھنے والے کیا
برابری ائمہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔ ششم۔ اس شرط کی بھی تصریح فرمادی کہ
امام کے وہ اقوال منقولہ سوال خاص اسی حدیث کے باب میں ہیں جو امام کو نہ
پہنچی اور اس سے مخالفت بربنائے عدم اطلاع ہوئی نہ یہ کہ اصول مذہب
پر وہ بوجوہ مذکورہ کسی وجہ سے مرجوح یا مؤول یا متروک العمل تھی کہ ایسی بحال اطلاع
بھی مخالفت ہوتی کما لا یخفی۔ ہفتم جناب مجدد صاحب کی شان علم سے
تو ان حضرات کو بھی انکار نہ ہوگا۔ یہی مرزا صاحبان جان جاناں صاحب جنہیں
بزرگ مان کر ان کے کلام سے استناد کیا گیا جناب موصوف کو قابل اجتہاد خیال
کرتے اور اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں عرض کردم یارسول اللہ حضرت درحق
مجدد الف ثانی چہ می فرمایند فرمودند مثل ایشاں در امت من دیگر کیست جب
ایسے بزرگان بزرگ فرمائیں کہ ہم مقلدوں کو قول امام کے خلاف حدیثوں پر عمل
جائز نہیں جو اس کا مرتکب ہو وہ احمق بیہوش یا ناحق و باطل کوش ہے تو پھر

؎ تو یہ امر ائمہ در نہیں آج کل کے چھوٹے مدعی کس گنتی میں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کا صحیح نام لینا بھی

آج کل کے جھوٹے مدعی کس گنتی میں رہے یہ سات فائدے عبارت مکتوبات میں ہے۔

" اگرچہ قول امام کی حقانیت اپنے خیال میں نہ آئے مگر عمل اسی پر لازم کرنا "

ہشتم۔ اگرچہ قول امام کی حقانیت اپنے خیال میں نہ آئے مگر عمل اسی پر کرنا لازم یہی اللہ عزوجل کو پسند موجب برکات ہے دیکھو آج ایک مدت تک مسئلہ قرأت مقتدی میں حقانیت مذہب حنفی جناب مجدد صاحب پر ظاہر نہ تھی قرأت کرنے کو دل چاہا کیا مگر بپاس مذہب نہ کر سکے یہی ڈھونڈتے رہے کہ خود حنفی مذہب میں کوئی راہ جواز کی ملے

ایک مسئلہ میں بھی اگر امام کے خلاف کیا وہ مذہب سے خارج ہو جائے گا جو ایسا کرے وہ ملحد ہے۔

نہم : اس سوال کا بھی صاف جواب دے دیا کہ ایک مسئلہ میں بھی اگر خلاف امام کیا اگرچہ اسی بنا پر کہ اس میں حقانیت مذہب ظاہر نہ ہوئی تاہم مذہب سے خارج ہو جائے گا کہ اسے نقل از مذہب کہتے ہیں۔

دہم : یہ سخت اشد وقاہر حکم دیکھیے کہ جو ایسا کرے وہ ملحد ہے

(اوپر سے چوتھی سطر) تسلیم [illegible] "اللہ سبحانہٗ" کی بجائے "اللہ سبحانہ" زبان کی زیر و کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ [illegible] موصوف کی آواز کیسٹ میں موجود ہے [illegible] طاہر القادری کی قابلیت پر شک ہے جو [illegible] حدیث کے الفاظ کو [illegible] کیسٹ [illegible] لیجئے [illegible]

ر ہے اب حضرات اپنے ایمان میں جو چاہیں مانیں چاہیں حضرت مجدد
احب کے نزدیک معاذ اللہ شاہ صاحب و مرزا صاحب کو سفیہ و معاند و
د قرار دیں چاہیں ان دونوں صاحبوں کے طور پر حضرت مجدد کو مدعی باطل
مخالف امام اور عیاذا باللہ کھلا احمق یا چھپا منافق ٹھہرائیں۔ ولاحول
ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم لاجرم یہ دونوں صاحب اسی صحت عملی
ں کلام کر رہے ہیں جس پر اطلاع فقہائے اہل نظر و اجتہاد فی المذہب
کام اب نہ یہ کلام باہم متخالف نہ ان میں کوئی حرف ہمارے مخالف ہذا
ی التحقیق واللہ والتوفیق بحث بہت طویل الاذیال تھی جس میں

ے امام ربانی مجدد الف ثانی و مجدد بر حق اعلحضرت رضی اللہ عنہما کے اس کلام و توضیح کی روشنی
ں جناب پروفیسر طاہر القادری کی خبر لیجیے کہ وہ مذہب حنفی سے خارج اور ملحد (بے مذہب اور بے دین)
ٹھہرے یا نہ۔ جنہوں نے خلیفہ شرعی پر حد کے نفاذ کو جائز بتایا جو لسخ الکتاب بالسنۃ کو اپنے نزدیک
و قرار دیتے ہیں جنہوں نے فقہ کے احکام کا مذاق اڑایا جو عورت کی دیت میں نہ صرف امام اعظم
ے برعکس موقف اختیار کیا بلکہ اس اجتماعی موقف کو جس پر صحابہ کا اجماع و ائمہ مجتہدین اور
خصوص ائمہ اربعہ کا اتفاق رہا نہ صرف غلط کہا بلکہ علانیہ بیانات و تقاریر میں اس اجماعی حکم
شرعی کو عورتوں پر ظلم قرار دیا بلکہ اس بُری طرح اس کی تضلیل و توہین و تحقیر کی کہ کسی کلمہ کھلا
فر کو بھی اس کی جرأت نہ ہو گی کہہ کس قدر ظلم ہے کہ "مرد کا عضو خاص کٹ جائے
و پوری دیت اور عورت پوری کی پوری ذبح ہو جائے تو آدھی دیت۔ گویا عورت مرد
. عضو کے برابر بھی نہ ٹھہری۔ اس کا یہی قصور ہے کہ وہ ماں ہے وہ بیٹی ہے"
غیرہ شادمان وانٹرویو روزنامہ نوائے وقت و روزنامہ جنگ وغیرہ جس کا جواب
علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ اپنے مضمون میں جو بعد میں کتابی صورت میں "اسلام میں عورت کی دیت"
(باقی اگلے صفحے پر)

صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

مناسب کہ ان مختصر سطور کو بلحاظ حال مضامین الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی سے مسمی کیجئے اور بنظر تاریخ اعز النکات بجواب[۲۲] سوال ارکات لقب دیجئے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ آمین والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ

عبد المصطفےٰ احمد رضا خان

---

(۲۲) [illegible] باتیں کی جا رہی ہیں (اسلام میں عورت کی دیت مصنف [illegible] علامہ [illegible] کا [illegible] پھر یہ شخص لکھتا ہے کہ حجت صرف قرآن و سنت ہے اور [illegible] سے [illegible] ہیں ان کا کوئی حوالہ میں مسند کے طور پر تسلیم نہیں کرتا تو کیسٹ موجود ہے سن لیجئے جس کے پیچھے کوئی اجماع قطعی موجود نہیں جو اجماع کے بارے میں کہتا ہے کہ بعد کے آنے والے لوگ اس کو کیسے منسوخ کر سکتے ہیں [illegible] ہوا اجتہاد اور اس کا دائرہ کار [illegible] (القادری) صفحہ ۱۱ - تحقیقی سلسلہ [illegible] [illegible] صفحہ [illegible] بعد ایسے شخص کو مذہب حنفی سے خارج قرار دے کہ ملحد قرار دے رہے ہیں اور [illegible] میں اس قدر گستاخ ہیں امام صاحب کے خلاف مسلک [illegible] کے اجماعی [illegible] کو مانتے [illegible] حنفی اور سنی سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ - فقط [illegible] غلام سرور قادری خادم الحدیث و [illegible] مہتمم جامعہ [illegible] [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ۔ از غازیپور مرسلہ جہانگیر خاں ۱۵ صفر ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید دوچار کتابیں اردو کی دیکھ کر چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر ائمہ اربعہ سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا اس کو عمرو نے کہا کہ تو لامذہب جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر ومشہور و آحاد وعزیز وغریب وصحیح وحسن وضعیف ومرسل ومتروک ومنقطع وموضوع وغیرہ کی شناخت نہیں ہے۔ کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علما اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں اور ان کو بغیر تقلید کے چارہ نہیں تو ایک بغیر علم آدمی ہے جو عالموں کی خاک پا کی برابر نہیں ہے نہ معلوم اپنے تئیں تو کیا سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے اس کے جواب میں اس نے اس کو رافضی وخارجی وشیعہ وغیرہ بتایا بلکہ بہت سے کلمات سخت سست بھی کہے۔

لامذہب کسے کہتے ہیں ۔

حالانکہ لامذہب کہنے سے اس کی یہ غرض نہ تھی کہ تو خارج از اسلام ہے
بلکہ یہ غرض تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے اور
اس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے کی یہ تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا
کوئی مذہب نہیں ہے اور اس کی غرض شیعہ و رافضی بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک
امام کی تقلید کرتا ہے جیسے رافضی تین خلیفوں کو نہیں مانتے اور دوسرے یہ
کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی عمل کل دین محمدی پر نہیں ہو سکتا اور چاروں
اماموں کے مسئلے اخذ کرنے میں کل دین محمدی پہ بخوبی عمل ہو سکتا ہے آیا ان
دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق اور حکم شرع
کا ان دونوں کے واسطے کیا ہے جو ایک دوسرے کو سخت کلامی سے پیش آئے
امید کہ سب حقہ مہربانی کے مزین فرما کر ارشاد فرمائیں بینوا توجروا فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد الله ذی الجلالة والصلاة والسلام علی صاحب الرسالة الذی لا تجتمع
امته علی الضلالة وعلی آله وصحبه ومجتهدی ملته اولی الایدی والابصار والنبالة.

الجواب

اللّٰهم هداية الحق والصواب مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل کو دفتر طویل
درکار ہے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے رسالہ النهی الاکید عن الصلاۃ وراء
عدی التقلید اور فتاوائے مندرجہ البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة

جلد یازدہم فتاوائے فقیر مسمیٰ بہ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ
میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کیے یہاں بقدر ضرورت صرف اس مقدار پر کہ بطلان
کید زید ظاہر کرے اکتفا ہوتا ہے اس کا قول دو امر پر مشتمل اولاً بکمال زبان درازی
مقلدان حضرات ائمہ کرام علیہم الرضوان من الملک العلام کو معاذ اللہ رافضی خارجی
بتانا۔ دوم وہ تلبیس عجیب و تدلیس غریب کہ ترک تقلید میں تمام دین محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہے۔

علماء دین نے دوسری صدی کے بعد کسی ایک امام کی تقلید کو باتفاق واجب قرار دیا۔

امر اول کی نسبت ان کے امام الطائفہ کے علماً و نسباً دادا اور ربیعۃ پردادا
یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی گواہی کافی وہ رسالہ الضاف میں الضاف کرتے
ہیں بعد المائتین ظہر بینہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم و قل من کان لا یعتمد
علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذلک الزمان یعنی دو صدی کے
بعد خاص ایک مجتہد کا مذہب اختیار کرنا اہل اسلام میں شائع ہوا کم کوئی شخص تھا جو
ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو اور اس وقت یہی واجب ہوا انتہی
میں لکھتے ہیں وبالجملۃ فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالی العلماء وجمعہم علیہ
من حیث یشعرون اولا یشعرون خلاصہ کلام یہ کہ ایک مذہب کا اختیار

لہ ایک امام کی تقلید کے ساتھ ساتھ دوسرے اماموں کے مذاہب پر بھی عمل
کیے جاؤ۔ طاہر القادری کا مذہب۔

جناب طاہر القادری ایک ہی امام کے قائل نہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک امام کی تقلید کے دعوی کے
ساتھ ساتھ دوسرے اماموں کے مذاہب پر بھی عمل کیے جاؤ اسے وہ "اصول تلفیق" کا نام دیتے

کرلینا ایک راز ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے علماء کے قلوب میں القا فرمایا اور انہیں
اس پر جمع کر دیا چاہے اُس راز کو سمجھ کر اس پر متفق ہوئے ہوں یا بے جانے
زید بے قید دیکھئے کہ اس نے بشہادت شاہ ولی اللہ صاحب گیارہ سو برس سے
زائد کے ائمہ وعلما ومشائخ و اولیاء عامہ اہلسنت وجماعت کو معاذ اللہ
رافضی وخارجی بنایا اور اللہ عزوجل کے سرجلیل والہام جمیل کو جس پر اس نے اپنی
حکمت بالغہ کے مطابق علمائے امت کو مجتمع و متفق فرمایا۔ ضلالت وگمراہی ٹھہرایا۔

اہلسنت کا جنتی گروہ فقہ کے چاروں مذہبوں میں مجتمع ہے جو ان سے خارج ہے گمراہ اور جہنمی ہے۔

علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاشیہ در مختار

اگر [illegible] ہیں جبکہ ہمارے ائمہ نے "تلفیق" کو بالاجماع باطل قرار دیا ہے۔ [illegible]
لکھتے ہیں [illegible] کسی ایک کی تقلید کرتے ہوئے اصول "تلفیق" کے تحت دوسرے امام کا
اجتہاد بھی [illegible] ضرورت لینا چاہئے۔ عصر حاضر کی فقہی زندگی میں اسی اصول کے اطلاق
(اس پر عمل کرنے) سے نظام شریعت کے نفاذ اور اجتماعی زندگی میں وحدت کے فروغ کے
لیے راہ ہموار ہو سکتی ہے (اجتہاد اور اس کا دائرہ کار [illegible]) لیکن ہمارے ائمہ فرماتے
ہیں: ان الحکم الملفق باطل بالاجماع (درمختار [illegible]) یعنی حکم ملفق یعنی "تلفیق" پر
مبنی حکم بالاجماع باطل ہے۔ اس کی شرح میں علامہ طحطاوی فرماتے ہیں جیسے حنفی فقہ سے
کچھ لے کر اور شافعی فقہ سے کچھ لے کر دونوں کو ملا کر عمل کرنا [illegible] یہ اجماعاً باطل ہے (طحطاوی
علی الدرالمختار [illegible]) جبکہ ایک دیگر مکمل گیر ایک ہی امام کے مذہب اس کی فقہ پر عمل
کریں اسی کی فقہ میں سارے مسائل کا حل مل سکتا ہے۔

ہیں ناقل ہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب اربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمھم اللہ تعالیٰ ومن کان خارجاً عن ہذہ الاربعۃ فی ھذا الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار۔ یعنی اہلسنت کا گروہ ناجی اب چار مذاہب میں مجتمع ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اللہ تعالیٰ اُن سب پر رحمت فرمائے اب جو ان چار سے باہر ہے بدعتی جہنمی ہے۔ واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکی بترکی دیا یعنی علمائے اہل سنت تمہیں بدعتی ناری بتاتے ہیں ہم گیارہ سو برس تک کے اُن کے اکابر و ائمہ کو رافضی وخارجی بنائیں گے۔

بگذر کہ تو ہم درمیان ما ئلمیی مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے (آمین)

مگر پھر بھی زید بیچارے نے بہت تنزل کیا کہ صرف رفض وخروج پر قانع رہا اس کے پیشواؤں کا فر ومشرک تک کہتے ہیں وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

ابن عبدالوہاب نجدی، وہابیوں کا امام اپنے اور اپنے ماننے والوں کے سوا اگلوں پچھلوں کو کافر و مشرک قرار دیتا تھا"

ناپاک ترکہ اسی بے باک اخبث امام اول دین مستحدث یعنی ابن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے موافقان ناخر دمند لفرسے چند بے قید و بند آزادی پسند کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا اور خود اپنے باپ دادا استاذ، مشائخ کو بھی صراحۃً کافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا اور نہ صرف انہیں پر قانع ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو برس تک سب کے تمام علماء اولیا سب ائمہ امت مرحوم کو (خاک بدہن ناپاک) صاف صاف کافر بتاتا اور جو شخص اس کے جال میں پھنس کر اس کے دست شیطان پرست پر بیعت کرتا اس

سے آج تک اُس کے اور اُس کے ماں باپ اور اکابر علمائے سلف تا امام
سب کے کفر پر اقرار لیتا اور اگرچہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتا مگر مذاہب
ائمہ کو مطلقاً باطل جانتا اور سب پر طعن کرتا اور اپنے اتباع میں ہر ناشستہ
ناتراشیدہ کو مجتہد بننے کا حکم دیتا یہ دو چار حرف اردو کے پڑھ کر استر بے عنان
واشتر بے مہار ہو جانا بھی اسی خر نا مشخص کی تعلیم ہے خاتمۃ المحققین مولینا
امین الملۃ والدین سیدی محمد ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی رد المحتار
کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں:

کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم

ؔ۱ ابن عبد الوہاب نجدی اور طاہر القادری کا ایک ہی پروگرام ہے جیسے ابن عبدالوہاب
لوگوں کو اجتہاد کی دعوت دیتا جناب طاہر القادری بھی ہر ایک کو اجتہاد کرنے کی دعوت
دیتے اور ائمہ اربعہ کے بتائے ہوئے فتاویٰ پر عمل کرنے کی بجائے براہ راست قرآن و سنت
سے احکام و مسائل اخذ کرنے اور ائمہ کے اقوال کی طرف التفات نہ کرنے کی تلقین فرماتے
ہیں۔ ہر پڑھے لکھے کہلانے والے کو اس بات کا حق دیتے ہیں کہ وہ آئمہ مجتہدین کا مقلد ہونے
کے باوجود ان سے اختلاف کر سکتا ہے جیسا کہ ہم ان کی کتاب "اجتہاد اور اس کا دائرہ کار"
اور "تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب" کے حوالہ سے پہلے بیان کر چکے ہیں عوام کو دھوکا دینے
کے لیے جیسے ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کے ہم نوا اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے اور
کہتے ہیں اسی طرح جناب طاہر القادری بھی فرماتے ہیں کہ میرے گلے میں امام ابو حنیفہ کی تقلید
کا پٹہ پڑا ہوا ہے ماشاء اللہ اچھا پٹہ پڑا ہوا ہے ان کی سچی تقلید کو تقلید جامد کہہ کر لوگوں کو
برگشتہ کرے اور حنفی کہلائے۔

مشرکون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله تعالیٰ شوکتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف

یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانہ میں پیروان ابن عبدالوہاب سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو اُن کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں اس وجہ سے انھوں نے اہلسنت کا قتل اور ان کے علما کا شہید کرنا مباح ٹھہرالیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کیے اور لشکر مسلمین کو اُن پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ امام العلما سید سند شیخ الاسلام بالبلد الحرام سیدی احمد زینی دحلان مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب درر سنیہ میں اس طائفہ بے باک اور اس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عقائد کا ضلال خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا اور بیس حدیثوں میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا اس طائفہ تالفہ کے ظہور پر شرور کی طرف ایما و اشعار فرمانا بتایا ان بعض حدیثوں اور اُن سے زائد کی تفصیل فقیر کے رسالہ النہی الاکید میں مذکور یہاں اس کتاب مستطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۵

فهؤلاء القوم لا يعدون موحدا الا من تبعهم كان محمد بن عبد الوهاب ابتدع
هذه البدعة وكان اخوه الشيخ سليمان من اهل العلم فكان ينكر عليه انكارا
شديدا في كل ما يفعله او يامر به قال له يوما كم اركان الاسلام قال خمسة
قال انت جعلتها ستة السادس من لم يتبعك فليس بمسلم هذا عندك ركن
سادس للاسلام وقال رجل اخر يوما كم يعتق الله كل ليلة في رمضان
قال مائة الف وفي اخر ليلة يعتق مثل ما اعتق في الشهر كله فقال له لم يبلغ من
اتبعك عشر عشر ما ذكرت فمن هؤلاء المسلمون الذين يعتقهم الله تعالى وقد
حصرت المسلمين فيك وفيمن اتبعك فبهت الذي كفر وقال له رجل اخر هذا
الدين الذي جئت به متصل ام منفصل فقال حتى مشائخي ومشائخهم الى ستمائة
سنة كلهم مشركون فقال الرجل اذن دينك منفصل لا متصل فعمن اخذته قال
وحي الهام كالخضر ومن مقابحه انه قتل رجلا اعمى كان موذنا صالحا ذا
صوت حسن نهاه عن الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في المنارة بعد
الاذان فلم ينته واتى بالصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فامر بقتله
فقتل ثم قال ان الربابة في بيت الخاطئة يعني الزانية اقل اثما ممن
ينادي بالصلاة على النبي (صلى الله عليه وسلم) في المنائر وكان يمنع اتباعه
من مطالعة كتب الفقه واحرق كثيرا منها واذن لكل من اتبعه ان يفسر
القرآن بحسب فهمه حتى همج الهمج من اتباعه فكان كل واحد منهم يفعل ذلك ولو
كان لا يحفظ القرآن ولا شيئا منه فيقول الذي لا يقرؤ منهم لآخر يقرؤ اقراء
علي حتى افسر لك فاذا قرا عليه يفسره له برايه وامرهم ان يعملوا ويحكموا بما
يفهمونه وجعل ذلك مقدما على مكتب العلم ونصوص العلماء وكان يقول في
كثير من اقوال الائمة الاربعة ليست بشيء وتارة يتستر ويقول ان الائمة على

حق ويقدح في اتباعهم من العلماء الذين الفوا في المذهب الاربعة وحرروها ويقول انهم ضلوا واضلوا وتارة يقول ان الشريعة واحدة فمالهم لاتم جعلوها مذاهب اربعة هذا كتاب الله وسنة رسوله (صلى الله عليه وسلم) لانعمل الابهما كان ابتدأ ظهور امره في الشرق سنة ١١٤٣ه وهي فتنة من اعظم الفتن كانوا اذا اراد احد ان يتبعهم على دينهم طوعاً او كرهاً يأمرونه بالاتيان بالشهادتين اولاً ثم يقولون له اشهد على نفسك انك كنت كافراً واشهد على والديك انهما ماتا كافرين واشهد على فلان وفلان ويسمون له جماعة من اكابر العلماء الماضين فان شهدوا بذلك قبلوهم والا امروا بقتلهم وكانوا يصرحون بتكفير الامة من منذ ستمائة سنة و اول من صرح بذلك محمد بن عبد الوهاب فتبعوه في ذلك وكان يطعن في مذاهب الائمة واقوال العلماء ويدعى الانتساب الى مذهب الامام احمد رضي الله تعالى عنه كذباً وتستراً وزوراً والامام احمد بريئ منه ومن عجيب من ذلك انه كان يكتب الى عماله الذين هم من اجهل الجاهلين اجتهد وابحسب فهمكم ولا تلتفتوا لهذه الكتب كان فيها الحق والباطل وكان اصحابه لايتخذون مذهبا من المذاهب بل يجتهدون كما امرهم ويتسترون ظاهراً بمذهب الامام احمد ويلبسون بذلك على العامة فانتدب للرد عليه علماء المشرق والمغرب من جميع المذاهب ومن منكراته منع الناس من قراءة مولد النبي صلى الله عليه وسلم ومن الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم في المنائر بعد الاذان ومنع الدعاء بعد الصلاة وكان يصرح بتكفير المتوسل بالانبياء والاولياء وينكر علم الفقه ويقول ان ذلك بدعة۔

ا۔ء

یعنی یہ گروہ وہابیہ اپنے پیروں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے محمد بن عبدالوہاب
نے یہ نیا مذہب نکالا اس کے بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ اہل علم سے
تھے اس پر ہر فعل و قول میں سخت انکار فرماتے ایک دن اس سے کہا اسلام
کے رکن کے ہیں بولا پانچ فرمایا تو نے چھ کر دیئے چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ
کرے وہ مسلمان نہیں یہ تیرے نزدیک اسلام کا رکن ششم ہے اور

ایک شخص کا ابن عبدالوہاب نجدی سے اہم سوال کرنا اور اس کا لاجواب و حیران رہ جانا۔

ایک صاحب نے اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں کتنے بندے
ہر رات آزاد فرماتا ہے بولا ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے
میں آزاد فرمائے تھے ان صاحب نے کہا تیرے پیرو تو اس کے سوویں حصہ
کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ رمضان میں آزاد فرماتا ہے
تیرے نزدیک تو بس تو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں اس کے جواب میں
حیران ہو کر رہ گیا کافر اور ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تو لایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تک متصل ہے یا منفصل بولا خود میرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ چھ سو برس
تک سب مشرک تھے کہا تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا پھر تو نے کس سے
سیکھا بولا مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی اور اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے
کہ ایک نابینا متقی خوش آواز موذن کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلاۃ نہ
پڑھا کرا انہوں نے نہ مانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ پڑھی اس

نے اُن کے قتل کا حکم دے کر شہید کرا دیا کہ رنڈی کی چھوکری اُس کے گھر ستار
بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر بآواز بلند نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر درود بھیجنے والا اور اپنے پیرووں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا فقہ کی
بہت سی کتابیں جلا دیں اور انہیں اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے
موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے یہاں تک کہ کمینہ سا کمینہ کودن سا کودن
اُس کے پیرووں کا تو اُن میں ہر شخص ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت
بھی یاد نہ ہوتی جو محض ناخواندہ تھا وہ قرآن پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو
مجھے پڑھ کر سُنا تو میں اس کی تفسیر بیان کروں وہ پڑھتا اور یہ معنی گڑھت
پھر انہیں تفسیر ہی کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ
قرآن کے جو معنی تمہاری اپنی اٹکل میں آئیں انہیں پر عمل کرو اور انہیں
پر مقدمات میں حکم دو اور انہیں کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو
ائمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض ہیچ در پوچ بتاتا اور کبھی تقیہ کر جاتا اور کہتا کہ امام
تو حق پر تھے مگر یہ علما جو اُن کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف
کر گئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تخلیص کر گزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں
کو گمراہ کر گئے اور کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہا کو کیا ہوا کہ اُس کے
چار مذہب کر دیئے ۔ یہ قرآن و حدیث موجود ہیں ہم تو انہیں پر عمل کریں

گے مشرق[1] میں اس کے مذہب جدید نے ۱۱۴۳ھ سے ظہور کیا اور یہ فتنہ سخت
عظیم فتنوں سے ہوا جب کوئی شخص خوشی سے خواہ جبراً وہابیوں کے مذہب میں
آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک
تو کافر تھا اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ
سلف سے ایک جماعت کے نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ یہ سب کافر تھے
پھر اگر اس نے گواہیاں دے دیں جب تو مقبول ورنہ مقتول اگر ذرا انکار کیا
مروا ڈالتے اور صاف کہتے کہ چھ سو برس سے ساری امت کافر ہے اوّل اس
کی تصریح اسی ابن عبدالوہاب نے کی پھر سارے وہابی یہی کہنے لگے وہ ائمہ کے مذہب
اور علما کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے حنبلی ہونے کا ادعا
رکھتا حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بری و بیزار ہیں اور اس سے
عجیب تر یہ کہ اس کے نائب جو ہر جاہل سے بدتر جاہل ہوتے انہیں لکھ بھیجتا کہ اپنی
سمجھ کے موافق اجتہاد[2] کرو اور ان کتابوں کی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھو کہ ان میں حق و

---

[1] مشرق سے مراد نجد ہے کیونکہ نجد مکہ معظمہ کے مشرق میں واقع ہے۔

[2] ابن عبدالوہاب نجدی نے ہر کس ناکس کے لیے اجتہاد کا دروازہ کھولا تھا اب
طاہر القادری نے) ابن عبدالوہاب نجدی نے ہر کس ناکس کے لیے اجتہاد کا دروازہ کھولا تھا
اور اب طاہر القادری نے۔ چنانچہ اس کے ماہنامہ منہاج القرآن ماہ جولائی ۱۹۸۸ء میں اس کا
اپنا انٹرویو جو اس نے کویت کے اخبار "القبس" کو دیا تھا اس کی دلیل روشن ہے جس میں
یہ الفاظ ہیں "ودعا القادری الی فتح باب الاجتہاد" (صفحہ ۴۸)
یعنی طاہر القادری نے اجتہاد کے دروازہ کو کھولنے کی سب کو دعوت دی۔"

باطل سب کچھ ہے اُس کے ساتھی لامذہب تھے اس کے کہنے کے مطابق آپ مجتہد بنتے اور بظاہر جاہلوں کے دھوکا دینے کو مذہب [1] امام احمد کی ڈھال رکھتے یہ عیاں ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع مذاہب اس کے رد پر کمربستہ ہوئے اس کی بُری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتاتا اور انبیا و اولیا سے توسل کرنے والوں کو صراحتہً کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا [2]

---

[1] چنانچہ طاہر القادری نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا ہے کہ حنفی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر ساتھ ہی کہتا ہے کہ جب امام محمد و ابو یوسف مقلد ہونے کے باوجود امام صاحب سے اختلاف کرتے تھے اور اس کے باوجود وہ حنفی بھی تھے تو میں اختلاف کرلے سے حنفیت سے کیوں خارج ہوا وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ مجتہد المذہب تھے قرآن وسنت اور لغت عرب اور دیگر علوم جو ایک مجتہد کے لیے ضروری ہیں ان پر کامل عبور رکھتے تھے اور یہ کہ امام صاحب نے انہیں ان کی اہلیت وصلاحیت کی بنا پر حکم دیا تھا لیکن جناب کا مبلغ علم تو وہ ہے جس کا دلائل کے ساتھ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں لہٰذا آپ اپنے آپ کو امام صاحب کے ان تلامذہ کی جگہ کہ امام شافعی جیسے ائمہ بھی جن سے شاگردی کی نسبت رکھنے پر فخر محسوس کرتے ناقصور کرکے انکی توہین کرتے ہیں۔

[2] چنانچہ طاہر القادری بھی علم فقہ سے بیزار نظر آتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں "ہمارے قدامت پرست مذہبی ذہن نے (الا ماشاء اللہ) تقلید کو فی الواقع فکری تعطل میں بدل دیا ہے اور اجتہاد کو عملاً شجر ممنوعہ بنادیا ہے اس لیے جو فقہی کام آج سے کئی سو سال پہلے کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ہوا تھا اسے تمام تفصیلات وجزئیات سمیت ہر اعتبار سے آج کے دور کے لیے بھی من وعن کافی و وافی سمجھ لیا گیا ہے عام مذہبی طبقہ اسے عملاً اور واقعتہً (باقی اگلے صفحہ پر)

انتہی ملتقطاً۔

ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار اسمٰعیل دہلوی نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر ٹھیرایا۔

مسلمان دیکھیں کہ بعینہٖ یہی عقیدے ان ہندی وہابیوں کے ہیں پھر ان کے ہندی امام نے اسی نجدی امام کی کتاب التوحید صغیر سے سیکھ کر کفرِ مسلمین

اگرسنتہ سے پیوستہ (قرآن وسنت کی طرح ہمیشہ کے لیے حتمی وقطعی سمجھتا ہے اور اس سے جزوی اختلاف یا اس میں از سرِنو اجتہاد کو قطعی حرام تصور کرتا ہے (الی ان قال) اس لیے کتب فقہ وحی کا بدل تصور ہونے لگی ہے اور ان کی موجودگی میں نئے فقہی اجتہاد کو سراسر اسلام کے خلاف سازش تصور کیا جاتا ہے۔" (اجتہاد اور اس کا دائرہ کار صلا اشاعت دوم ۱۹۸۵ء!

- - - - -

قارئین غور فرمائیں، آخر اس سے پہلے بھی تو اہلسنت کے مفکر گزرے ہیں اور ضروریات میں ہر دور میں اضافہ ہوا ہے مگر کسی نے فقہ اور کتب فقہ کے بارے میں اس طرح سے بیزاری کا اظہار کیا؟ ہرگز نہیں کیونکہ ان میں بحمدہٖ تعالیٰ اس بات کی صلاحیت تھی کہ وہ اس فقہ میں کوئی ردوبدل کا تصور کیے بغیر اسی فقہ اور انہی کتب فقہ سے ہر دور کے نئے نئے مسائل کا حل پیش کرتے رہے ہیں جبکہ طاہر صاحب میں وہ صلاحیت نہیں۔ لہٰذا انہیں ہمارا مشورہ ہے کہ وہ کتب فقہ اور فقہ سے بیزاری اور ان میں تغیر وتبدل کا تصور کیے بغیر ان سے استفادہ کی اہلیت اپنے اندر پیدا کریں اور اس سے قبل انہیں کوئی مسئلہ درپیش آئے جس کا حل کتب فقہ میں انہیں نظر نہیں آتا ہو وہ ہم سے برخدمت لیں ان شاءاللہ انہی کتب فقہ سے ہی ہم وہ حل نکال کر پیش کریں گے وما توفیقی الا باللہ

پر وہ ننھی دلیل لکھی کہ صاف صاف خود اپنے اور اپنے ہم مشربوں سب کے کفر
پر مہر کر دی یعنی حدیث صحیح مسلم لایذھب اللیل والنھار حتی تعبد اللات و
العزی (الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم) بعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی قلبہ
مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الی دین ابائھم
مشکوۃ کے باب لاتقوم الساعۃ الا علی
شرار الناس سے نقل کر کے بے دھڑک زمانہ موجودہ پر جما دی جس میں حضور پرنور
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک
لات و عزی کی پھر پرستش نہ ہوگی اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے
گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے دل میں رائی کے دانے
برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں
کی پرستش بدستور جاری ہو جائے گی اس حدیث کو نقل کر کے صاف لکھ دیا سو
پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بدعقل اس کو اتنا نہ
سوجھا کہ اگر وہ یہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث میں خبر ہے تو واجب کہ روئے
زمین پر مسلمان کا نام و نشان نہ رہا چاہیے بالکل اب تو اور تیرے ساتھی نجد و ہند
کے سارے وہابی گرفتار خرابی کہاں بچ کر جاتے ہیں کیا تمہارا طائفہ دنیا کے
پردے سے کہیں الگ بستا ہے تم سب بدتر سے بدتر کافروں میں ہوئے جن کے
دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان کا لگاؤ نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں
کی پوجا میں ڈوبے ہوئے ہیں سچ آیا حدیث مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد
کہ حبک الشیء یعمی ویصم شرک کی محبت نے اس کفر دوست کو ایسا اندھا بہرا
کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار بیٹھا مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ
مشرک ٹھہریں اگرچہ پرائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہوا سہی کذلک یطبع اللہ علی

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وہابی صاحبو اپنے پیشواؤں کی تصریحیں دیکھیں جو اد
صدہا سال کے علما و اولیا و مقبولان خدا کو رافضی خارجی کہتے جاؤ اپنے گریبان میں منہ
ڈال کر دیکھو کہ تم بزور زبان و زور بہتان دوسروں پر تبرا بھیجتے ہو مگر ہند و نجد کے
سارے وہابی اپنے ہندی نجدی اماموں کی تصریح اور وہ دونوں امام معنوی کرام
خود اپنے اقرارات صریح سے کافر بے ایمان مشرک بت پرست شراب کفر سے
مخمور و بدمست ہیں اقرار مرد آزاد هر که چاه کن را چاه در پیش آسمان کا تھوکا حلق
میں آیا تف بر ماہ بر روئے خویش كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور یہیں سے ظاہر کہ لقب رافضی و خارجی کے مستحق
بھی یہی حضرات ہیں کہ چاروں ائمہ کرام اور ان کے سب مقلدین سے تبری کرتے
اور تصریحًا و تلویحًا سب پر تبرا بھیجتے ہیں بخلاف اہلسنت کہ سب کو امام اہلسنت
جانتے اور سب کی جناب میں عقیدت رکھتے سب کے مقلدوں کو رشد و ہدایت
پر مانتے ہیں طرفہ یہ کہ زید بیچارہ رافضیوں پر تین خلفا کے نہ ماننے کا الزام
رکھتا ہے۔

وہابیوں کا مذہب
کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو

حالانکہ اس کا امام مذہب خود حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا کو ماننا بھی
حرام و شرک بتاتا ہے اپنی کتاب تقویت ایمان جمال خراب میں صاف لکھتا
ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اسی میں کہتا ہے سب سے اللہ صاحب نے
قول و قرار لیا کہ کسی کو میرے سوا نہ مانیو ۔

نے فروعت محکم آمد نے اصول
شرم بادت از خدا و از رسول[1]

علی جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امر دوم کہ چاروں ائمہ کے مسائل لینے میں کل دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے اور ایک کی تقلید میں ناممکن یہ وہ پوچ وضو کا ضعیف
تکیہ ہے کہ نرے ناخواندہ بیچاروں کو سنا کر بہکالیں مگر جب کسی ادنیٰ طالب علم
یا صحبت یافتہ ذی فہم کے سامنے کہیں کہ خود ہی خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ماننا پڑے
اس مغلظ فاحشہ کا حاصل جیسا کہ ان کے خواص وعوام کے زبان زد ہے یہ کہ
چاروں مذہب حق ہیں اور سب دین متین کی شاخیں تو ایک ہی کی تقلید
سے گویا چہارم دین پر عمل ہوا بخلاف اس کے کہ کبھی کبھی ہر مذہب پر چلے کہ
یوں سارے دین پر عمل ہو جائے گا ۔

اقول اولاً یہ اس مدہوش کا جنونی خیال ہے جیسے دربار شاہی تک چار
سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گروہ ایک راہ پر ہو لیا
اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرات نے اسے بے جا حرکت سمجھا کہ جب چاروں
راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کیجئے پکارتا رہا کہ صاحبو ہر شخص
چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سنی ناچار آپ ہی تانا تننا شروع کیا کوس بھر
مشرقی راستہ چلا پھر اسے چھوڑا جنوبی کو دوڑا پھر اس سے بھی منہ موڑا غربی
کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی کو ہو لیا ادھر سے پلٹ کر پھر مشرقی پر آ رہا
تیلی کے بیل کو گھر ہی کوس پچاس عقلا سے پوچھ دیکھو لیے کو جنون کہیں
ہے۔

---

[1] نہ تمہارے فروع مضبوط آئے اور نہ ہی قائم رہے اصول تمہیں خدا اور رسول سے شرم آنا چاہیئے ۔

گے یا شیخ الخواص یہ مثال میری ایجاد نہیں بلکہ علمائے کرام و اولیائے عظام کا ارشاد
ہے اور اُن سے امام علام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے
میزان الشریعۃ الکبریٰ میں نقل فرمائی اور اس کے مشابہ دوسری مثال انگلیوں کے
پوروں کی اپنے شیخ حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی
یہ امام ہمام وہ ہیں جن کی اسی کتاب مستطاب سے اسی مسئلہ تقلید میں غیر مقلدان
زمانہ کے معلم جدید میاں نذیر حسین دہلوی براہ اغوا سند لائے اور اسی کتاب
میں اُن کی ہزار در ہزار قاہر تصریحوں سے کہ جہالات طائفہ کا پورا علاج تھیں
آنکھ بند کر گئے مگر کیا جائے شکایت کہ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ
بِبَعْضٍ؟ [1] اس نئے طائفہ کی پرانی خصلت جسے اس کی سیر دیکھنی منظور
ہو بعض احباب فقیر کا رسالہ سیف المصطفےٰ ۱۲۹۹ علیٰ ادیان الافترا مطالعہ کرے
ثانیاً کُل دین متین پر ایسے عمل کا صحابہ و تابعین و سائر ائمہ مجتہدین دین
کو بھی حکم تھا یا خدا و رسول نے خاص آپ ہی کے واسطے رکھا بر تقدیر ثانی یہ
اچھی دولت دین ہے جس سے تمام سرداران امت و پیشوایان ملت بازرہ کر
محروم گئے کیا ان کے وقت میں یہ اختلاف مذاہب نہ تھا یا انہیں نہ معلوم تھا
کہ ہم ناحق کل دین متین پر عمل چھوڑے بیٹھے ہیں۔

---

[1] تو کیا تم اللہ کی کتاب کے کچھ حصے کو مانتے ہو اور کچھ کے منکر ہو یہی حال جناب طاہر القادری کا
ہے کہ لفظ دیت کے معنی بیان کرتے ہوئے جن بیسیوں کتب فقہ کے حوالے دیئے انہی کتابوں میں موجود
"عورت کی نصف دیت" کے حوالوں سے آنکھ بند کر گئے۔ یہی بات جو اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ وہابیہ
کے پیشوا میاں نذیر حسین دہلوی کے بارے میں فرما رہے ہیں جناب طاہر القادری پر بھی مکمل طور پر
صادق آتی ہے۔

ثالثاً اُف رے مغالطہ کہ کل دین متین پر یک لخت عمل چھوڑنے
کا نام سارے دین پر عمل کرنا رکھا ہے

بر عکس نہند نام زنگی کافور

بھلا مسائل اختلافیہ میں سب اقوال پر ایک وقت میں عمل تو محال عقلی
ہاں یوں ہو کہ مثلاً آج امام کے پیچھے فاتحہ پڑھی کل نہ پڑھی مگر یہ کل دین
متین کے خلاف ہوا کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقتدی کو قرأت بعض اوقات
میں ناجائز تھی حاشا بلکہ ہمیشہ یا امام شافعی کی رائے میں ماموم پر فاتحہ احیاناً
واجب تھی حاشا بلکہ دواماً تو جو نہ دائماً تارک نہ دائماً عامل وہ قطعی
دونوں قول کا مخالف و منافی ہے ظاہر کہ ایجاب و سلب فعلی سلب و ایجاب
دوامی دونوں کا دافع و منافی اب تو کھلا کہ تم رفض و خروج دونوں کے جامع
کہ چاروں میں سے کسی کے معتقد نہ کسی کے تابع -

رابعاً جو امر ایک مذہب میں واجب دوسرے میں حرام مثلاً قرأت
مقتدی تو عامل بالمذاہب فی وقتین کو کیا حکم دیتے ہو آیا اسے ہمیشہ اپنے
حق میں حرام سمجھے یا ہمیشہ واجب یا وقت عمل واجب وقت ترک حرام
یا بالعکس یا جس وقت جو چاہے سمجھے یا کبھی کچھ نہ سمجھے یعنی واجب غیر واجب
حرام غیر حرام کچھ تصور نہ کرے یا مذاہب ائمہ یعنی واجب و حرام دونوں
کے خلاف محض مباح جانے شق اول تو نہیں ہو یہ ٹھہرتا ہے کہ حرام جان کر
ارتکاب کیا یا واجب مان کر اجتناب اور شق رابع پر دونوں پر صریح اجازت
قصد فسق و تعمد معصیت ہے اور شق ثالث مثل رابع کھلم کھلا
مُّذَبْذَبِینَ بَیْنَ ذٰلِکَ میں داخل ہونا کہ ایک ہی چیز کو آج
واجب جان لیا کل حرام مان لیا پرسوں پھر واجب ٹھہرا لیا دین نہ ہوا کھیل

ہیں ایک فعل کرے مگر خبردار یہ نہ سمجھے کہ خدا نے میرے لیے جائز کیا ہے لاجرم
شق ہفتم رہے گی اور نکل وہی کھلے گا کہ کل دین متین کا خلاف یعنی محصل جو اثر
فعل و ترک نکلا اور وہ وجوب و حرمت دونوں کے منافی۔ بالجملہ حضرات
براہ فریب ناحق چاروں مذہب کو حق جاننے کا ادعا کرتے اور اس دھوکے
سے عوام بیچاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتے ہیں ہاں یوں کہیں کہ ائمہ اہلسنت
کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلاف دین محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں
لہٰذا ان میں تنہا ایک پر عمل ناجائز و حرام بلکہ شرک ہے لاجرم ہر ایک کے دینی مسئلے
چن لیے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دیئے جائیں صاحبو یہ تمہارا خاص دلی عقیدہ
ہے جیسے تمہارے عمائد طائفہ لکھ بھی چکے پھر ڈر کس کا ہے یہ بلاد مدینہ طیبہ و
بلد حرام نہیں حجاز و مصر و روم و شام نہیں زیر سلطنت سنت و اسلام نہیں
کھل کر کہو کہ چاروں اماموں کے مذہب معاذ اللہ بے دینی ہیں کہ آخر دین و خلاف

(گزشتہ سے پیوستہ)
چھپنے والے اہم انٹرویو میں جس کے ساتھ مولانا اقدس علی خاں کے سوالوں کے جوابات بھی شامل ہیں فرماتے
ہیں "ہمارا طریقہ کسی کے کام پر تنقید کرنا نہیں ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ ہم اپنے دل میں
کسی جماعت (اہلحدیث۔ دیوبندی۔ بریلوی۔ اور شیعہ وغیرہ تمام مکاتب فکر جن کا پیچھے سوال میں
ذکر ہے) کے کام میں تنقید کا خیال تک نہیں لاتے۔" (پروفیسر طاہر القادری کا اہم انٹرویو صفحہ ۲)
اور جناب کا یہ فرمان آپ کے ایمان کی بھی نفی کرتا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے اگر اس کی طاقت نہیں تو زبان سے
روکے اور اگر اس کی طاقت نہیں تو دل میں برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے" لیکن جناب
تو دل میں تنقید کا خیال بھی نہیں لاتے۔ لہٰذا جناب کی ذات والا میں ایمان کا یہ کمزور ترین درجہ بھی نہیں لہٰذا
قارئین غور فرمائیں۔

ہوا یا کفار سوفسطائیہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کرلیں وہ نفس الامر میں ویسی ہی ہوجائے شق خامس پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عاماً شہراً ابداً مادر کنار عشلوعنہ اناً و بحرمعنا اناً لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد حرمت وقت ترک اعتقاد وجوب کی اجازت رہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالتناقضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے گا قطعاً فعل وترک روا مانے گا اس کا حکم اور اس کا منع بیہودہ ہے معذا یہ شق بھی استحالۂ اولی کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیئے ہوکہ آدمی نماز

لہ ایک چیز کو ایک لمحہ حلال اور دوسرے لمحہ حرام ٹھیرا تے ہیں جیسے جناب طاہرالقادری کہ کبھی تو جب وہ جھنگ وکالت کرتے تھے یا کالج میں لیکچرار تھے اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کا جھنگ کے دیوبندی مولوی حق نواز کے ساتھ سرکاری اور شہری معززین کی موجودگی میں مناظرہ کے دوران سیالوی صاحب کے معاون تھے اور دیوبندی مکتب فکر کو گستاخ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اس مناظرہ کی جو روداد شائع ہوئی ہے اور مناظرۂ جھنگ کے نام سے کتابی صورت میں اب بھی دستیاب ہے۔ اور سنی کتب خانوں سے مل سکتی ہے اس میں جناب کا اسم گرامی معاونین مناظرہ کی حیثیت سے یوں لکھا ہے "جناب محمد طاہر القادری ایڈووکیٹ" یہ الگ بات ہے کہ مناظرہ کے ختم ہونے کے بعد جناب خفیہ طور پر دیوبندی مولوی حق نواز سے جا کر ملے اور ان کے خلاف مناظرہ میں شمولیت اور معاونت پر معذرت خواہی فرمائی یہ ثقہ کی خبر ہے جو جناب کے سامنے شہادت لانے کو تیار ہیں تو دیوبندی مکتب فکر کے لوگ جناب کے نزدیک پہلے گستاخ رسول تھے اب دوسرا وقت یہ بھی آگیا کہ وہ جناب کے منہاج القرآن کے ممبر بھی ہیں اور آپ فخریہ طور پر فرماتے ہیں "ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچی ہے اور فرماتے رہیں کہ" میں تکفیری مہم کا فرد نہیں ہوں (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء) (باقی اگلے صفحہ)

دین کا مجموعہ ہرگز دین نہ ہوگا بلکہ یقیناً بے دینی والعیاذ باللہ رب العلمین۔

خامساً فقیر ایک لطیفہ تازہ عرض کرتا ہے جس سے غیر مقلدان عصر کی تمام جہالات کا دفعتہً تصفیہ ہو آجکل وہ محدث حادث جو سب غیر مقلدوں کے مقلد و امام معتمد ہیں یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتوی مصدقہ مہری و دستخطی میں کہ ان کے زعم میں رد تقلید تھا اور عن حیث لَا یَشْعُرُوْنَ اثبات تقلید) مع اخوان و ذریات اہل خواتم فرما چکے ہیں کہ جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو ایسا کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے بہت اچھا چشم ما روشن دل ما شاد اب بھی حضرت سے پوچھ دیکھئے کہ ائمہ اربعہ کے سوا کون کون مجتہد ہیں اسکا فتوے میں تصریح کی کہ امام الحرمین و حجۃ الاسلام غزالی و کیا ہراسی و ابن سمعانی وغیرہم ائمہ محض انتساب میں شافعی تھے اور حقیقۃً مجتہد مطلق اور اُسی میں لکھا بیشک جو منصف مزاج ہے وہ ہرگز امام شعرانی کے منصب کامل اجتہاد میں کلام نہیں کر سکتا۔ بہت بہتر کاش اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ کلام کرے یا ان اقراروں سے پھرے تو اسے مکہ معظمہ میں ترکی پاسٹ کا حوالہ دیجئے خود حضرت کے اقراروں سے ثابت ہو لیا کہ ان پانچوں اماموں کا قول بھی ہرگز گمراہی نہیں ہو سکتا اور جو ان کے فرمان پر چلے اصلاً مورد اعتراض نہیں جو اسے بدعتی کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے اب حضرات سے کہیے ذرا آنکھ کھول کر دیکھو غیر مقلدی بیچاری کا سودا ہو گیا۔ ملاحظہ تو ہو کہ یہی امام مجتہد شعرانی انہیں چاروں امام مجتہد سے اپنی میزان مبارک میں کس زور و شور سے وجوب تقلید شخصی نقل فرماتے اور اسے مقبول و مسلم رکھتے ہیں حیث قال علیہ رحمۃ ذی الجلال بہ صرح امام الحرمین و ابن السمعانی

والغزالی والکیا الہراسی وغیرھم وقالوا للتلامذتھم یجب علیکم التقید بمذھب امامکم ولاعذر لکم عنداللہ تعالٰی فی العدول عنہ

یعنی اس کی تصریح کی امام الحرمین و ابن سمعانی وغزالی وکیا ہراسی وغیرہم ائمہ نے اور اپنے شاگردوں سے فرمایا تم پر واجب ہے خاص اپنے مذہب کا پابند رہنا اگر ان کے مذہب سے عدول کیا تو خدا کے حضور تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا اب ایمان سے کہنا وجوب تقلید شخصی کی حقانیت کس شدومد سے ثابت ہوئی اور سارے غیر مقلدین کہ اسے بدعت وضلالت کہتے ہیں کیسے علانیہ خبیث بدعتی احبار ورہبان پرست ٹھہرے۔ والحمد للہ رب العٰلمین وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ واقعی سنت الٰہیہ ہے کہ گمراہوں پر خود انہیں کے قول سے حجت قائم فرماتا ہے ؎

ومنھا علٰی بطلانھا الشواھدُ

پھر نہ صرف ترک تقلید بلکہ بعونہ تعالٰی ساری نجدیت، ودی وہابیت الث سث (الٰہ العزیز انہیں ائمہ کرام کے ارشاد سے باطل ہوجائے گی حضرات ذرا ان اقراروں پر جے رہیں اور اپنے ایک ایک عقیدۂ زائغہ کا رد لیتے جائیں وباللہ التوفیق اصل تحریر ان مجتہد صاحب اور ان کے مقلدوں کی مہری بعض احباب فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کے پاس موجود۔

والحمد للہ العزیز الودود والصلوٰۃ والسلام علی النبی المحمود وآلہ وصحبہ الی یوم الخلود واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم وحکمہ عز شانہ احکم

عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی

کتبـــــــــــہ

ایک غیر مقلدہ وہابیہ عورت کا پوری شریعت پر مزہ دار عمل

وہابیوں کا مذہب کہ پھوپھی، بھتیجے اور سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے

امام غیر مقلدان مولوی نذیر حسین صاحب آنجہانی کے ایک معتقد خاص قربان علی بانسوی نے ان کے اور حیدر علی و عبدالحق و قنوجی وغیرہم وہابیہ کے اقوال و فتاویٰ پر مشتمل ایک رسالہ تحفۃ المومنین لکھا کہ مطبع نولکشور لکھنؤ میں بعد نظر ثانی مولف چھپا اس کے صفحہ پر ایک فتویٰ میں صاف لکھ دیا کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے جامع الشواہد میں ایک دوسرے غیر مقلد صاحب کا فتویٰ منقول کہ سوتیلی خالہ سے نکاح حلال ہے خود جناب نذیر حسین دہلوی صاحب نے ایک وقت فتویٰ دیا تھا کہ دودھ کے چچا کو بھتیجی روا۔ کلکتہ سندر یا پٹی سے ۱۲۷ھ میں سوال آیا تھا کہ ایک غیر مقلد نے اپنے ایک عالم کے فتوے سے اپنے ایک سگے بھانجے کی بیٹی سے نکاح کر لیا اور واقعی ؎

نہ گرہمیں مفتیاں ہمیں افتد
دخت و مادر حلال خواہد شد

ایک ہی امام کی پیروی کی بجائے ہر مذہب پر عمل کرنے کا لطیفہ

اب فرض کیجئے کہ انہیں فتووں پر عمل کر کے ایک غیر مقلدہ عورت وہابیہ نحلت نے صبح کے وقت اپنے سگے بھتیجے یا سوتیلے بھانجے یا دودھ کے چچا یا باپ کے ماموں صاحب سے نکاح کیا اور وہ حضرت بھی اسی کی طرح غیر مقلد وہابی تھے جنہوں نے اسے حلال و شیر مادر سمجھ لیا یا

جانے دیجئے یہ فتوے سنئے ہیں تو غیر مقلد صاحبوں کے پرانے پیشوا داود
ظاہری کے نزدیک تو جورو کی بیٹی حلال ہے جبکہ اپنی گود میں نہ پلی ہو لیوں
غیر مقلدہ نے اپنے سوتیلے باپ غیر مقلد سے نکاح کرلیا پھر دن چڑھے
ایک دوسرے غیر مقلد صاحب تشریف لائے اور اس نوجوان آفتِ جان
سے فرمایا کہ یہ نکاح باجماع ائمہ اربعہ باطل محض ہوا تو ہنوز بے شوہر ہے
اب مجھ سے نکاح کرلے غیر مقلدہ بولی کہ ہمارے مذہب کے مطابق تو ہوا
ہے اس پر وہابی مولوی صاحب نے بکمال شفقت فرمایا کہ بیٹی ایک ہی مذہب
پر نہ جما چاہیئے اس پہ شریعت پر عمل ناقص رہتا ہے بلکہ وقتاً فوقتاً ہر مذہب
پر عمل ہو کہ ساری شریعت پر عمل حاصل ہو غیر مقلدہ بولی کہ اچھا مگر نکاح کو تو گواہ
درکار ہے وہ اس وقت کہاں کہا اسے ناو ان لڑکی مذہب امام مالک میں گواہوں
کی حاجت نہیں ہیں اور تو اس پر عمل کر کے نکاح کرلیں پھر بعد کو اعلان کردیں گے
چنانچہ یہ دوسرا نکاح ہوگیا۔ دوپہر کو تیسرے غیر مقلد صاحب تشریف لائے کہ
لڑکی تو اب بھی بے نکاحی ہے ائمہ ثلٰثہ کے نزدیک اور خود حدیث کے حکم
سے بے گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا حدیث میں ایسیوں کو زانیہ فرمایا میں دو گواہ
لے کر آیا ہوں مجھ سے نکاح کرلو اس نے کہا اس وقت میرا ولی موجود نہیں
وہابی مولوی صاحب نے فرمایا بیٹی تو نہیں جانتی ہے کہ حنفی مذہب میں جوان
عورت کو ولی کی حاجت نہیں ہم اس وقت مذہب حنفی کا اتباع کرتے ہیں
اس بار سب کو تو ساری شریعت پر عمل کرنا تھا لہٰذا یہ تیسرا نکاح کرلیا تیسرے پہر
کو چوتھے غیر مقلد صاحب آدھمکے کہ بیٹی تو اب بھی بے شوہر ہے حدیث
فرماتی ہے کہ بے ولی کے نکاح نہیں ہوتا اور یہی مذہب امام شافعی صاحب
وغیرہ بہت ائمہ کا ہے میں تیرے ولی کو لیتا آیا ہوں کہ اب شرعی نکاح مجھ

سے ہو جائے اس نے کہا تم میرے کفو نہیں نسب میں بہت گھٹ کر ہو کہا تیرا
ولی راضی ہے تو بھی راضی ہو جا تو پھر غیر کفو سے نکاح اکثر ائمہ کے نزدیک
جائز ہے اسے تو پوری شریعت سے چلنا غرض چو تھا نکاح ان سے کیا نچوڑ
کے وقت دو گھڑی دن رہے پانچویں غیر مقلد صاحب بڑی تزک سے چمکے کہ
بیبی تو اب بھی کواری ہے ہمارے بڑے گرو ابن عبد الوہاب نجدی و
ابن القیم و ابن تیمیہ صاحبان سب حنبلی تھے حنبلی مذہب میں غیر کفو سے
نکاح صحیح نہیں اگرچہ عورت و ولی دونوں راضی ہوں یہ چوتھا تیرا کفو نہ تھا
اب مجھ سے نکاح کر غیر مقلدہ سجدۂ شکر میں گری کہ خدا نے چار ہی پہر میں
پانچویں مذہب کی پیروی دے کر ساری شریعت پر عمل کرا دیا یہ کہہ کر پانچویں
بار ان سے نکاح کر لیا۔ اب وہابی صاحب فرمائیں کہ وہ وہابیہ ایک کی جورو
ہے یا پانچوں کی اگر ایک کی ہے تو باقیوں کو اُس ایک ہی مذہب کی پابندی
پر کس آیت یا حدیث صحیح نے مجبور کیا ہے وہ کیوں نہیں مذاہب مختلفہ
پر عمل کر کے اُسے دوسروں کے لیے غیر محصنہ اور ہر ایک اپنی جورو نہیں
سمجھ سکتے اور وہ بیچاری وہابیت کی ماری کیوں پوری شریعت پر عمل سے
روکی جا رہی ہے اور اگر یوں اجازت ہے کہ لامذہبی کی بدولت پانچوں صاحب
اُسے اپنی جورو جانیں اور وہ پارسا نازنین پوری شریعت کو عمل کرنے کو
ہر شوہر کی باری میں ظاہری مالکی حنفی شافعی حنبلی پانچوں مذہب
پر عمل کراتی کرتی رہے تو ہم تو کیا عرض کریں گے مگر اپنے ہی ہم مذہب کی
بنائی ہوئی کتھا کا وہ مستزاد یاد کر لیجئے کہ —

درو پدی رانی مہا بھولی ارجن جی کی ناری

پانچوں پانڈے تن کو بھوگیں اپنی اپنی باری

کہو یہ کون دھرم ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ

تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

کتبہ ابو العلا محمد امجد علی اعظمی رضوی غفرلہ

الرجم الشہابی علی خداع الوہابیہ

۱۳ ھ ۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از شہر جیت پور ملک کاٹھیاوار مرسلہ جماعت میمان ۸ شوال سنہ ۲۵ حضرت کرام علمائے اہلسنت وارث علوم حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ اس باب میں کیا فرماتے ہیں ایک شخص مولوی رحیم بخش نامی لاہور کے رہنے والے نے مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کے لیے اردو کی کتابوں کا ایک سلسلہ بنایا ہے جس کا نام اسلام کی پہلی کتاب اسلام کی دوسری کتاب اسلام کی تیسری کتاب وغیرہ رکھا ہے ان کتابوں کا مصنف اسلام کی دوسری کتاب کے صفحہ ۳ سطر ۸ میں لکھتا ہے ان کتابوں میں بعض مقام میں جو لفظ اہل حدیث اور فقہا کا استعمال کیا گیا اس سے نہ اہل حدیث پر طعن مقصود ہے اور نہ فقہا کو معنی لغب حدیث کا لقب مد نظر ہے بلکہ اہل حدیث سے وہ لوگ مراد ہیں جو صرف صحیح حدیث پڑھ کر اس کو عمل کرتے ہیں کسی خاص مذہب کے پابند نہیں اور فقہا سے وہ لوگ مراد ہیں جو خاص کتب فقہ اور خاص مذہب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے پابند ہیں اور اپنے مذہب کی روایت کو زیادہ مانتے ہیں اس اختلاف کو اس سلسلے میں اس لیے بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں اکثر اہل حدیث اور فقہا کے اختلاف کا زیادہ چرچا ہے اور دونوں فریق کے لوگ بکثرت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں عام مسلمانوں کی تعلیم اور اتحاد مقصود ہے اور یہ اختلاف اسی اختلاف کے مشابہ ہے جو قدیم سے صحابہ اور ائمہ دین

میں چلا آیا ہے اور کتب فقہ وغیرہ میں اکثر حنفی شافعی وغیرہ کے نام سے مذکور ہے اصول دین میں سب متفق ہیں صرف بعض فروع میں مختلف ہیں فروعی اختلاف میں بھی سند رکھتے ہیں غایت یہ ہے کہ کسی کی دلیل قوی ہے اور کسی کی ضعیف اور جو ضعیف پر ہے وہ بھی اپنے نزدیک اس کو قوی سمجھتا ہے غرض نہیں اس میں تعصب ہے اور نہ کسی کی مخالفت منظور ہے محض اشاعت دین اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم مقصود ہے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ سطر ۸ میں لکھتا ہے حیض کی مدت میں علما کے یہ اقوال ہیں ایک دن رات دو دن رات، تین دن رات سات دن رات دس دن پندرہ دن اصل یہ ہے کہ یہ امر ہر عورت کی عادت اور طبیعت پر منحصر ہے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵ میں مرقوم ہے۔ پانی کی طبیعت پاک ہے تھوڑا بھرا بہت بند ہو یا جاری بو مزہ بدلنے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ سطر ۸ میں کہتا ہے ظہر کا وقت آفتاب کے ڈھلنے کے وقت سے اصلی سایہ کے سوا ایک مثل تک ہے بعض فقہا کے نزدیک دوسرے مثل تک بھی رہتا ہے لیکن مکروہ۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۷۵ سطر ۵ میں تحریر ہے جن نمازوں میں قصر کا حکم ہے یہ ہیں ظہر، عصر و عشا ان میں سنتیں بھی معاف ہیں پھر اسی کتاب کے صفحہ ۶۲ سطر ۸ میں لکھتا ہے جو شخص خطبے میں آکر شریک ہو دو رکعت سنت پڑھ کر بیٹھے جو شخص دوسری رکعت کے قیام سے پیچھے سے اس کا جمعہ نہیں ہوتا وہ ظہر پڑھے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ میں لکھتا ہے اگر ایک دن میں جمعہ اور عید ایک سے اکٹھے ہوں تو جمعہ میں رخصت آئی ہے اگر پڑھے تو بہتر ہے پھر مولوی رحیم بخش کی بنائی ہوئی اسلام کی تیسری کتاب کے صفحہ ۸۶ میں مذکور ہے طلاق تین قسم کی ہے احسن۔ جائز۔ بدعت۔ پھر طلاق بدعت کی نسبت اسی صفحے کی سطر ۹ میں

کہتا ہے۔ طلاق بدعت یہ ہے کہ ایک طہر میں تین طلاق پوری کر دے یا ایک
ہی دفعہ تین طلاق دیدے۔ پھر صفحہ ۸۷ میں کہتا ہے۔ طلاق بدعت بعض کے
نزدیک تو واقع ہی نہیں ہوتی اور بعض کے نزدیک ہوتی ہے لیکن مکروہ تین طلاق ایک
دفعہ میں یہ اختلاف ہے اگر تین طلاق ایک دفعہ دیدے تو کسی کے نزدیک، طلاق
ہے اور کسی کے نزدیک نہیں جیسے طلاق بدعت میں بیان ہوا ہے یہ مشتے نمونہ از
خروارے جو رحیم بخش مذکور کی صرف دو کتابوں میں سے مع نشان صفحہ وسطر
آپ کے حضور پیش کیا گیا ہے اب ارشاد ہو کہ مولوی رحیم بخش مذکور سنی حنفی پاک
دین ہے یا پکا کٹا وہابی غیر مقلد بد مذہب اور اس کی کتابوں میں سے جو مسائل
نکال کر لکھے گئے ہیں اور شناخت کے لیے ان پر لکیریں کھینچ دی گئی ہیں یہ مسائل
حنفیوں کے ہیں یا لامذہب وہابیوں کے پھر اگر مولوی رحیم بخش وہابی غیر مقلد ہے
اور اس کی کتابوں میں مسائل مخالف ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بصراحت موجود
ہیں تو سنی حنفیوں کے نادان بچوں کو ایسی برباد کرنے والی اور مقلدوں کو لامذہب
بنانے والی کتابوں کا پڑھانا جائز ہے یا حرام یا ناجائز پھر جو شخص قصداً سنی بچوں
کو ایسی کتابیں پڑھائے اور دوسرے نادانوں میں ان کی اشاعت کرے اور
ان کے پڑھنے کی ترغیب دلائے وہ شخص خود بھی پکا وہابی اور لامذہب ہے
یا نہیں اور جو شخص اس مصنف کو سنی حنفی بتائے اور مسائل مندرجہ کی نسبت
کہے کہ ایسے مسائل تو حنفیوں کی معتبر کتابوں ہدایہ وغیرہ میں بھی لکھے ہیں اور ایسا
اختلاف تو خود حنفیوں میں چلا آتا ہے اور کہے کہ ان کتابوں کا بچوں کو ایسی صورت
میں پڑھانا کہ ان کے باپ دادا اور شہر کے رہنے والے حنفی ہوں کچھ حرج نہیں
بلا کراہت جائز ہے وہ خود بھی کٹا وہابی پکا لامذہب دین کا چور سنیوں کا ٹھگ
ہے یا نہیں ان سب باتوں کا مفصل جواب عطا فرمائیں کہ ہم مسلمانان اہلسنت کو

دین کے فتنے سے بچائیے اور خداوند کریم سے اجر عظیم حاصل فرمائیے سائلان
ہم سُنی حنفی مسلمانان جیتپور ملک کاٹھیاوار۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

الحمد للہ الذی انجانا من کید الکائدین والصلاۃ والسلام علی من
رد فساد المفسدین وعلی آلہ وصحبہ والمجتہدین ومقلدیھم الی یوم الدین

شخص مذکور صریح غیر مقلد وہابی ہے اور حنفیوں کا صریح مخالف و بدخواہ
اور اُس کی یہ ناپاک کتاب یقیناً گمراہی و فساد پھیلانے والی اور عظیم دھوکا دے کر
حنفی بچوں کے دلوں میں بچپن سے لامذہبی و گمراہی کا بیج بونے والی ہے بچے جوان
کسی کو اس کتاب کا پڑھانا ہرگز جائز نہیں جو حنفی بچوں اور عامیوں میں ایسی
ضلالت مآب کتاب کی اشاعت کرتا اور اس کے پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے
حنفیہ کا دشمن حنفیہ کا بدخواہ خود غیر مقلد لامذہب گمراہی پسند گمراہ ہے جو حنفیہ
اس کے مصنف کو سنی حنفی کہے اور کہے کہ ایسا اختلاف خود حنفیہ میں چلا آتا ہے
اور ایسے مسائل خود ہدایہ وغیرہ کتب حنفیہ میں موجود ہیں اور ان کا پڑھنا بلاکراہت
جائز ہے وہ خود بھی متہم اور انہیں بد مذہبوں کی دُم ہے

**جو شخص غیر مقلدوں وہابیوں اور سنیوں کے درمیان فروعی اختلاف بتائے
اور ان میں اتحاد منائے وہ بد مذہب اور غیر مقلد ہے۔**

مصنف عیار کا اتنا لکھنا ہی اُس کی بد مذہبی و غیر مقلدی کے اظہار
کو بس تھا کہ وہ لامذہبوں کو جن کا نام اُس نے انہیں لامذہبوں سے سیکھ کر اہل

حدیث و محدثین رکھا ہے اور حنفیہ کرام کو ایک پلّے میں رکھتا ہے۔ اور ان کا اختلاف
مثل اختلاف صحابہ کرام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف فروعی بتاتا اور دونوں
فریق میں اتحاد رہتا ہے حالانکہ غیر مقلدین کا ہم سے اختلاف صرف فروعی نہیں
بلکہ بکثرت۔ اصول دین میں ہمارا ان کا اختلاف ہے ہماری "تمام کتب اصول بالاتفاق
ہیں کہ ہمارے اور جملہ ائمہ اہلسنت۔ کے نزدیک اصول شرع چار ہیں کتاب و سنت
و اجماع و قیاس۔

قارئین غور فرمائیں کہ اعلحضرت عظیم البرکتہ واضح طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص غیر مقلدوں وہابیوں اور سنیوں کے درمیان اختلاف کو فروعی قرار دے اور ان میں اتحاد مانے وہ لامذہب اور غیر مقلد ہے اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ کے اس فتویٰ سے جناب طاہر القادری بھی لا مذہب اور غیر مقلد قرار پاتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انہوں نے دیت کے مسئلہ میں حنفی مذہب کو خیر باد کہا بلکہ اجماع صحابہ و اجماع ائمہ کو پس پشت ڈالا ائمہ و فقہا کو اپنا فریق و مخالف کہہ کر ان کی تصریحات اور حوالہ جات کے ماننے سے کھلا انکار کیا ان کی مذاکرہ کی کیسٹ موجود ہے۔ راقم نے کئی علماء کو اور خود طاہر صاحب کے بعض ساتھیوں کو سنائی ہے راقم کے پاس ان کا تصدیقیں موجود ہیں۔ حضرت علامہ قبلہ کاظمی صاحب علیہ الرحمتہ نے وہ کیسٹ سنی مفتی عبد القیوم ہزاروی، مولانا محمد صدیق ہزاروی مولانا حافظ عبدالستار سعیدی مولانا مفتی عبد العلیم سیالوی و مولانا محمد بشیر نقشبندی، مولانا محمد عمر ڈیروی مولانا محفوظ الحق و مولانا عبد الرحمن جامی و مولانا مفتی محمد حسین قادری (سکھر) پیرزادہ ظہیر الدین بابر مولانا ابو الاعجاز وغیرھم نے یہ کیسٹ خود سنی اور تصدیق کر دی مولانا خلیل اشرف مولانا اللہ یار اشرفی بھی سننے والوں میں شامل ہیں نیز طاہر القادری صاحب کے رسائل بھی موجود ہیں وہ تمام مکاتب فکر سنی، شیعہ، اہلحدیث اور دیوبندی کے درمیان اختلاف کو فروعی قرار دے چکے" یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان اعتقادی قدریں سب مشترک ہیں" پھر لکھتے ہیں کہ ان میں اگر کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی عملی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے اس سے عقائد اسلام پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ افرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے صـ۹ـ) اس کا جواب انہوں نے اپنے خط میں جو مولانا القدس علی خان کو بھیجا یہ دیا کہ ہم ان مسالک اور مکاتب فکر کی بات کر رہے ہیں جو علی التحقیق مسلمان ہیں۔" خط مذکورہ صـ۲ـ " مولانا القدس علی خان صاحب اس سے مطمئن

نہیں ہوئے۔ اس خط میں انہوں نے ان مسالک کا نام نہیں لیا جو ان کے نزدیک ایک
علی التحقیق مسلمان ہیں البتہ علی رحیدرآباد کو انٹرویو دیا جسے انہوں نے ٹیپ بھی کرلیا اور
اس کی کاپی انہوں نے راقم کو بھیجی اور وہی پندرہ روزہ رسالہ "دید شنید" میں بھی شائع
ہوئی اس میں انہوں نے واضح کردیا کہ ان کی مراد حنفی شافعی مالکی اور حنبلی ہے یہ
جواب قطعی غلط اور فریب ہے کیونکہ فرقہ کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے۔ حنفی شافعی
اور مالکی وحنبلی حضرات کے بارے میں نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ فرقے نہیں اور نہ ہی ان
میں سے کوئی فرقہ پرست ہے اور نہ ہی اس ملک پاکستان میں شافعی مالکی حنبلی کے
لوگ ہیں (الا ماشاء اللہ) اور نہ ہی یہاں حنفی شافعی جھگڑے ہوتے ہیں نیز اس
کتاب میں انہوں نے کہیں شافعیوں حنفیوں اور مالکیوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس
کے برعکس انہوں نے اس کتاب میں لکھا ہے۔ اگر خدانخواستہ سرزمین پاک پر دشمن
کے قدم پہنچ گئے اور وہ اپنے قدم گاڑنے میں کامیاب ہوگیا تو ہمارا حشر دوسروں
سے مختلف نہ ہوگا پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا! ور نہ
دیوبندی اور نہ کوئی اہلحدیث اور نہ کوئی شیعہ۔ فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے (۹۹)
اس صراحت کے بعد اس کو فریب نہیں کہا جائے گا کہ ان کی مراد یہ فرقے نہیں
حنفی شافعی اور مالکی وحنبلی ہیں نیز ان کا یہ کہنا کہ " اگر مسئلہ سنت صحیحہ سے ثابت
ہو تو آثار صحابہ وتابعین اور اقوال ائمہ کی طرف التفات نہیں کیا جائیگا (تحقیق مسائل
کا شرعی اسلوب ص۲۲ کیا وہی غیر مقلدوں اور وہابیوں کا عقیدہ نہیں ہے؟ ضرور
وہابیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے ملاحظہ ہو رسول اللہ صلعم کی حدیث کے ہوتے ہوئے
کسی فقیہ یا مجتہد کی رائے ہمارے لیے حجت نہیں۔" (الھدیۃ السنیہ مولفہ شیخ
سلیمان بن سحمان نجدی صفحہ ۴۹ طبع امرتسر ۱۹۲۷ء) حالانکہ ہم اعلیحضرت کے
حوالے سے پہلے لکھ چکے ہو آپ نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا
قول مفصل سے نقل کیا کہ " حدیث علماء کے لیے سخت گمراہ کن ہے سوائے مجتہدین کے"

لامذہبوں نے اجماع وقیاس[1] کو بالکل اڑا دیا ان کا پیشوا
صدیق حسن بھوپالی لکھتا ہے قیاس باطل و اجماع بے اثر آمدان کا تمام کتابیں
اس سے پڑھیں کہ وہ سوا قرآن وحدیث کے کسی کا اتباع نہیں کرتے
اور اجماع وقیاس کے سخت منکر ہیں اور ہمارے ائمہ نے اجماع وقیاس
کے ماننے کو ضروریات دین سے گنا ہے اور ان کے منکر کو ضروریات دین کا منکر
کہا ہے اور ضروریات دین کا منکر کافر ہے پھر ہمارا ان کا اختلاف فروعی کیسے
ہو سکتا ہے مواقف و شرح مواقف موقف اوّل مرصد خامس مقصد سادس
میں ہے کون الاجماع حجة قطعية معلوم بالضرورة من الدين یعنی اجماع کا حجت
قطعی ہونا ضروریات دین سے ہے کشف البزدوی شریف میں ہے قد ثبت
بالتواتر ان الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عملوا بالقياس وشاع وذاع ذالك
فيما بينهم من غير رد وانكار۔ یعنی تواتر
سے ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم قیاس پر عمل فرماتے تھے اور یہ ان میں مشہور
معروف تھا جس پر کسی کو اعتراض وانکار نہ تھا اسی میں امام غزالی سے ہے
قد ثبت بالقواطع من جميع الصحابة الاجتهاد والقول بالرأى والسكوت
عن القائلين به وثبت ذلك بالتواتر فى وقائع مشهورة ولم ينكرها احد
من الامة فاورث ذلك علما ضروريا فكيف يترك المعلوم ضرورة

---

[1] نوٹ : یہ حاشیہ صفحہ ۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں

ـلہ   اسی طرح طاہر القادری نے بھی اجماع و قیاس کو اڑا دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "قانون کا مصدر اصلی صرف اللہ اور رسول ہی ہیں اور لکھتے ہیں " قرآن سنت کا ناسخ ہو سکتا ہے سنت قرآن کی نہیں البتہ احناف کے مطابق سنت متواترہ اور مشہورہ قرآن کی تخصیص و تقیید ہو سکتی ہے۔" (تحقیق مسائل ص۲۳) پھر لکھتے ہیں۔" بعض علماء نے نسخ القرآن بالسنۃ کو جائز رکھا (یعنی احناف نے) لیکن ہمارے (پروفیسر کے) نزدیک یہ درست نہیں قرآن کی آیت صرف قرآن ہی سے منسوخ ہو سکتی ہے سنت سے نہیں (اجتہاد اور اس کا دائرہ کار ص۱۰) قارئین دیکھئے کیا پروفیسر صاحب نے یہاں احناف کا مذہب بیان کرنے کے بعد صاف صاف نہیں کہہ دیا کہ ہمارے نزدیک یہ (مذہب احناف) درست نہیں؟ تو کیا پروفیسر صاحب کو حنفی تصور کیا جائے ہرگز نہیں۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۹ پر لکھا کہ صحابہ کے اجماع کے علاوہ کوئی ایک اجماع بعد کے دور کے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے جبکہ مسلک حق یہ ہے کہ اجماع صحابہ اور ان کے بعد کے علماء مجتہدین کا اجماع جس میں اہل زمانہ میں سے کسی بھی مجتہد نے اختلاف نہ کیا ہو کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ وہ بمنزلہ آیت قرآن ہے البتہ جس اجماع کے بارے میں ہے کہ وہ بعد کے اجماع سے منسوخ ہو سکتا ہے یہ وہ اجماع ہے جس میں پہلے انعقاد اجماع کے وقت کسی مجتہد نے اختلاف کیا (ملاحظہ ہو توضیح وتلویح کلاں صفحہ ۲۱۱)

جو شخص غیر مقلدوں، وہابیوں اور سنیوں کے درمیان فروعی اختلاف بتائے اور ان میں اتحاد منائے وہ بد مذہب اور غیر مقلد ہے۔

نیز قطعی دلیلوں سے ثابت ہے کہ جمیع صحابہ کرام اجتہاد و قیاس کو مانتے تھے اور اس کے ماننے والوں پر انکار نہ کرتے تھے اور یہ مشہور واقعوں میں تواتر کے ساتھ ثابت ہوا اور امت میں کسی نے اس کا انکار نہ کیا تو اس سے علم ضروری پیدا ہوا تو جو بات ضروریات دین سے ہے کیونکر چھوڑ دی جائے گی درمختار کتاب السیر باب المرتد میں ہے الکفر تکذیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی شیء مما جاء بہ من الدین ضرورۃ

یعنی ضروریات دین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں سے کسی شے کا انکار کفر ہے بالخصوص امام الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے قیاس سے ان گمراہوں کو جس قدر مخالفت ہے عالم آشکارا ہے ان کی کتابیں ظفر المبین وغیرہ امام و قیاسات امام پر طعن سے مملو ہیں اور فتاوی عالمگیری جلد ثانی صفحہ ۲۴۹ میں ہے رجل قال قیاس ابی حنیفۃ حق نیست یکفر کذا فی التاتارخانیۃ یعنی جو شخص کہے کہ امام ابوحنیفہ کا قیاس حق نہیں وہ کافر ہو جائے گا ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے۔

ثانیاً یہ چالاک مصنف خود اقرار کرتا ہے کہ اسے کسی فریق سے مخالفت
نہیں یہ بات لا مذہب بے دین ہی کی ہو سکتی ہے جسے دین و مذہب سے کوئی
غرض نہیں ورنہ دو متخالف فریقوں میں مخالفت نہ ہوتی کیونکہ معقول ثالث
مذہبوں کا اہلسنت کے ساتھ اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام ہے بتانا صراحتاً
نہیں اہلسنت بتانا ہے حالانکہ ہمارے علما صاف فرماتے ہیں کہ وہ گمراہ
بدعتی جہنمی ہیں طحطاوی علی الدر المختار جلد ۳ مطبع مصر صفحہ ۱۵۳ میں ہے

هذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة وهم الحنفيون والمالكيون
والشافعيون والحنبليون رحمهم الله ومن كان خارجا عن هذه الاربعة في هذا

جو کہے کہ اسے کسی فرقے یا گروہ یا کسی فریق سے مخالفت نہیں وہ لامذہب و بے دین ہے۔

اعلیٰحضرت کے ایک فتویٰ کی رو سے طاہر القادری لامذہب اور بے دین ہے۔

قارئین غور فرمائیں کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا ارشاد کہ "جو خود اقرار کرتا ہے کہ اسے کسی فریق سے مخالفت نہیں وہ لامذہب و بے دین ہے۔" جناب طاہر القادری پر صادق آتا ہے یا نہیں؟ اور آتا ہے کیونکہ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ "ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچی ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ان میں سے کوئی مرتد و بے دین کہتا ہے (غیر مقلد وہابی) کوئی نہیں کہتا ہم انہیں مطعون نہیں کرتے ہم غیر حنفی الذہب (غیر مقلد وہابی اور شیعہ) کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ہم دوسرے مسالک (دیوبندی و غیر مقلد شیعہ وغیرہ) کے اساتذہ بھی کا بشرطیکہ وہ ہمارے مطلوبہ علمی معیار پر پورے اترتے ہیں اپنے منہاج القرآن کے اداروں میں شریک کر لیتے ہیں یعنی مسلک کو ذاتی اور نجی مسئلہ سمجھتا ہوں میری سوچ یہ ہے کہ کتاب و سنت پر ترجیحاً انحصار کیا جائے اجماع و قیاس کو اہمیت نہیں دیتے اسی صورت میں ہم بیشتر مسائل کا حل (اپنے نام نہاد اجتہاد سے) تلاش کر سکتے ہیں اور بہت سی الجھنوں سے (جو اجماع اور قیاس سے ہمارے اجتہاد کے پیش آسکتی ہیں۔ جیسے دیت کا مسئلہ (وغیرہ) نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ جب آپ (سنی حنفی کہلانے والے لوگ) مسلک کے اکابر (امام اعظم یا دیگر ائمہ) کی رائے اور فتویٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی حیثیت دیتے ہیں تو فرقہ واریت کا آغاز ہوتا ہے۔ اسلام میں خدا اور رسول

نہ ماننے والا کافر ہے ان کے بعد کسی ہستی کو یہ اعزاز حاصل نہیں کہ ان
ننے والا کافر کہلائے (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء) اس سے معلوم ہو کہ
ابوبکر صدیق و عمر فاروق کی امامت و خلافت جو اجماع امت سے ثابت ہے
انکار کرے خواہ وہ ائمہ مجتہدین اور بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہ کے قیاس و اجتہاد کا انکار و
کرے خواہ وہ ائمہ مجتہدین اور بالخصوص امام اعظم کو کافر کہا (ملاحظہ فتاوی
عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۶۴ - ۲۷۱) اور اپنے انٹرویو میں کہتے ہیں ۔ " سو بحمداللہ طریقہ
پر تنقید کرتا نہیں ہے اللہ کا فضل ہے کہ ہم اپنے دل میں بھی کسی جماعت (اہلحدیث،
دیوبندی اور شیعہ وغیرہ جن کا سوال میں ذکر ہے) کے کام پر تنقید کا خیال تک نہیں لاتے

(پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا اہم انٹرویو طبع سیالکوٹ صفحہ ۳)

الزمان فھو من اھل البدعۃ و الضلال یہ نجات والا گروہ یعنی اہلسنت وجماعت
آج چار مذہب حنفی مالکی، شافعی حنبلی میں جمع ہوگیا ہے اب جو ان چار سے باہر
ہے وہ بد مذہب جہنمی ہے اور جو بد عقیدہ جہمیوں کو اہلسنت جانے اور ان کا
خلاف مثل اختلاف صحابہ جانے خود بدعتی ناری جہنمی ہے بہرحال اس بیان
سے غیر مقلدوں لا مذہبوں کی وقعت و توقیر مسلمانوں بچوں کے دلوں میں جمے
گی کہ اُن کا اختلاف مثل اختلاف صحابہ کرام ہے اور حدیث میں ہے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم
الاسلام جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اُس نے دین اسلام کے ڈھانے پر
مدد دی مشکوۃ شریف صفحہ ۲۳ تو اس کتاب کا نام اسلام کی کتاب رکھنا نہ تھا
بلکہ اسلام ڈھانے کی کتاب تھا منشا اس مصنف عیار نے ناداں مسلمانوں اور
ان کے بے سمجھ بچوں کو کیسا سخت فریب شدید دھوکا دیا ہے یہاں تو لکھ دیا
کہ وہ کسی مذہب سے تعصب نہیں رکھتا ملک میں فقہا و اہل حدیث دونوں
بکثرت موجود ہیں اور اس سلسلے میں عام مسلمانوں کی تعلیم مقصود ہے اس لیے
دونوں فریق کا اختلاف اس میں بیان کر دیا ہے جس سے ظاہر ہوا کہ وہ ہر جگہ
مذہب فریقین بیان کر دے گا کہ ہر فریق والا اپنا مذہب جان لے مگر اس نے
صراحۃً اس کے خلاف کیا کہیں کہیں اختلاف بتایا اور وہاں بھی جا بجا دوسروں
کے مذہب کو اصل حکم مسئلہ ٹھہرایا اور حنفیہ کے مذہب کو کمزور کر کے کہا کہ بعض
یوں کہتے ہیں اور بہت جگہ صرف لا مذہبوں کے مسئلے لکھے جو مذہب حنفی
کے صریح خلاف ہیں اور اصل اختلاف کا پتا بھی نہ دیا جس سے مسلمانوں کے
بچے اس مذہب مخالف پر جم جائیں اور اپنے مذہب کی خبر بھی نہ پائیں اگر

وہ ابتدا میں اختلافات بتانے کا وعدہ نہ کرتا تو دھوکا اتنا سخت نہ ہوتا جب
مسلمان جانتے کہ اس کتاب میں حنفیہ وغیرہ حنفیہ سب کے مسائل گھال میل
بے تمیز ہیں تو مسلمان اس کتاب سے بچتے اب کہ ان کو یہ دھوکا دیکہ جہاں اختلاف
ہے دونوں مذہب بتا دیئے جائیں گے تو ان کو اطمینان ہو گیا کہ اپنا مذہب لیں
گے دوسروں کا چھوڑ دیں گے اب کیا یہ ہو گیا کہ کہیں کہیں اختلاف بتا کر بکثرت
مواقع پر مذہب لکھا دوسروں کا اور اختلاف اصلا نہ بتایا تو ناواقفوں کو صاف
بتایا کہ یہ مسئلے متفق علیہ ہیں ان پہ بے تکلف عمل کرو یہ کتنی بڑی دغابازی اور
مسلمان بچوں کی بدخواہی ہے اس کی نظیر یہ ہے کہ کوئی شخص سبیل لگائے اور
اشتہار دے کہ جو آبخورے ناپاک یا تمہارے مذہب کے خلاف ہیں
ان پر چٹ لگا دی ہے اور بعض پر تو چٹ لگائے باقی بہت ناپاک آبخورے
بے چٹ کے ملا دے تو وہ صراحتہً بے ایمانی و دغابازی کر رہا ہے اگر وہ اتنا ہی
کہہ دے کہ ان میں کچھ آبخورے نجس بھی ہیں تو کوئی مسلمان انہیں ہاتھ نہ لگاتا چٹ
کے دھوکے نے مسلمانوں کو فریب دیا غیر مقلدوں کے طور پر سوئر کی چربی حلال اور
شراب وخون پاک ہے یہ کتاب ایسی ہوئی کہ کسی غیر مقلد نے کوئی عام دعوت کی
اور اعلان کر دیا کہ جس سالن میں گھی ہے وہ حنفیہ کے لیے پکایا ہے اور جس میں
سوئر کی چربی ہے وہ ان غیر مقلدوں اہلحدیث کے لیے پکایا ہے اور اس کی نشانی
یہ ہے کہ حنفیہ کا کھانا چینی کے برتنوں میں ہے اور غیر مقلدوں کا پیتل کے
بڑے میں اور پھر کرے یہ کہ بہت سالن سوئر کی چربی والا چینی کے برتنوں
میں رکھ دے ہر ذی عقل صاحب انصاف یہی کہے گا کہ یہ شخص سخت مفسد
ہے اور بڑے فساد کا بیج بوتا ہے اس وقت اس کی دوسری کتاب ہمارے
پیش نظر ہے اس سے اسی قسم کے جس اقوال التقاط کیے جاتے ہیں (۱) کچھ

سر کا مسح فرض ہے حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ حنفیہ کرام کے نزدیک ربع سر کا مسح فرض ہے اگر ربع سے کم کا کرے گا ہرگز نہ وضو ہوگا نہ نماز ہوگی ہدایہ صفحہ المفروض فی مسح الراس مقدار الناصیة وھو ربع الراس

(۳) صفحہ ۳۰ بول و براز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے خون نکلنے اور قے کرنے سے وضو بہتر ہے حنفیہ کے نزدیک خون بہہ کر نکلے یا منہ بھر کر قے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے وضو کرنا فقط بہتر ہی نہیں بلکہ فرض ہے ہدایہ صفحہ ۲۲- نواقض الوضوء الدم والقئ ملاء الفم (۴) حاشیہ صفحہ ۹ بعض کے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے گو ٹوٹنے پر کوئی دلیل کافی نہیں تاہم اختلاف سے باہر نکلنا بہتر ہے نکسیر کا بھی یہی مسئلہ ہے یہاں صراحتہً نکسیر کے بارے میں حنفی مذہب کے مسئلہ کو بے دلیل کہا اور اس سے وضو بہتر بتایا حالانکہ حنفیہ کے نزدیک اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ہدایہ صفحہ ۲۵ لو نزل من الراس الی ما لان من الانف نقض الوضوء بالاتفاق

(۵) صفحہ ۱۰ غسل کے فرائض میں صرف اتنا لکھا کہ سارے بدن پر پانی ڈالنا فرض ہے حالانکہ مذہب حنفی میں غسل کے تین فرض ہیں کلی اور ناک میں پانی پہنچانا اور سارے بدن پر پانی ڈالنا ہدایہ صفحہ ۲۶ فرض الغسل المضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن (۶) صفحہ ۱۳ وہ کہ مسائل سے دربارۂ حیض نقل کیا اصل یہ ہے کہ یہ امر ہر عورت کی عادت و طبیعت پر منحصر ہے یہ صراحتہً مذہب حنفی کا رد ہے حنفیہ کے نزدیک حیض نہ تین رات دن سے کم ہو سکتا ہے نہ دس رات دن سے زاید ہدایہ صفحہ ۴۲ اقل الحیض ثلثة ایام ولیالیھا وما نقص من ذلک فھو استحاضة واکثرہ عشرة ایام والزائد استحاضة - (۷) صفحہ ۱۵

وہ کر سائل نے نقل کیا کہ پانی کی طبیعت پاک ہے حنفیہ کے نزدیک تھوڑا پانی ایک قطرہ نجاست سے بھی پاک ہو جائے گا یہاں جو اس غیر مقلد نے فقط مزے اور بو کے بدلنے پر مدار رکھا اجماع تمام امت کے خلاف ہے کہ نجاست کے سبب رنگ بدلنے سے بھی بالاجماع پانی ناپاک ہو جائے گا اگرچہ مزہ و بو نہ بدلے درمختار باب المیاہ وینجس الماء القلیل بموت بط وبتغیر احد اوصافہ من لون او طعم او ریح ینجس الکثیر ولو جاریا اجماعا اما القلیل فیخبس والا لم یتغیر

(۸) صفحہ ۳۵ عشا کی نماز کا وقت آدھی رات تک اور وتروں کا اخیر رات تک ہے یہ نہ فقط حنفیہ بلکہ آئمہ اربعہ کے خلاف ہے چاروں اماموں کے نزدیک عشا کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے درمختار وقت العشاء والوتر الی الصبح میزان الشریعۃ الکبرٰی وقت العشاء یدخل اذا غاب الشفق عند مالک والشافعی واحمد ویبقی الی الفجر

(۹) صفحہ ۳۶ پردہ زیر ناف سے گھٹنوں کے اوپر تک فرض ہے حنفیہ کے نزدیک گھٹنے بھی ستر میں داخل ہیں تو نماز میں گھٹنے کھلے رکھنے کی اجازت حنفی مذہب کے خلاف بھی ہے اور نماز میں بے ادبی کی تعلیم بھی درمختار الرابع ستر عورتہ وھو للرجل ما تحت سرتہ الی ما تحت رکبتہ

(۱۰) صفحہ ۳۷ آزاد عورت کو منہ اور ہاتھ اور پاؤں کے سوا سب بدن کا چھپانا فرض ہے باندی کو اکثر منہ اور ہاتھ اور پاؤں کے سوا پیٹ اور پیٹھ اور باقی جسم کا چھپانا فرض ہے یہ شخص باندی کا عجب حکم گھڑ رہا ہے کہ نہ فقط حنفیہ بلکہ تمام امت کے خلاف اس نے آزاد عورت اور باندی کا حکم صرف ایک رکھا کہ منہ اور ہاتھ اور پاؤں کے سوا باقی بدن کا چھپانا دونوں پر فرض کیا فقط فرق یہ رکھا کہ آزاد عورت کے لیے سارا منہ مستثنٰی کیا اور باندی کے لیے اکثر منہ اس کا

حاصل یہ ہوا کہ باندی کا ستر آزاد کے ستر سے زاید ہے کہ اسے نماز میں سارے منہ کو کھلنے کی اجازت ہے اور باندی کو کچھ منہ کا حصہ بھی چھپانا فرض ہے یہ تمام جہان میں کسی مسلمان کا قول نہیں ایسی ہی خود ساختہ مسائل کی اشاعت کا نام اشاعت دین رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتا ہے درمختار وماھو عورة منہ عورة من الامة مع ظہرھا وبطنھا وجنبھا وللحرة جمیع بدنہا خلا الوجہ والکفین والقدمین

(۱۱) صفحہ ۲۷ مقتدی کو امام کے اقتدا کی نیت کرنا چاہیے (حاشیہ) امام مالک کے نزدیک بالکل نہیں ہوتی یہاں سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب حنفی میں مقتدی کو نیت اقتدا کی ضرورت نہیں ہوتی صرف اولیٰ ہے اگر نہ کرے گا جب بھی نماز ہو جائے گی حالانکہ یہ محض غلط ہے ہدایہ صفحہ (۹) ان کان مقتدیا یقیدی نوی الصلوٰة ومتابعتہ لانہ یلزمہ فساد الصلوٰة من جہتہ فلا بد من التزام عالمگیری صفحہ ۷۰ الاقتداء لا یجوز بدون النیة کذافی فتاوی قاضی خان

تصویر والے کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی ہے۔

صفحہ ۲۹ تصویر دار کپڑے میں نماز نہیں ہوتی یہ غلط ہے نماز ہو جاتی ہے البتہ مکروہ ہے ہدایہ صفحہ ۱۲۹ لولبس ثوبا فیہ تصاویر یکرہ والصلوٰة جائزة لاستجماع شرائطہا (۱۲)

نماز میں ٹخنوں کے نیچے تہبند پاجامہ یا شلوار بہ نیت تکبر نہ ہو تو جائز ہے اور تکبر کی نیت سے ہو تو خلاف اولیٰ ہے۔

صفحہ ۲۹ ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکا ہو تو نماز نہیں ہوتی یہ شریعت مطہرہ

محض افترا ہے اس صورت میں نماز نہ ہونا کسی کا مذہب نہیں بلکہ تہبند لٹکانا
اگر بہ نیت تکبر نہ ہو تو ناجائز بھی نہیں جائز و روا ہے صرف خلاف اولیٰ ہے
عالمگیری صفحہ ۳۳۳ اسبال الرجل ازارہ اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء
ففیہ کراهۃ تنزیہ کذافی الغرائب (۱۴) صفحہ ۲۰ مسجد
کے سوا نماز بلا عذر نہیں ہوتی یہ بھی غلط ہے نماز بلا شبہ ہو جاتی ہے مگر مسجد
کی جماعت گھر کی جماعت سے افضل ہے اور بلا عذر ترک مسجد فی نفسہ ممنوع ہے
مگر مانع صحت نماز نہیں رد المحتار الاصح انھا کاقامتھا فی المسجد
الا فی الافضلیۃ (۱۵) صفحہ ۳۳ فقہا کے نزدیک الحمد
پڑھنا صرف امام ہی کے لیے واجب ہے یہ اس نے فقہا پر محض افترا کیا
صرف اور ہی دو کا حصر کے رجع کر دیے حالانکہ ہمارے ائمہ کے نزدیک امام
اور منفرد دونوں پر سورۃ فاتحہ واجب ہے صرف مقتدی کو ممنوع ہے درمختار
میں ہے لھا واجبات ھی قراءۃ فاتحۃ الکتاب وضم سورۃ فی الاولیین
من الفرض وفی جمیع رکعات النفل والوتر اسی میں ہے والمؤتم لا یقرء مطلقا
ولا الفاتحۃ (۱۶) صفحہ ۳۳ مغرب وعشا وفجر میں قرأت آواز سے پڑھنی اور
ظہر و عصر میں آہستہ پڑھنی سُنّت ہے یہ بھی غلط ہے حنفی مذہب میں
یہ صرف سنت نہیں بلکہ امام پر واجب ہیں درمختار
واجبات نماز میں ہے والجھر للامام والاسرار للکل فیما یجھر فیہ و
یسر (۱۷) صفحہ ۳۳ پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانی سنت
ہے حنفی مذہب میں یہ بھی واجب ہے درمختار کی عبارت گزری (۱۸) صفحہ
۳۳ رکوع میں پیٹھ کو سر کے برابر کرنا فرض ہے یہ محض افترا ہے مذہب حنفی میں
فقط سنت ہے نہ فرض نہ واجب درمختار ویسن ان یبسط ظھرہ الخ

رافع ولا منکس راسہ (۲۰،۱۹) صفحہ ۲۲ سجدہ سے اٹھا کر دوزانو
بیٹھنا اور ٹھہرنا فرض ہے رکوع سے اٹھ کر تسبیح کے برابر کھڑا رہنا فرض ہے یہ بھی
محض افترا ہے دوزانو بیٹھنا صرف سُنت ہے بلکہ مذہب حنفی میں اصل بیٹھنا
بھی فرض نہیں واجب ہے بلکہ اصل مذہب مشہور حنفی میں اس جلسہ کو صرف سنت
کہا یہی حال رکوع سے کھڑے ہونے کا ہے ردالمختار صفحہ ۳۸۲ یجب
التعدیل فی القومۃ من الرکوع والجلسۃ بین السجدتین وتضمن
کلامہ وجوب نفس القومۃ والجلسۃ ایضاً نیز صفحہ ۳۸۲ اما القومۃ
والجلسۃ وتعدیلھا فالمشہور فی المذہب السنیۃ وروی وجوبھا (۲۱)

صفحہ ۲۵ نماز کے سب فعلوں کو بالترتیب ادا کرنا سنت ہے مذہب حنفی میں بہت
ترتیبیں فرض اور بہت واجب ہیں فقط سنت کہنا محض افترا ہے درمختار
بقی من المفروض ترتیب القیام علی الرکوع والرکوع علی السجود والقعود
الاخیر علی ماقبلہ اسی کے واجبات نماز میں ہے۔ ورعایۃ الترتیب بین القرأۃ
والرکوع وفیما یتکرر اما فیما لا یتکرر ففرض کما مر (۲۲)

صفحہ ۲۶ اخیر کا التحیات اکثر کے نزدیک فرض اور بعض کے نزدیک سنت ہے
مذہب حنفی میں یہ دونوں باتیں باطل ہیں نہ فرض ہے نہ سنت بلکہ واجب
درمختار باب واجبات الصلاۃ میں ہے والتشھدان (۲۴، ۲۵) صفحہ
۳۶ دائیں بائیں طرف سلام پھیرنا فرض ہے اس میں یہ باتیں فرض کہیں سلام
پھیرنا اور اس کا دائیں طرف ہونا اور بائیں طرف ہونا اور یہ تینوں باطل ہیں ان
میں کچھ بھی فرض نہیں لفظ سلام فقط واجب ہے اور دہنے بائیں منہ پھیرنا
سنت۔ درمختار واجبات نماز میں ہے ولفظ السلام مراقی الفلاح صفحہ ۱۴۹
یسن الالتفات یمینا ثم یسارا بالتسلیمتین۔

امامت کا حق دار کون

(۲۶ و ۲۷) صفحہ ۴۱ اگر قرآن شریف پڑھنے میں سب برابر ہوں تو وہ امام بنے جو زیادہ عالم ہو اگر علم میں سب برابر ہوں تو وہ لائق بنے جو عمر میں سب سے بڑا ہو یہ دونوں باتیں بھی مذہب حنفی کے خلاف ہیں مذہب حنفی میں امامت کے لیے سب سے مقدم وہ ہے جو علم زیادہ رکھتا ہو پھر جو زیادہ قاری ہو پھر جو زیادہ شبہات سے بچنے والا ہو پھر جو عمر میں بڑا یعنی اسلام میں مقدم ہو در مختار میں ہے الاحق بالامامۃ الاعلم باحکام الصلاۃ ثم الاحسن تلاوۃ و تجویدا ثم الاورع اتقاء للشبہات ثم الاسن ای الاقدم اسلاما

(۲۸) صفحہ ۴۱ جو اکیلا نماز پڑھ لے اگر پھر اس وقت کی جماعت مل جائے تو جماعت میں شریک ہو جائے یہ مطلق حکم بھی مذہب حنفی کے خلاف ہے مذہب حنفی میں جس نے فجر یا عصر یا مغرب پڑھ لی دوبارہ ان کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا درمختار من صلی الفجر و العصر والمغرب مرۃ یخرج مطلقا وان اقیمت

صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھانے والے کی نماز

(۲۹) صفحہ ۴۲ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی - یہ بھی محض افترا ہے بلا ضرورت ایسا کرنے میں صرف کراہت ہے نماز یقیناً ہو جائے گی درمختار میں ہے وقدمنا کراهۃ القیام خلف صف منفردا بل یجذب احدا من الصف لکن قالوا فی زماننا ترکہ اولی ولذا قال فی البحر یکرہ وحدہ الا اذا لم یجد فرجۃ -

(۲۰) صفحہ ۵۳ نماز استخارہ سنت ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز پھر دعا پڑھ کر سو رہے یہ سنت پہ افترا ہے سو رہنے کا ذکر کہیں حدیث میں نہیں (۲۱) صفحہ ۵۷ وہ جو سائل نے نقل کیا کہ جن نمازوں میں قصر کا حکم ہے ان میں سنت بھی معاف ہیں یہ محض جہالت ہے حالت قرار میں کسی نماز کی سنت معاف نہیں اور حالت فرار میں سب معاف ہیں مطلقاً معافی کا حکم دینا غلط اور اس معافی کو قصر کے ساتھ خاص کرنا دوسری غلطی درمختار یاتی المسافر بالسنن ان کان فی حال امن و قرار والا یان کان فی حال خوف و فرار لایاتی بھا ھو المختار (۲۲ و ۲۳) صفحہ ۵۸ جب کسی دشمن یا درندہ وغیرہ کا خوف ہو تو چار رکعت نماز فرض کی دو پڑھنی ویسی ہی واجب ہے اگرچہ کچھ خوف نہ ہو اور غیر مسافر کو چار رکعت فرض کی دو پڑھنی اصلا جائز نہیں اگرچہ کتنا ہی خوف ہو درمختار من خرج من عمارۃ موضع اقامتہ قاصدا مسیرۃ ثلثۃ ایاما ولیالیہا صلی الفرض الرباعی رکعتین وجوبا اسی میں ہے صلوۃ الخوف جائزۃ بشرط حضور عدو او سبع فیجعل الامام طائفۃ بازاء العدو ویصلی باخری رکعۃ فی الثنائی ورکعتین فی غیرہ (۲۴) صفحہ ۵۹ کوئی نماز دیدہ دانستہ قضا ہو جائے تو اس کا ادا کرنا واجب ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ نادانستگی میں قضا ہو جائے تو ادا کرنا واجب نہیں یہ محض افترا و اغوا ہے۔ (۲۵) صفحہ ۶۳ جو سائل نے نقل کیا جو خطبہ میں آکر شامل ہو دو رکعت سنت پڑھ کر بیٹھے مذہب حنفی میں خطبہ ہوتے وقت ان رکعتوں کا پڑھنا حرام ہے درمختار میں ہے اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام الی تمامہا۔

مسافر اور عورت پر نماز جمعہ و عید واجب نہیں۔

اگر کوئی التحیات یا سجدہ سہو بھی امام کے ساتھ پالے تو جمعہ ہو گیا

(۳۶) صفحہ ۶۲ جو سائل نے نقل کیا جو شخص کہ دوسری رکعت کے قیام سے پیچھے ملے اس کا جمعہ نہیں ہوتا وہ ظہر پڑھے یہ محض غلط و افترا ہے مذہب حنفی میں تو اگر التحیات یا سجدہ سہو بھی امام کے ساتھ پالیا تو جمعہ ہی پڑھے گا اور امام محمد کے نزدیک بھی دوسری رکعت کا رکوع پانے والا جمعہ پڑھتا ہے حالانکہ وہ بھی دوسری رکعت کے قیام کے بعد ملا ہدایہ صفحہ ۱۵۲ ادرك الامام يوم الجمعة صلى معه ما ادركه وبنى عليه الجمعة وان كان ادركه في التشهد او في سجدة السهو بنى عليه الجمعة عندهما وقال محمد ان ادرك معه اكثر الركعة الثانية بنى عليها الجمعة۔

(۳۷) صفحہ ۶۴ تین آدمی بھی جمع ہو جائیں تو جمعہ پڑھ لیں یہ بھی ہمارے امام کے مذہب کے خلاف ہے کم از کم چار آدمی درکار ہیں درمختار میں ہے والسادس الجماعة واقلها ثلثة رجال سوى الامام۔ (۳۸) صفحہ ۶۴ عید کی نماز ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت یہ بھی غلط ہے مذہب حنفی میں عورتوں پر نہ جمعہ ہے نہ عید ہدایہ صفحہ ۱۵۵ تجب صلاۃ العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة صفحہ ۱۵۲ لا تجب الجمعة على مسافر ولا امرأة

(۳۹) صفحہ ۶۵ دونوں عیدین جب بارش وغیرہ کا عذر ہو مسجد میں جائز ہیں اس کے معنی یہ ہوئے کہ بارش وغیرہ کا عذر نہ ہو تو مسجد میں ناجائز ہیں یہ محض غلط ہے درمختار الخروج اليها اى الجبانة لصلاة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع۔ (۴۰) صفحہ ۶۶ بکری بھینگی ناجائز ہے یہ بھینگی کا حکم بھی غلط لکھ رہا ہے مذہب حنفی میں بھینگی بکری کی قربانی جائز ہے ردالمحتار

صفحہ ۳۱۸ و یجوز الحولاء ما فی عنھا حول

(۴۱) صفحہ ۶۳ وہ جو سوال میں منقول ہوا کہ ایک دن میں جمعہ و عید اکٹھے ہوں تو جمعہ میں رخصت آئی ہے لیکن پڑھنا بہتر ہے یہ بھی غلط ہے مذہب حنفی میں عید واجب اور جمعہ فرض ہے کوئی متروک نہیں ہو سکتا ہدایہ صفحہ ۱۵۱ و فی الجامع الصغیر عیدان اجتمعا فی یوم واحد فالاول سنۃ والثانی فریضۃ ولا یترک واحد منھما

(۴۲) صفحہ ۶۶ عید کے پیچھے تین دن قربانی درست ہے مذہب حنفی میں صرف بارہویں تک قربانی جائز ہے درمختار عقب التضحیۃ بجد یوم النحر الی اخر ایامہ وھی ثلثۃ افضلھا اولھا

(۴۳) صفحہ ۷۶ خاوند اگر اپنی عورت کو غسل دے جائز ہے مذہب حنفی میں محض ناجائز ہے درمختار ویمنع زوجھا من غسلھا ومسھا لا من النظر الیھا علی الاصح

(۴۴) صفحہ ۸۰ شہید پر نماز پڑھنی ضروری نہیں مذہب حنفی میں ضروری ہے درمختار باب الشہید

نماز جنازہ کا تکرار جائز نہیں (۴۵) صفحہ ۸۰ جو جنازہ میں نہ مل سکے قبر پر پڑھے۔ مذہب حنفی میں جو نماز جنازہ میں نہ مل سکے اب وہ کہیں نہیں پڑھ سکتا کہ نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں مگر اس حالت میں کہ پہلی نماز اس نے پڑھ لی ہو جسے ولایت نہ تھی درمختار ان صلی غیر الولی ولم یتابعہ الولی اعاد الولی ولو علی قبرہ انشاء ولیس لمن صلی علیھا ان یعید مع الولی لان تکرارھا غیر مشروع۔

(۴۶) صفحہ ۸۸ جو مر جائے اور اس پر فرض روزے رہ جائیں اُس کے ولی کو چاہیئے کہ اس کی طرف سے روزے رکھے مذہب حنفی میں کوئی دوسرے کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا ہدایہ صفحہ ۲۰۵ لا یصوم عنہ الولی ولا یصلی لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد

(۴۷) صفحہ ۹۳ ہر مسلمان امیر و غریب پر صدقہ فطر واجب ہے مذہب حنفی
پر صرف غنی پر واجب ہے فقیر پر ہرگز نہیں ہدایہ صفحہ ۱۹۰ صدقة الفطر
واجبة على الحر المسلم اذا كان مالكاً لمقدار النصاب فاضلاً عن مسكنه و
ثيابه واثاثه وفرسه وسلاحه وعبيده لقوله عليه الصلوة والسلام
لا صدقة الا عن ظهر غنى۔ (۴۸) صفحہ ۹۳
صدقہ فطر عورت کے خاوند کو لازم ہے یہ بھی مذہب حنفی کے خلاف ہے ہدایہ
صفحہ ۱۹۱ لا يؤدي عن زوجته (۴۹) صفحہ ۹۲ صدقہ فطر نماز سے
پیچھے ناجائز ہے یہ بھی محض غلط ہے ہدایہ صفحہ ۱۹۴ ان اخروها عن يوم
الفطر لم تسقط وكان عليهم اخراجها (۵۰) صفحہ ۹۴ اعتکاف سنت موکدہ
ہے سال بھر میں جب کیا جائے جائز ہے رمضان شریف کے پچھلے عشرہ میں
افضل ہے مذہب حنفی میں پچھلے عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے عالمگیری صفحہ ۲۱۱
الاعتكاف سنة موكدة في العشر الاخير من رمضان یہ چھوٹے چھوٹے
گنتی کے اوراق میں اس کے پچاس دھوکے ہیں اور بہت چھوڑ دیئے اور صرف
اس کی ایک کتاب ہی پیش نظر ہے باقی ۱۳ میں خدا جانے اپنے دین و دیانت
کو کیا کچھ تیرہ کیا ہو۔ اس کے حمایتی دیکھیں کہ ہدایہ وغیرہ حنفیہ کی معتبر
کتابوں میں مسائل خلافیہ لکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ غیر مذہبوں بلکہ لا مذہبوں کے
مسائل لکھے جائیں اور انہیں کو احکام خدا اور رسول ٹھہرائیں اور مذہب حنفی کا نام
بھی زبان پر نہ لائیں یہ صریح دغا بازوں فریبیوں بددیانتوں مفسدوں
دشمنانِ حنفیہ کا کام ہے تو یہ مصنف اور اس کے حمایتی جتنے ہیں سب
مذہب حنفی کے دشمن اور حنفیہ کے بدخواہ ہیں مسلمانوں پر اُن سے احتراز
فرض ہے قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ

اکبر۔ قد بیّنّا الاٰیٰت لقوم یعقلون نسئل اللہ العفو والعافیۃ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ الہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں